SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, February 24, 1994

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at forty-eight minutes past ten of the clock in the morning, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان کتب الابرار لفی علیین ○ وماَ ادرک ما علیون ○ کتب مرقوم ○ یشھدوہ المقربون ○ ان الابرار لفی نعیم ○ علی الارآئک ینظرون ○ تعرف فی وجوھھم نضرۃ النعیم ○ یسقون من رحیق مختوم ○ ختمہ مسک و فی ذلک فلیتنافس المتنافسون ○ ومزاجہ من تسنیم ○ عیناً یشرب بھا المقربون ○

ترجمہ: ہرگز (ایسا) نہیں (کہ جزا و سزا نہ ہو) بے شک نیک کاروں کا نامہ عمل علیین میں رہے گا، اور آپ کو کیا خبر کہ علیین (والا نامہ عمل) ہے کیا چیز؟ نشان کیا ہوا رجسٹر ہے، جس کو مقرب (فرشتے) دیکھتے ہیں۔ بیشک نیک کار بڑی راحت میں ہوں گے، مسہریوں پر سے دیکھ رہے ہوں گے، تو ان کے چہروں ہی سے راحت کی بشاشت جان لے گا۔ انہیں پینے کو شراب خالص ملے گی، جس پر

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, February 24, 1994

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at forty-eight minutes past ten of the clock in the morning, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان کتب الابرار لفی علیین O وما ادرک ما علیون O کتب مرقوم O یشھدوہ المقربون O ان الابرار لفی نعیم O علی الارآئک ینظرون O تعرف فی وجوھھم نضرۃ النعیم O یسقون من رحیق مختوم O ختمہ مسک و فی ذلک فایتنا فس المتنافسون O ومزاجہ من تسنیم O عیناً یشرب بھا المقربون O

ترجمہ: ہرگز (ایسا) نہیں (کہ جزا و سزا نہ ہو) بے شک نیک کاروں کا نامہ عمل علیین میں رہے گا، اور آپ کو کیا خبر کہ علیین (والا نامہ عمل) ہے کیا چیز؛ نشان کیا ہوا رجسٹر ہے، جس کو مقرب (فرشتے) دیکھتے ہیں۔ بیشک نیک کار بڑی راحت میں ہوں گے، مسہریوں پر سے دیکھ رہے ہوں گے، تو ان کے چہروں ہی سے راحت کی بشاشت جان لے گا۔ انہیں پینے کو شراب خالص ملے گی، جس پر

مشک کی مہر ہو گی' اور ایسی ہی چیز کی حرص کرنا چاہیئے حرص کرنے والوں کو اور اس کی آمیزش تسنیم سے ہو گی وہ چشمہ جس سے مقرب بندے پئیں گے۔

جناب چیئرمین۔ جزاک اللہ۔ جی جناب منظور احمد گچکی صاحب۔

جناب منظور احمد گچکی۔ جناب والا! سینٹ جو ہے وہ فیڈریشن کا محافظ ہے اورفیڈریشن کے کسی یونٹ میں کوئی بھی مسئلہ ہو۔ خصوصاً constitutional تو میں سمجھتا ہوں ہوں کہ یہ سینٹ کی ذمہ داری ہے کہ اس کو دیکھے اور اس کے بارے میں اپنا اظہار رائے کرے۔ جناب والا! کل سرحد میں جو کچھ ہوا' اس سے نہ صرف یہ کہ ہر پارلیمنٹیرین کا بلکہ ہر وہ شخص جو جمہوریت کی حقیقت سے واقف ہے' اس کا سر شرم سے جھک گیا ہے۔

جناب چیئرمین۔ وہ تو پہلے ہی اس پر بحث کر رہے ہیں۔

جناب منظور احمد گچکی۔ نہیں۔ جناب سوال یہ نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آرٹیکل 136 کے تحت سرحد اسمبلی میں constitution کی violation ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین۔ توپھر آپ باقاعدہ موشن دیں' اس پر پھر کرلیں گے اور دیکھ لیں کہ اس پر ---

جناب منظور احمد گچکی۔ میں سمجھتا ہوں جی کہ 236 کے تحت میں اس کو move کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ بہرحال دیکھیں اس پر آپ موشن دے دیں۔

جناب منظور احمد گچکی۔ جناب والا! میں اس کو بھی move کرتا ہوں اور پھر؟

جناب چیئرمین۔ میرے خیال میں مناسب نہیں ہے چونکہ پہلے ہی اخبارات کے مطابق یہ معاملہ عدالت میں چلا گیا ہے اور subjudice ہے اور عدالت میں بھی بحث ہو رہی ہے تو آپ اس موشن کو move کر دیں تو پھر دیکھ لیں گے۔

جناب منظور احمد گچکی۔ مسئلہ یہ نہیں ہے کہ دو آدمیوں کو disqualify کر دیا گیا

ہے - میں یہ بات نہیں کر رہا بلکہ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ آئین کے تحت اگر vote of no confidence کا موشن table ہو جاتا ہے ' اس کے بعد پھر تین دن سے کم اور سات دن سے زیادہ وقفہ نہیں ہوتا لیکن آپ نے دیکھا کہ 31 مارچ کو انہوں نے ڈیٹ دے دی ہے جو اس آرٹیکل کی خلاف ورزی ہے۔

جناب چیئرمین۔ دیکھیں جی - یہ چیز اب ہائی کورٹ میں چلی گئی ہے - آپ motion دے دیں - Let me examine it on its own merit, let me see it. In the meantime the matter is already in the Hight Court تو اس کو بھی دیکھنا ہوگا جی کہ ہائی کورٹ کیا کرتی ہے - جی جناب بہرہ ور سعید صاحب -.

اخونزادہ بہرہ ور سعید۔ جناب والا ! میں آپ کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ 22 تاریخ کو جو میں نے تقریر کی تھی اور اپنا نقطہ نظر پیش کیا ' اس پر Pakistan Observor میں جناب مجتبیٰ اختر صاحب نے جو بحث کی ہے ' اس میں سے چند باتوں کی طرف میں آپ کی توجہ دلا رہا ہوں کہ ماں باپ کی گالیوں سے کم جو کچھ اس کی زبان پر آتا تھا ' وہ کہہ گیا ہے ؛ مثلاً hypocracy اور جھوٹ اور بغیر سوچے سمجھے بات کرنا ' پانچ وقت نماز پڑھنا اور اس کے باوجود اس قسم کی باتیں کرنا تو ایک صحافی کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ کسی بات پر رائے زنی کرے - لیکن میرے خیال میں یہ اس کو حق حاصل نہیں ہے کہ وہ مجھے گالیاں دے تو یہ ایک ایسی چیز ہے - Pakistan Observor اس کے نام میرے پاس پورا ڈرافٹ ہے -

جناب چیئرمین۔ چلیں - آپ بھی اس کو کسی طریقے سے دے دیں تو اس کو دیکھ لیں گے۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید۔ ویسے آپ کے نوٹس میں لا رہا تھا۔ میں نے پریویلج موشن دیا ہے۔

جناب چیئرمین۔ اور کس کا پوائنٹ آف آرڈر ہے ؟ جی عبدالرحیم مندوخیل -

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب چیئرمین ! میں آپ کی پہلے تو توجہ دلانا

چاہتا ہوں کہ یہاں ہاؤس میں حکومت نے وعدہ کیا تھا کہ سینٹ کے فنڈ 92- 1993 اور 1994-93 کے بارے میں پالیسی بیان دیں گے اور ایک ہفتے کا ٹائم بھی لیا تھا۔

جناب چیئرمین۔ جناب وزیر قانون صاحب۔

سید اقبال حیدر۔ کافی سوالات موجود ہیں جن پر میں اپنا نقطہ نظر بیان کرکے classification دوں گا۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب والا میں نے سوالات کے حوالے سے دیکھا ہے۔

جناب چیئرمین۔ بہرحال وہ کہہ رہے ہیں کہ اجلاس کے دوران اس کی وضاحت کریں گے۔ یہ وعدہ کیا تھا۔

سید اقبال حیدر۔ میں نے جنرل بیان بھی آج دینا ہے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ اجلاس ایسا نظر آ رہا ہے کہ آج کے بعد 27 فروری کو اور پھر اس کے بعد یکم اور 23,2 کو سینٹ کے الیکشنز ہیں۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ اجلاس ملتوی ہونے والا ہے۔ اس لئے ---

جناب چیئرمین۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ آج اس پر بھی کچھ کہیں گے۔ ایک پوائنٹ آف آرڈر کے بعد دوسرا شروع کر دیا اور کسی کو بھی موقع دیں۔

(مداخلت)

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ ڈائریکٹوریٹ آف ایجوکیشن اسلام آباد نے 4 مارچ تک کالجز اور سکول بند کئیے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ 26 فروری سے امتحانات شروع ہونے تھے۔ عید سے پہلے یہ امتحانات ختم ہونے تھے لیکن سکول بند کر دیئے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا ۔ چلیں جی Question Hour شروع کرتے ہیں۔ وقت ضائع ہو رہا ہے ۔ جی جناب بعد میں دیکھ لیں گے ۔ یہ ساری چیزیں بعد میں دیکھ لیں گے ۔ دیکھیں ۔ آپ تو ساری سینٹ کی کارروائی پوائنٹ آف آرڈر پر کرنا چاہتے ہیں ۔ نہ ایڈجرنمنٹ موشن ہے اور نہ پریویلج موشن ہے ۔

آپ کو معلوم ہے کہ پوائنٹ آف آرڈر کیا ہوتا ہے ۔ پوائنٹ آف آرڈر یہ ہوتا ہے کہ اگر کوئی ہاؤس رولز کے مطابق نہیں چل رہا ہے ۔ 2- کوئی بزنس in hand ہے ' اس کے بارے میں چیز ہے۔ کبھی کبھی یہ ہوتا ہے کہ کوئی اہم چیز ہے ۔ آپ raise کر دیتے ہیں لیکن اصولاً یہ تو نہیں کہ آپ عارضی ملازمین کا مسئلہ بھی raise کر دیں ۔ اسلام آباد کی بجلی کا بھی کر دیں ۔ غازی بروتھا کا بھی کر دیں ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ میں آپ کے رائے لا رہا ہوں اگر آپ نے rule out کیا تو میں متفق ہوں ۔

جناب چیئرمین۔ جو کارروائی ہو رہی ہے اس کے متعلق ہی نہیں ہے ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل ۔ عارضی ملازمین کے بارے میں standing committee کو ہم نے ایک پرائیویٹ بل پیش کر دیا گیا ہے ۔لیکن انہوں نے عارضی ملازمین کی سروسز کو ختم کر دیا ہے ۔

جناب چیئرمین۔ یہ نہیں بنتا۔ جی question hour ۔

QUESTIONS AND ANSWERS

جناب چیئرمین۔ سوال نمبر 82- چوہدری شجاعت حسین صاحب ۔

82 . *Chaudhry Shujat Hussain (on his behalf): Will the Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis be pleased to state:

(a) whether it is a fact that Labour Welfare Attaches were

appointed by the Caretaker Government, if so, their names, the date of appointment, qualifications/experience, place of posting and domicile; and

(b) whether the government intends to review these appointments, if so, its details?

Mr. Ghulam Akbar Lasi: (a) 12 officers were approved for appointment as Community Welfare Attaches by the caretaker Government. The requisite information in respect of these officers is annexed.

(b) A summary in this regard has already been submitted to the competent authority and further action will be taken in accordance with the instructions received thereon.

Annex

S.No.	Name	Date of appointment	Qualification	Experience	Place of posting	Domicile
1.	2.	3.	4.	5.	6.	7.
1.	Mr. Muhammad Akram, Deputy Secretary(BPS-19) Manpower & OP Wing	Offer of appointment was issued on12.10.93	M.A.(Pol.Sc) M.A.(Ed)	17½ years	Riyadh	Sind(R) against Merit quota
2.	Mr. Sikandar Ismail Khan Section Officer (BPS-18) Manpower & OP Wi[illegible]	-do-	M.A.(Pol.Sc)	14 years	Al-Ain	Punjab
3.	Mr. Ashfaqullah, Manager(OEC Grade-3) Overseas Employment Corp.	-do-	M.BA.	12 years	Jeddah	Punjab
4.	Mr. M. Sarwar Nasim Director(BPS-19) Bureau of Emigration & Overseas Employment.	-do-	M.A.(Social work)	18½ years	Doha	Punjab
5.	Mr. Khalid Hanif, Deputy Secretary(BPS-18) Labour Department, Govt. of Punjab, Lahore.	-do-	B.A	10 years	Riyadh	N.W.F.P.
6.	Raja Sher Akber Assistant Director(BPS-17) Bureau of Emigration & Overseas Employment.	-do-	M.A.(Social work)	11 years	Muscat	NA/FATA
7.	Ijaz Ahmad Khan Assistant Director(BPS-17) Labour Welfare Department, Govt. of Balochistan.	-do-	M.A.(Pol.Sc)	25 years	Riyadh	Balochistan

7

8.	Mr. Rashid Ahmad Mughal Director(BPS-19) Bureau of Emigration & Overseas Employment	Offer of appointment was issued on 12.10.1993	M.A.(Pol.Sc)	20 years	Jeddah	Sind (U)
9.	Mr. M. Anwar Butt,Director (BPS-19) Bureau of Emigration & Overseas Employment	-do-	M.A.(Stat)	18½ years	London	Punjab
10.	Mr. Khalid Mahmood Soomro, Addl. Commissioner (BPS-19), Larkana.	-do-	B.Co. LLb.	18½ years	Baghdad	Sind (R)
11.	Mr. Shahid Latif Anwar, Deputy Secretary(BPS-19) Ministry of Railways.	-do-	M.A(Eco)	18½ years	Tripoli	Punjab
12.	Mr. Qayyum Qamar Khawaja, Deputy Secretary (BPS-19), Prime Minister's Secretariat.	-do-	M.Sc.(Advance Science)LLb.	16½ years	Dubai	Punjab

جناب چیئرمین۔ ضمنی سوال ۔

ڈاکٹر محمد ریحان ۔ جناب میں یہ پوچھوں گا کہ کمیونٹی ویلفیئر اتاشی کیئر ٹیکر حکومت نے اپنے ایک ہفتہ جانے سے پہلے بھرتی کئے تو کیا بھرتی کا باقاعدہ سسٹم تھا یا سپیشل posts create کی ہیں اور ان پر اپنے من پسند لوگوں کو لگا دیا ۔

جناب غلام اکبر لاسی ۔ جناب چیئرمین ۔ میں آپ کی وساطت سے فاضل ممبر کو بتانا چاہتا ہوں کہ کیئر ٹیکر حکومت نے ایک سیلیکشن کمیٹی کے ذریعے 12 افراد بھرتی کئے تھے اور وہ ٹریننگ کے مرحلے میں تھے ۔ ابھی بھی ان کی کوئی language ٹریننگ ہو رہی ہے ۔ وہ کیس موجودہ حکومت کے اعلیٰ افسروں کے پاس ہے اور جیسے ہی اس کی منظوری ہوئی تو ان کی posting ہو جائے گی ان ملکوں میں ہو جائے گی ۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب کرار صاحب ۔

Jam Karar-uddin: Will the honourable Minister informe the House who is the competent authority?

جناب غلام اکبر لاسی ۔ Competent Authority لیبر منسٹری ہے لیکن چونکہ ان کورسز کا تعلق فارن کنٹریز میں سے ہے لہذا پرائم منسٹر کے علم میں بھی ضرور لایا جاتا ہے اور ان سے منظوری لی جاتی ہے ۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب اعجاز جتوئی صاحب ۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی ۔ جناب چیئرمین ! کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ یہ جو 12 افراد بھرتی کئے گئے ہیں کیئر ٹیکر گورنمنٹ کے وقت میں ، کیا اس میں صوبائی کوٹہ کا بھی خیال رکھا گیا ہے ؟

جناب چیئرمین۔ جی جناب اکبر لاسی صاحب ۔

جناب غلام اکبر لاسی ۔ اس میں یقیناً صوبائی کوٹہ کا خیال رکھا گیا ہے ۔ اگر نہیں

بھی رکھا گیا ہو گا تو جیسے میں نے کہا ہے کہ ہم نے انہیں حتمی طور پر بھیجا نہیں ہے ۔ اگر اس میں صوبائی کوٹہ کا خیال نہیں رکھا گیا ہوگا تو میں فاضل ممبر کو یقین دلاتا ہوں کہ اس کوٹہ کا خیال رکھیں گے ۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی ۔ جناب چیئرمین ! کوٹہ کا خیال نہیں رکھا گیا ہے (اس لسٹ کے حساب سے) ہم منسٹر صاحب سے یقین دہانی چاہتے ہیں کہ صوبائی کوٹہ کا خیال رکھا جائے گا۔

جناب غلام اکبر لاسی ۔ میں یقین دلاتا ہوں فاضل ممبر کو کہ ہم انشاء اللہ چاروں صوبوں کو نمائندگی دیں گے ۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ ۔ جی حافظ حسین احمد صاحب ۔

حافظ حسین احمد۔ کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ جو ایڈہاک پر انہوں نے ملازم رکھے ہیں کیا ان کو مستقل کرلیں گے یا ان ملازمتوں پر بھی از سر نو قواعد کے مطابق ایڈورٹائز کیا جائے گا۔

جناب چیئرمین۔ وزیر برائے محنت ۔

جناب غلام اکبر لاسی ۔ میں نے ایڈہاک پر ابھی کوئی ملازم نہیں رکھے ہیں۔

حافظ حسین احمد۔ وزیر صاحب سمجھے نہیں ۔ میں نے کہا کہ جو ایڈہاک پر ہیں ' ان کو مستقل کرنے کا ارادہ ہے یا ان کو ----

جناب غلام اکبر لاسی ۔ کون سے ایڈہاک پر-- یہ لیبر اتاشی کا سوال ہے جناب چیئرمین صاحب ! اس میں ملازمتوں کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ یہ ملازمتیں نہیں ہیں۔ حافظ صاحب یہ لیبر اتاشی ہیں۔

حافظ حسین احمد ۔لیبر اتاشی کیا ہوتا ہے۔ صرف وزیر ملازم نہیں ہوتا ' لیبر اتاشی بھی ہوتا ہے۔

جناب غلام اکبر لاسی ۔ یہ ایڈہاک ملازم نہیں ہیں جناب چیئرمین۔

جناب چیئرمین۔ یعنی یہ باقاعدہ ملازم ہیں ۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی ۔ کیا ایڈہاک ملازم نہیں ہیں لیبر اتاشی ؟

جناب غلام اکبر لاسی۔یہ پہلے ہی سروس میں ہوتے ہیں ۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی ۔یہ قانون کے مطابق باقاعدہ بھرتی ہوئے ہیں ۔

جناب چیئرمین۔ ان کا مطلب یہ ہے کہ پہلے ہی مثلاً محمد اکرم صاحب ہیں یہ ڈپٹی سیکرٹری ہیں پہلے ہی، سکندر اسماعیل صاحب ہیں سیکشن آفیسر ہیں۔ اشفاق اللہ صاحب ہیں، یہ منیجر اوورسیز ایمپلائمنٹ کارپوریشن ہیں۔ ان کو یہاں سے ٹرانسفر کرکے وہاں بھیجا جاتا ہے۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی ۔ یہ کہتے ہیں کہ لیبر اتاشی ملازم نہیں ہوتے ۔

جناب غلام اکبر لاسی ۔ نہیں ۔ نہیں ۔ میں سمجھا کہ حافظ صاحب کہہ رہے ہیں کہ ہم نے کوئی اور ایڈہاک ملازم لئے ہیں ۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ ۔ اگلا سوال نمبر 83 ۔ فضل آغا صاحب ۔ جواب موصول نہیں ہوا ۔

83 . *Syed Muhammad Fazal Agha: Will the Minister for Communications be pleased to state the total amount received from the foreign countries through loans and credits since 1990 and the province-wise break up of projects undertaken against the said amount indicating also the names and the amount involved in each project?

Reply not received.

جناب غلام اکبر لاسی ۔ میں جی کمیونیکیشنز کی طرف سے جواب دے رہا ہوں۔

سید محمد فضل آغا۔ میرا خیال ہے کہ لاسی صاحب ذرا پڑھ دیں کہ میں نے پوچھا کیا ہے ۔ سوال کیا ہے ۔ لاسی صاحب ذرا پڑھ دیں تاکہ ہاؤس کو بھی پتہ چلے اور گیلریز کو بھی کہ

سوال کیا ہے ۔

جناب چیئرمین۔ سوال تو آپ پڑھیں گے ۔ جواب وہ پڑھیں گے ۔ فضل آغا صاحب ۔

سید محمد فضل آغا۔ وہ تو جواب لائے ہی نہیں ۔ اس لئے سوال پڑھ دیں ۔

جناب غلام اکبر لاسی ۔ میں اس کا جواب دے رہا ہوں جناب چیئرمین ۔

جناب چیئرمین۔ جی جواب دے رہا ہوں ۔

سید محمد فضل آغا۔ جواب میں لکھا ہے کہ جواب موصول نہیں ہوا ۔ سوال یہ ہے جی کہ 1990 سے لون کریڈیٹس aids بیرون ملکوں سے کتنے پیسے وصول ہوئے ہیں اور پھر اس کا روڈز پر ہائی ویز اور روڈز کے لئے اور پھر اس کا صوبہ وار بریک اپ کیا ہے اور کن کن روڈز پر یہ کام ہوئے ہیں ۔ اس کی تفصیل بتائی جائے ۔ جواب میں انہوں نے لکھا ہے کہ " جواب موصوف نہیں ہوا "

جناب چیئرمین۔ اب وہ کہہ رہے ہیں کہ میرے پاس جواب ہے ۔اب دیکھتے ہیں کہ جواب کیا ہے۔

جناب غلام اکبر لاسی۔ جناب میں اس کا جواب یہ بتانا چاہتاہوں کہ اس سوال کا تعلق اکنامکس افیئر ڈویژن سے ہے لہذا اسی وجہ سے اس کا جواب یہاں نہیں ملا ہے مگر اس سوال کا جناب چیئرمین جو صحیح تعلق ہے وہ اکنامکس افیئرز ڈویژن سے ہے لہذا ہو سکتا ہے کہ اس کا کوئی proper جواب آجائے ۔ آئندہ سٹنگ میں ۔

سید محمد فضل آغا۔ کیا ہوا جی ۔

جناب چیئرمین۔ کہتے ہیں جی کہ اس سوال کا تعلق اکنامکس افیئرز ڈویژن سے ہے اس لئے تاخیر ہوگئی ہے ۔ اس لئے جواب نہیں آیا ۔

سید محمد فضل آغا۔ میں لاسی صاحب کا بڑا مشکور ہوں کہ بڑے خوبصورت انداز میں وہ ادھر ادھر سلپ کرنے کی کوشش کرتے ہیں ۔ یہ سوال آپ سیکرٹریٹ سےمعلوم کریں ۔ کوئی

چھ مہینے پہلے میں نے سوال دیا تھا اور یہ کیبنٹ کی ذمہ داری ہے کہ وہ sort out کرے ۔ میں نے مواصلات کی وزارت کو address کیا ہوا ہے ۔ مواصلات منسٹری کی ذمہ داری ہے ۔ ان کو ہی پیسے ملتے ہیں وہی اس پر عمل درآمد کراتے ہیں ۔ وہی پراجیکٹ مکمل کراتے ہیں ۔ اس میں جی میں سمجھتا ہوں کہ یہ باتیں کرنا کہ کس منسٹری کا تعلق ہے اور کس کا نہیں ہے ' مناسب نہیں ہے ۔ بات یہ ہے کہ چھ مہینے گزر گئے ہیں ۔ جواب ابھی کیوں نہیں آیا ۔ اس کا جواب دیا جائے ۔ آپ سیکرٹریٹ سے معلوم کریں سوال میں نے کب سے دیا ہوا ہے ۔

جناب چیئرمین۔ اس کا طریقہ کار کیا ہوتا ہے --- نہیں ' اگر کمیونیکیشن کہے کہ ہمارا نہیں ہے تو پھر کیا ہوتا ہے ۔

سید محمد فضل آغا۔ حقیقت کو کب تک چھپائے رکھیں گے ۔

جناب چیئرمین۔ اگر غلط منسٹری کو ایڈریس کر دیا ہے تو کیا کوئی جواب آیا ہے ۔ لاسی صاحب مجھے یہ بتا رہے ہیں کہ پروسیجر یہ ہوتا ہے کہ اگر ایسی صورت حال ہو تو پھر منسٹری خود ٹرانسفر کر دیتی ہے اور ہمیں اطلاع کرتی ہے ' سیکرٹریٹ کو کوئی اطلاع نہیں ہے کہ یہ سوال جو ہے ' یہ اکنامک افیئر کا ہے لہذا ادھر جائے گا۔ یہ تو آپ کی زبانی آج سن رہے ہیں اور دو تین مہینے ہو گئے ہیں اس سوال کو تو ذرا چیک کرائیں ۔

جناب غلام اکبر لاسی ۔ جناب چیئرمین ۔ میں انشاء اللہ اس کا جواب لے کر معزز ممبر کو ذاتی طور پر پہنچا دوں گا ۔

جناب چیئرمین۔ نہیں ' ذاتی بھی بتائیں اور ہمیں بھی بتائیں ۔

سید محمد فضل آغا۔ ذاتی طور پر نہیں ' فلور آف دی ہاؤس پر بتائیں تاکہ قوم کو پتہ چلے کہ کیا ہو رہا ہے ۔مہربانی۔

جناب غلام اکبر لاسی ۔ بہر حال اگر وہ چاہیں تو میں فلور پر بتا دوں گا ۔

جناب چیئرمین۔ ہاں فلور پر۔ جی جناب گچکی صاحب ۔

جناب منظور احمد گچکی۔ جناب والا ! میں کہہ رہا ہوں کہ یہ جو سوال ہے اس سوال میں جو impression دے رہے ہیں کہ روڈ کی بات کی گئی ' اس سوال میں کوئی روڈ ہے ہی نہیں۔ نہ سوال دینے والے نے اس کو صحیح رکھا ہے اور نہ جواب دینے والا جو ہے اس نے اس کو صحیح پڑھا ہے ۔ یہاں روڈ کا تو کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے اس لئے وہ بول رہے ہیں کہ ---

جناب چیئرمین۔ نہیں ۔ سوال یہ ہے کہ اگر کوئی کنفیوژن ہے سوال میں، تو منسٹری کو چاہیئے کہ وہ لکھے کہ یہ غلط ہے ' یہ ہم نہیں دے سکتے ' یہ پرابلم ہے ۔

جناب منظور احمد گچکی۔ Province-wise بریک اپ تو ہے۔

جناب چیئرمین۔ نہیں ' وہ صحیح ہے ۔ دیکھیں نا جس منسٹری کو سوال جاتا ہے اس کا فرض ہے کہ بتائے کہ آپ نے سوال غلط منسٹری کو ایڈریس کر دیا ہے یا اس کو ہم ٹرانسفر کر رہے ہیں یا vague ہے ۔ سوال صحیح نہیں ہے ۔ تو ابھی تک ہمیں کوئی اطلاع نہیں ہے ۔

سید محمد فضل آغا۔ سر میں سفارش کرتا ہوں کہ منظور صاحب کو جلد سے جلد منسٹر بنایا جائے تا کہ ان کی جگہ منظور صاحب جواب دے دیا کریں ہاؤس میں ۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی۔ سوال نمبر 84 فضل آغا صاحب ۔

84 . *Syed Muhammad Fazal Agha: Will the Minister for Communications be pleased to state the date of starting work on the project of Gawadar Fish Harbour indicating also its original cost , the revised cost , original date of completion and revised date of completion and the present stage of work?

Mr. Ghulam Akbar Lasi: Work on Gwadur Fish Harbour Mini Port Project started in October, 1988. The original PC-I of the project was prepared in 1985-86 with an estimated cost of Rs. 758 million including FEC of Rs. 269 million.

The PC-I was revised with the cost at Rs. 1623 million including FEC of Rs. 849 million due to cost escalation over the years caused by delay in the execution of the project.

The project has been substantially completed and the fish harbour and mini port are already on trial operation. However, some ancilliary and other harbour facilities, are expected to be completed by December, 1994 subject to availability of funds.

جناب چیئرمین۔ ضمنی سوال۔

سید محمد فضل آغا۔ سر یہ کچھ زحمت ان کو دے دیا کریں۔

They must read the answer. What is the answer?

میں گزارش کروں گا کہ یہ پڑھ کر سنا دیں کہ کیا جواب ہے ؟

جناب چیئرمین۔ جی جناب لاسی صاحب یہ جواب پڑھ دیں ۔

جناب غلام اکبر لاسی ۔ جو جواب ان کو ملا ہے اگر وہ پڑھ کے سننا چاہتے ہیں تو۔۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب کوئی ضمنی سوال۔

سید محمد فضل آغا۔ جی ہاں، ضمنی سوال یہ ہے جی، سوال پڑھانے کا مقصد یہ تھا کہ 1985 سے یہ پراجیکٹ شروع ہوا ہے اور اب 1994 ہے ۔ اس پراجیکٹ میں اب بھی انہوں نے بڑا گول سے، خوبصورت انداز سے کہا ہے substantial work has been done ۔ اب substantial کو آپ کسی طرف بھی کھینچ سکتے ہیں، بہت لمبا چوڑا کر سکتے ہیں، اس میں کوئی specific نہیں کہ کتنا کام ہو چکا ہے ۔ مطلب یہ ہے کہ جی گوادر فش ہاربر اب بھی اپریشنل نہیں ہے اور بلوچستان کے ساتھ یہی ہوتا رہا ہے کہ بولان کمپلیکس جو already under inquiry میں ہے 20 سال اس کو ہو گئے ہیں، خضدار کا یہی حال ہے highways کا یہی حال ہے فش ہاربر کا یہی حال ہے، موٹر وے کو انہوں نے ڈراپ کر دیا ہے ۔ sea port، گوادر فش ہاربر کو ڈراپ

کر دیا ۔ میری گزارش یہ ہے کہ یہ بہت واویلا کرتے ہیں کہ ہم چھوٹے صوبوں کا بڑا خیال رکھیں گے اور جو under developed ایریا ہے ان کا بڑا خیال رکھیں گے۔ تو آج بھی فلور کے سامنے ہے کہ 9 سال گزر چکے ہیں ۔ اب بھی کچھ نہیں ہوا اور اب 94 میں subject to the availability of funds یہاں بھی 6 ہزار گاؤں کو ایک ساتھ ---

جناب چیئرمین۔ سوال بھی تو پوچھیں ۔ آپ تقریر کر رہے ہیں ۔ سوال بھی تو پوچھیں نا۔

سید محمد فضل آغا۔ سر میں یہ کہہ رہا تھا۔ گزارش یہ ہے کہ ہماری سنی نہیں جاتی ہے ۔ اب فنڈز کون دیں گے ؟ فنڈز تو یہ دیں گے ، اگر اپوزیشن کے پاس ہے تو ہم دے دیتے ہیں ان کو ۔ فنڈز ان کے پاس ہیں ۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب لاسی صاحب ۔

جناب غلام اکبر لاسی ۔ جناب چیئرمین ۔ گوادر آپ جانتے ہیں کہ میری اپنی constituency ہے اور مجھ سے زیادہ اس کے بارے میں کون جان سکتا ہے ؟ لیکن مسئلہ یہ ہے چیئرمین ! بولان میڈیکل کالج اور دوسرے issues پر جتنی بھی باتیں ہوئیں ، وہ ظاہری بات ہے کہ ساری ذمہ داری موجودہ حکومت پرنہیں ہے ۔ ہم مانتے ہیں کہ ماضی میں تمام پراجیکٹ کو غلط انداز میں لیا گیا اور جہاں حقیقت میں فنڈز دینے کی ضرورت تھی وہاں فنڈز نہیں دئے بلکہ جہاں عیاشی کرنی تھی جہاں آٹھ آٹھ کروڑ روپے پر کلومیٹر کے حساب سے موٹر وے بنانی تھی وہاں فنڈز دئے گئے اور گوادر جو پاکستان کا سب سے بیک ورڈ علاقہ ہے ، حقیقت میں وہاں سڑکیں بنانے کی ضرورت تھی ، جناب چیئرمین وہاں پر تو آپ دس لاکھ روپے فی کلومیٹر سے بھی سڑک بنا سکتے ہیں ۔ وہاں پیسے دینے کی ضرورت تھی ، فنڈز وہاں دینے کی ضرورت تھی لیکن ہماری بدقسمتی ہے کہ بلوچستان کو ہمیشہ ماضی میں بھی نظر انداز کیا گیا ۔ میں فاضل ممبر کو جناب چیئرمین یقین دلاتا ہوں کہ میں --

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی ، بہرہ ورسعید صاحب ۔ باری اب بہرہ ورسعید صاحب کی

باری ہے۔ پھر آپ کی باری آتی ہے۔ ویسے یہ ہے کہ یہ مسئلہ۔۔

جناب چیئرمین۔ بہرہ ور سعید صاحب ۔ ویسے یہ ہے کہ یہ مسئلہ کئی دفعہ سینٹ میں آیا ہے کہ ایک پراجیکٹ بیس سال پرانا ہے پندرہ سال پرانا ہے So there is something wrong anywhere قیمت شروع ہوتی ہے ایک ملین سے اور سو ملین تک پہنچ جاتی ہے ۔

(Interruption)

Mr. Chairman: I don't know what is the problem but,---

سید اقبال حیدر۔ جن پراجیکٹس میں لک بیک ملتا ہے وہ پورے ہو جاتے ہیں اور جن میں لک بیک نہیں ملتا وہ رہ جاتے ہیں ۔

Mr. Chairman: There are several such incidents and cases which have come to the notice of the Senate.

کہ ایک پراجیکٹ شروع ہوتا ہے اس کی اوریجنل کاسٹ ایک ہوتی ہے ۔ اس کا ایک وقت ہوتا ہے وہ گزر جاتا ہے بیس سال گزر جاتے ہیں اور قیمت بھی بڑھ جاتی ہے ۔ جی جناب بہرہ ور سعید صاحب ۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید ۔ جناب چیئرمین ! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس بندرگاہ کے متعلق deep sea harbour کا پراجیکٹ تھا جس کے لئے اس میں انہوں نے ٹینڈر دیئے ۔ اس کے لئے ڈچ کمپنی نے آفر دیئے negotiations ہوئیں ۔ negotiations complete ہوئیں۔

What is the fate of that one now? Have we abandoned that schemes or what is the position of that schemes?

جناب چیئرمین۔ جناب غلام اکبر لاسی صاحب ۔

جناب غلام اکبر لاسی ۔ جناب چیئرمین ! یہ منصوبہ یقیناً تھا ہم بھی اس کو دیکھ رہے ہیں اور اس سلسلہ میں ہم کچھ آگے بڑھے ہیں لیکن بہرحال deep sea port کا بہت بڑا منصوبہ ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کے لئے باقاعدہ تفصیلات جو ہیں وہ ہم آپ کو بتائیں گے ۔ ابھی

چونکہ اس سوال سے اس کا تعلق نہیں تھا۔

جناب چیئرمین۔ جی صحیح ہے۔ جی جناب منظور احمد گچکی صاحب۔

جناب منظور احمد گچکی۔ جناب والا! میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہوں گا کہ چونکہ یہ گوادر فش ہاربر کا کام بی سکس کمپنی نے شروع کیا تھا تو 1990 میں پرائم منسٹر نے ایک کمیٹی بنائی تھی جس کا میں ممبر تھا اور ایک صوبائی اسمبلی کا ممبر تھا۔ چونکہ اس کی نشاندھی کی گئی تھی کہ یہاں پر کرپشن ہوا ہے گوادر فش ہاربر میں اور میں نے اس کی انکوائری کرکے مکمل طور پر وہ رپورٹ پرائم منسٹر صاحبہ کو بھیجی تھی۔ میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ اس انکوائری رپورٹ کے بعد پرائم منسٹر صاحبہ نے اسی پراجیکٹ کے بارے میں ان دھاندلیوں کے بارے میں کیا کارروائی کی ہے؟

جناب چیئرمین۔ غلام اکبر لاسی صاحب۔

جناب غلام اکبر لاسی۔ جناب چیئرمین۔ میں اس کے بارے میں معلومات حاصل کروں گا گچکی صاحب کی رپورٹ اور اس انکوائری رپورٹ کے بارے میں کہ اس کی رپورٹ کا کیا ہوا۔ میں انشاء اللہ ان کو بتاؤں گا۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے۔ میر جبار صاحب۔

Mir Abdul Jabbar: Will the honourable Minister Sir, explain that the Federal Government has shelved the Gwader Deep Sea Project? If not, is its feasibility prepared?

Mr. Chairman: You mean whether they have shelved the deep sea project?

Mir Abdul Jabbar: Yes, Sir. Deep Sea Project.

جناب چیئرمین۔ جناب غلام اکبر لاسی صاحب۔ گوادر Deep Sea Project جو ہے

وہ ختم کر دیا گیا ہے یا ابھی ہے۔

جناب غلام اکبر لاسی۔ نہیں جی ہم نے کوئی منصوبہ ختم نہیں کیا۔

جناب چیئرمین۔ نہیں کیا جی۔ جی جناب فضل آغا صاحب۔

سید محمد فضل آغا۔ جناب چیئرمین۔ گزارش یہ ہے کہ لاسی صاحب واقعی سی constituency سے تعلق رکھتے ہیں اور ان کا درد جو ہے بہت زیادہ ہے۔ ابھی انہوں نے گوادر میں ہائی ویز کا ذکر کیا کہ وہاں روڈز نہیں ہیں۔ ہائی ویز نہیں ہے۔ پچھلی گورنمنٹ نے وہاں شہداد کوٹ سے گوادر ہائی وے کے لئے فنڈز بھی دئے تھے، سروے بھی ہو گیا اور contracts بھی ہونے تھے تو specifically بتائیں کہ Gwader Fish Harbour جو ہے یہ 1994 کے end میں مکمل ہو گا اور یہ روڈز بھی ساتھ ساتھ لیں گے کہ نہیں اور ایک گزارش اقبال حیدر صاحب کی خدمت میں کروں گا کہ کیونکہ یہ ریکارڈ پہ لا چکے ہیں کہ پچھلی گورنمنٹ کو جب kickbacks ملتے تھے تو وہ کام کرواتے تھے ورنہ نہیں۔ ابھی کل ہی انہوں نے جتنے بھی ییلو کیبس وغیرہ آئے تھے، سننے میں آیا ہے کہ پانچ ہزار گاڑیوں کے kickbacks لے لئے ہیں اور چالیس فیصد ڈیوٹی لگا کے وہ گاڑیاں مارکیٹ میں float کر رہے ہیں۔ تو kickbacks کا سلسلہ میں سمجھتا ہوں کہ ہم سے اتنا منسوب نہیں جتنا ان سے ہوتا ہے اور اس قسم کی گفتگو کو ویسے بھی ہاؤس میں avoid کرنا چاہیئے لیکن چونکہ یہ ریکارڈ پہ ایک بات لاتے ہیں تو جواب دینا پڑ رہا ہے۔ لاسی صاحب سے گزارش ہے کہ یہ جواب دیں۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ۔

(Interruptions)

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Baber: No, they will be sold at 100 per cent price, not the 90 and 10 ratio that the former government was doing, so let him get that out of his mind.

جناب چیئرمین۔ وہ بھی موشن آیا ہوا ہے فار ڈسکشن، اس پہ ڈسکس کر لیں گے۔

جناب غلام اکبر لاسی۔ جناب چیئرمین۔ میں فاضل ممبر کو یقین دلاتا ہوں کہ گوادر فش ہاربر کے منصوبے کو اسی سال جلد از جلد مکمل کرنے کے لئے حکومت اپنے تمام وسائل بروئے کار لائے گی اور اسے جلد از جلد مکمل کیا جائے گا۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ۔

سید اقبال حیدر۔ میں معزز رکن کی اطلاع کے لئے فلور آف ہاؤس پہ بلا خوف تردید بیان دینا چاہتا ہوں کہ ییلو کیب سکیم میں ایک ایک گاڑی کے اوپر بارہ سو ڈالر سے سے کر سترہ سو ڈالر تک کا kickback ماضی کی حکومت نے لیا ہے اور فریٹ کے اوپر دو سو اور ڈھائی سو ڈالر کا ایک ایک گاڑی پر انہوں نے kickback اور کمیشن اور ناجائز منافع کمایا ہے۔

جناب چیئرمین۔ اگلا سوال۔ 85۔ سید فضل آغا صاحب۔

85 . *Syed Muhammad Fazal Agha: Will the Minister for Communications be pleased to state the number and names of stations to be linked with the direct dialing system during the current financial year indicating also the names of places and expenditure involved in the installation of each exchange?

Mr. Ghulam Akbar Lasi: 154 stations listed at Annexure will be linked during the current financial year. Average estimated cost of such exchange will be Rs. 9.1 Million per exchange as per details at Annexure II.

ANNEXURE-I:

NAMES OF CITIES/TOWNS TO BE LINKED WITH DIRECT DIALLING SYSTEM DURING THE YEAR 1993-94

A) PUNJAB:

1.	Bewal.	2.	Fatehpur.
3.	Jalalpirwala.	4.	Zahirpir.
5.	Ghaurghushti.	6.	Pind Dadan Khan.
7.	Chowa Saiden Shah.	8.	Basirpur.
9.	Jand.	10.	Kotla Arbab Ali.
11.	Chowk Munda.	12.	Hujra Shah Muqueem.
13.	Kallar Syedan.	14.	Jamke Cheema.
15.	Fazilpur.	16.	Kot Sultan.
17.	Ferowwala.	18.	Bahtar.
19.	Faqirwali.	20.	Fatehpur Kamal.
21.	Garah Mohar.	22.	Kharota Syedan.
23.	Lora.	24.	Malikwal.
25.	Mianwali Bangla.	26.	Qabula.
27.	Qila Suba Singh.	28.	Garah More.
29.	Uch Sharif.	30.	Aliot.
31.	Bhaun.	32.	Daultala.
33.	Dhudial.	34.	Khewra.
35.	Kot Samaba.	36.	Manawala.
37.	Malhal Mughlan.	38.	Rangowasia.
39.	Sargi.	40.	Sodhra.

B): SINDH:

1.	Shahpur Chakar.	2.	Naukot.
3.	Sajawal.	4.	Tando Bago.
5.	Dokri.	6.	Warah.
7.	Lakhi.	8.	Garhi Yasin.
9.	Sinjoro.	10.	Mirpur Bathero.
11.	Jati.	12.	Kot Digi.
13.	Naudero.	14.	Thana Bula Khan.
15.	K.N.Shah.	16.	Gulshan-e-Hadeed.
17.	Khanpur(Shikarpur	18.	Pipri.
19.	Johi.	20.	Ubaro.
21.	Golarchi.	22.	Faizgunj.
23.	Nawara.	24.	Garhi Khero.
25.	Mirwah Gurchani	26.	Mirpur Burro.
27.	Nager Parker.	28.	Chachro.
29.	Gora Bari.	30.	Kot Bunder.
31.	Kharo Chunu.	32.	Shah Bunder.
33.	Badah.	34.	Madeji.
35.	Sita Road.	36.	Naseerabad.

D) N.W.F.P:

1.	Dasu.	2.	Muhmand Agency.
3.	Bala Kot.	4.	Bari Kot.
5.	Sarozai.	6.	Batgram.
7.	Thana.	8.	Kulachi.

9.	Razmak.	10.	Bajaur.
11.	Wari.	12.	Kohistan(Basham).
13.	Pattan.	14.	Mala Kand.
15.	Mahmand (Bajaur Agency)	16.	Central Orakzai.
17.	Charbagh.	18.	Baffa.
19.	Chakdara.	20.	Khal.
21.	Koto.	22.	Oghi.
23.	Shinkiari.	24.	Nala Khajuri.
25.	Usman Khel.	26.	Salarazai.
27.	Mal Kot.	28.	Turko.
29.	Mastuj.	30.	Munda.
31.	Adenzai	32.	Khurram FR.
33.	Upper Khurram.	34.	Lower Khurram.
35.	F.R.Kalandrabad.	36.	Luke Ghund.
37.	Utman Khel.	38.	Hali Mazai.
39.	Saji.	40.	Pindiali.
41.	Datta Khel.	42.	Ghulam Khan.
43.	Ismailzai.	44.	Lower Orakzai.
45.	Upper Orakzai.	46.	Babuzai.
47.	Matta.	48.	Wana.
49.	Tiaza.	50.	Saroragha.
51.	Sarwaki.		

D) BALUCHISTAN:

1.	Tump.	2.	Machh.
3.	Kohlu.	4.	Harnai.

5.	Sui:	6.	Awaran.
7.	Wadh:	8.	Sheerani.
9.	Kakkar Khurashan	10.	Kawas.
11.	Killi Karbala.	12.	Mand.
13.	Murgha Keb zai.	14.	Qamardin Karez.
15.	Kehan.	16.	Sinjawi.
17.	Qila Saifullah.	18.	Mash Khel.
19.	Gandawa.	20.	Musa Khel.
21.	Bar Khan.	22.	Dureji.
23.	Khan Raj.	24.	Gajri.
25.	Lower Zhob.	26.	Upper Zhob.

ANNEXURE-II:

COST OF ONE NWD TERMINAL EXCHANGE:

a)	Cost of Airconditioned building with land/Electricity etc.	Rs.3,500,000.00
b)	Cost of DRS media with the capacity of 120 Channels:	Rs.1,800,000.00
c)	Cost of Auto Exchange of 400 lines.	Rs.3,600,000.00
d)	Cost of NWD equipment of 15+15 Channels:	Rs. 200,000.00

G.Total cost of a 400 lines Auto Exchange: Rs.9,100,000.00

Say Rs.9.1(Million)

سید محمد فضل آغا۔ جناب ضمنی سوال یہ ہے کہ یہاں پر انہوں نے کاسٹ آف ٹرمینل exchange دی ہوئی ہیں۔ انہوں نے یہ اوپر تو لسٹ دے دی پراونس وائز بریک اپ کے ساتھ کہ کہاں کہاں ڈائریکٹ ایکسچینج میں یہ ٹیلی فون کو ڈائریکٹ لنک سے ملا رہے ہیں لیکن بلڈنگز کے لئے صرف انہوں نے کیٹیگریز بنا دیں کہ اگر ایئرکنڈیشن بلڈنگ ہو تو 35 لاکھ روپے ہیں۔ اگر نان ائرکنڈیشن ہو تو 18 لاکھ ہیں، پھر 36 لاکھ ہیں، پھر اس طرح دو لاکھ روپے ہیں تو یہ انہوں نے specify نہیں کیا کہ ان ایکسچینجوں میں کہاں کہاں 36 کے بنے ہیں، کہاں کہاں 18 کے بنے ہیں، کہاں کہاں 25 کے بنے ہیں۔ یہ انہوں نے بڑی خوبصورتی سے اس کو سکپ کیا ہے بجائے اس کے کہ تمام انہوں نے ڈیٹیلز دی تھیں۔ اس کے سامنے یہ بلڈنگز بھی بناتے کہ کس سٹیشن پر کس نیچر کی بلڈنگ بنی ہے تاکہ ہمیں پتہ چلتا کہ کہاں کونسی بلڈنگ بنی۔ یہ بتائیں جی؟

جناب غلام اکبر لاسی۔ اگر آپ اس کے لئے معلومات کرنا چاہیں ہم آپ کو ڈیٹیلڈ معلومات دے دیں گے۔

سید محمد فضل آغا۔ شکریہ جی۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ سوال نمبر 85 کے جزو "ڈی" میں ہمارے صوبے میں کچھ جگہ کا ذکر ہے کہ کاکڑ خراساں اور پھر 25 پر لوئر ژوب، 26 پر اپر ژوب۔ میں جناب وزیر صاحب سے پوچھنا چاہوں گا کہ کاکڑ خراساں میں کونسا سائیٹ ہے؟

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ قمر دین کاریز۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ قمر دین کاریز تو 14 پر سامنے ہے۔ کاکڑ خراساں میں کہاں ہے۔ یہاں پر نمبر 9 پر کاکڑ خراساں، 14 پر قمر دین کاریز ہے۔

(مداخلت)

میں عرض کر رہا ہوں کہ قمر دین کاریز تو اپنے طور پر ہے۔ اب ایسے ہی جناب والا وزیر صاحب خواہ مخواہ اس میں ایسی مداخلت کر رہے ہیں اور سوال یہ ہے کہ کاکڑخراساں میں صحیح سائیٹ آپ بتا دیں۔ پھر اپر ژوب میں ذرا بتائیں۔ اپر ژوب پھر بڑا علاقہ ہے۔ اس میں آپ سائیٹ ذرا بتا دیں۔

جناب چیئرمین۔ لاسی صاحب ! اپر ژوب میں کیا سائیٹ ہے ۔

جناب غلام اکبر لاسی ۔ جناب چیئرمین ! پراونس وائز نام دیئے ہوئے ہیں ۔ بلوچستان میں تمپ ہے ، کوہلو ہے ، سونی ہے ، ودھ ہے ۔ یہ سارے نام دیئے ہوئے ہیں لیکن اگر paritcular کہ کہاں پر ، اب جیسے اگر کہیں بیلا میں کہاں پر ، کس جگہ پر تو اس کے لئے پھر آپ ایک فریش سوال دے دیں ۔ میں آپ کو باقاعدہ وہ جگہ دے دوں گا اور وہ دکان بتا دوں گا ۔ وہ particular آپ کو پلیس دے دیں گے کہ جہاں وہ لگے ہوئے ہیں ۔ گلی کا نام بھی بتا دیں گے کہ وہ کس گلی میں لگے ہوئے ہیں ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل ۔ جناب والا ! یہ میں اس لئے عرض کر رہا ہوں کہ کوئی کسی جگہ ایسی بات نہیں ہے جناب وزیر صاحب اور ان کے محکمے نے بس لکھ دیا ۔ اپر ژرب آپ بتا دیں ، لوئر ژرب آپ بتا دیں ۔ کاکڑ خراساں --- اب یہ یہاں ہاؤس کو مطمئن کرنے کے لئے کہ بڑا کام ہو رہا ہے اور یہاں آپ ، میں کیا کہوں جناب والا ! بالکل یہ جواب صحیح نہیں ہے ۔

جناب غلام اکبر لاسی۔ جناب چیئرمین ! اگر سوال مجھے پڑھنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین۔ جی پڑھ دیں ۔

جناب غلام اکبر لاسی۔ سوال پوچھا گیا ہے ۔

Will the Minister for Communications be pleased to state the number and names of stations to be linked with the direct dialing.

اب سٹیشنز جناب چیئرمین---

جناب چیئرمین۔ لوئر ژرب اور اپر ژوب سٹیشن ہیں ، کیا ہے یہ ؟

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ میں تو یہی کہہ رہا ہوں کہ آپ سٹیشن بتا دیں۔

جناب غلام اکبر لاسی۔ وہ تو اس میں دیا ہوا ہے ۔

جناب چیئرمین۔ حافظ حسین احمد صاحب، پوائنٹ آف آرڈر۔

حافظ حسین احمد ۔ کیا سوال کرنے والا اور جواب دینے والا دونوں بیک وقت کھڑے ہو سکتے ہیں ؟

جناب چیئرمین۔ نہیں جی۔ کوئی نہیں کھڑے ہو سکتے ۔فضل آغا صاحب ۔

سید محمد فضل آغا۔ میں مندوخیل صاحب سے سو فیصد اتفاق کرتا ہوں کہ انہوں نے بالکل جان چھڑانے کی کوشش کی ہے کیونکہ جہاں پر exchange لگتا ہے وہاں پر اس کا specific نام ہوتا ہے ۔ اب یہ لوئر ژوب بہت لمبا چوڑا علاقہ ہے ۔

جناب چیئرمین۔ اس کا مطلب ہے کہ لوئر ژوب میں کوئی مناسب سٹیشن ڈھونڈ کے وہاں پر کیا جائے گا ۔

سید محمد فضل آغا۔ تو 94-1993 میں مکمل کرنے والے ہیں اور مہینے چار رہ گئے ہیں۔ یہ بتائیں کہ پنجاب میں سٹیشن نمبر 39 جہاں پر ساگری ہے ، انہوں نے کہا ہے کہ 94-1993 میں یہ اسے مکمل کر رہے ہیں ۔ یہ بتائیں کہ اس اسٹیشن پر انہوں نے ٹیلیفون exchange کے لئے ابھی تک زمین ایکوائر کی ہے کہ نہیں ۔ نمبر 39 پہ ساگری ہے ۔ اگر اس قسم کے یہ فلور پہ facts کو misconceive کرکے لائیں گے تو بہت بری بات ہے ۔ یہ بتائیں کہ زمین اکوائر ہوئی ہے یا نہیں ہوئی ؟

جناب چیئرمین۔ جی لاسی صاحب ۔

جناب غلام اکبر لاسی۔ جناب حکومت نے یہاں آپ کو ایشورنس دی ہے یہ 94-1993 کے مالی سال میں مکمل ہو گی ۔ میں فاضل ممبر کو یقین دلاتا ہوں کہ جو ہم نے یہاں کومٹمنٹ دی ہے اسے ہم پورا کریں گے اور وہ complete ہو گی ۔ زمین لی ہے یا نہیں لی ہے ، آپ کو ہم نے ایک کومٹمنٹ دی ہے کہ 94-1993 میں یہ exchange مکمل ہو جائے گی ۔

جناب چیئرمین۔ جتوئی صاحب ۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی ۔میرا سوال یہ ہے کہ انہوں نے سندھ کے 36 سٹیشن دئے ہیں جو link ہوں گے ۔ جناب چیئرمین ! اس سے پہلے کئی stations جو لنک ہوئے ہیں ڈائریکٹ ڈائلنگ سسٹم سے وہ پراپرلی کام نہیں کر رہے ہیں ۔ یہ بار بار اس فلور پر بھی آیا ہے اور کئی میٹنگز میں یہ بات اٹھائی گئی ہے کہ جو پہلے سٹیشنز لنک ہوئے ہیں وہ پراپرلی کام نہیں کر رہے نہیں ۔ دوسرا یہ ہے کہ گاؤں کچھ اس طرح کے ہیں جیسے سیتا روڈ ، اس کا ایک کیس ہے کہ

قبضہ کرکے پلاٹ پر اور وہ سٹنگ منسٹر ہیں اس وقت گورنمنٹ سندھ میں ۔ انہوں نے پلاٹ کا ایگریمنٹ کیا تھا ۔ وہ بھی کیس تھا ۔ تو کیا یہ اسی سائیٹ پر لگا رہے ہیں ۔ سینا روڈ میں یا کوئی دوسری سائیٹ انہوں نے لی ہے ۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب لاسی صاحب ! نمبر 35 کی بات کر رہے ہیں ' سینا روڈ کی ۔

جناب غلام اکبر لاسی۔ سینا روڈ پر یہ لگا رہے ہیں ۔ مجھے معلوم کرنا پڑے گا کہ یہ جو ابھی فاضل ممبر بتا رہے تھے کہ کیا ہے لیکن بہرحال ہم ان کو یقین دلاتے ہیں کہ ایسی کوئی disputed بات نہیں ہے جس کی طرف یہ اشارہ کرنا چاہتے ہیں اور کو objectionable جگہ نہیں ہے ۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔ میرا پوائنٹ تھا کہ جو پہلے سٹیشن لنک ہونے ہیں وہ پراپرلی کام نہیں کر رہے ہیں ۔

جناب چیئرمین۔ جی لاسی صاحب ۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ جو پہلے لنک ہونے گئے ہیں وہ صحیح کام نہیں کر رہے ہیں ۔

جناب غلام اکبر لاسی۔ ہمارے knowledge میں لے آئیں ۔ انشاء اللہ ہم ان کو ٹھیک کر دیں گے۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔ میٹنگز بلائی گئی ہیں ' کئی مرتبہ ایشورنسز دی گئی ہیں۔

جناب غلام اکبر لاسی۔ ابھی آپ ہمیں بتائیں ہم اس کو ٹھیک کرا دیتے ہیں ۔

جناب چیئرمین۔ اگلا سوال نمبر 86 علی حیدر صاحب ۔

86. *Syed Ali Haider: Will the Minister for Local Government and Rural Development be pleased to state

(a) the number of projects sanctioned, completed and going on under the five points programme established in 1985, Peoples Works

Programme 1988 and Tameer-e-Wattan Programme 1990, indicating also programme-wise and province-wise details ; and

(b) the number of projects completed and going on in Karachi and Hyderabad divisions under the above mentioned programmes and cost of these projects, indicating also district-wise deails separately in each case?

Syed Iqbal Haider: The province-wise details of the Projects sanctioned, completed and on-going under the Special Development Programme (1985-88) i e Five Point Programme, Peoples Programme, (1988-90) and Tameer-e-Watan Programme (1990-93) are as under :-

I. **Special Development Programme (1985—88)/Five Point Programme**

Province	No. of Schemes Approved	No. of Schemes Completed	No. of Schemes on-going
Punjab	6368	5880	488
Sindh	1743	1468	275
N.W.F.P.	2865	1960	905
Baluchistan	1916	1916	—
Total:	12892	11224	1668

II. **Peoples Programme (1988—90) (As on 8-8-1991)**

Province	No. of Schemes Approved	No. of Schemes Completed	No. of Schemes on-going	No. of Schemes not yet started
Punjab	8327	1742	3523	3062
Sindh	3883	707	1019	2157
N.W.F.P.	4409	846	2620	943
Baluchistan	480	—	256	224
Total:	17099	3295	7418	6386

III. **Tameer-e-Watan Programme (1990—93)**

Province	No. of Schemes Approved	No. of Schemes Completed	No. of Schemes on-going	No: of Schemes not yet started
Punjab	18813	9185	1304	8324
Sindh	1492	479	310	713
N.W.F.P.	6034	3110	844	2080
Baluchistan	2303	992	78	1223
Total:	28642	13766	2536	12340

(b) The number of Projects completed and on-going in Karachi and Hyderabad Divisions are given as under:—

I. **Special Development Programme (1985—88)/Five Point Programme as on 31-12-1989**

Province	No. of Schemes Approved	No. of Schemes Completed	No. of Schemes on-going	No. of Schemes not yet started
Karachi	112	73	39	—
Hyderabad	230	189	41	—
Total:	342	262	80	—

II. **Peoples Programme (1988—90) as on 6-8-1990 (Rs. in M).**

District	No. of Schemes Approved	Cost	No. of Schemes Completed	Cost	No. of Schemes on-going	Cost
Karachi	110	30.258	73	17.462	37	12.796
Hyderabad	213	43.283	113	23.171	100	20.112
Total:	323	73.541	186	40.633	137	32.908

جناب چیئرمین۔ جناب علی حیدر صاحب ۔

سید علی حیدر ۔ اس میں سکیمیں دی ہوئی ہیں جو 1985 سے چل رہی ہیں ۔ پچاس لاکھ روپے کی ایک سکیم ہوتی ہے اور 1985 سے یہ لکھا ہوا ہے کہ ان سکیموں پر کام جاری ہے ۔ یہ کام جاری نہیں بلکہ کام بند ہے ۔ سپیشل ڈیویلپمنٹ پروگرام 'پیپلز پروگرام اور تعمیر وطن پروگرام میں کل 58 ہزار سکیمیں شروع کی گئی تھیں ۔ جس میں سے تین ہزار سکیمیں ایسی ہیں کہ جن پر کام یا تو شروع نہیں ہوا ہے یا کام بند ہے ۔ تو میرا سوال یہ ہے کہ یہ جو کام بند ہے یا کام شروع نہیں کیا گیا ہے یہ سیاسی وجوہات کی بنا پر ہوتا رہا ہے ۔ اگلی حکومت آئی اس نے پچھلی حکومت کا کام ختم کر دیا اور اس سے اگلی نے پچھلی کا ختم کر دیا ۔ اب یہ جو تعمیر وطن پروگرام کی سکیمیں ہیں جن پر کام جاری ہے یا بند ہے یا جو کام شروع نہیں کیا گیا ہے اس پر موجودہ حکومت ان کو جاری کرے گی ۔ کیا پالیسی ہے ؟ جو کاری جاری ہے وہ کب تک مکمل ہو جائے گا؟

جناب چیئرمین۔ جی جناب اقبال حیدر صاحب ۔

سید اقبال حیدر ۔ معزز رکن نے جو شکایت کی ہے اس میں کافی وزن ہے ۔ ماضی میں یہ بالکل ہوتا رہا ہے کہ ماضی کی سکیمیں جو اراکین اسمبلی اور ارکان پارلیمنٹ ' اراکین سینٹ دیتے رہے ہیں ان کو نئی حکومت نے معطل کر دیا یا بند کر دیا تھا لیکن ہماری حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ جن سکیموں پر پچیس فیصد تک اگر کام ہو چکا ہے تو ہم ان کا کام مکمل کرانے کی پوری کوشش کریں گے اور ان پر عمل درآمد جاری رہے گا اور جو پچیس فیصد سے کم ہیں ان کو بند کر دیا جائے گا

جناب چیئرمین۔ اگر چوبیس فی صد ہوا ہے تو کیا وہ ضائع جائے گا؟

سید اقبال حیدر۔ نہیں ' چوبیس پچیس تو نہیں ہونا چاہیے ۔

جناب چیئرمین۔ اور اگر بائیس فی صد ہوا ہے تو وہ ضائع جائے گا؟

سید اقبال حیدر۔ نہیں 'سر وہ کام کی نوعیت پر ہے کہ کتنا پیسہ خرچ ہو چکا ہے ۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب اعجاز جتوئی صاحب ۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔ جناب چیئرمین ! آنرایبل لاءمنسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ کوئی سکیم ایسی نہیں ہے ۔

سید اقبال حیدر۔ جی میں نے یہ نہیں کہا۔

جناب چیئرمین۔ نہیں ' وہ کہہ رہے ہیں کہ فیصلہ یہ کیا ہے کہ جس سکیم پہ پچیس فی صد تک کام ہو چکا ہے ' وہ جاری رہے گا۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی ۔ 80 فی صد سکیمیں جو مکمل ہو چکی ہیں 'بیسک ہیلتھ یونٹس کینسل کئے گئے ہیں 7.7 فی صد سکیمیں سکولز کی کینسل کی گئی ہیں ۔

سید اقبال حیدر۔ کوئی ایسی سکیم نہیں ہے ۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔ روڈز بنے ہوئے ' پتھر اترا ہوا ---

سید اقبال حیدر۔ کوئسچن۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔ میں اس کوئسچن کو اس فلور پہ لاؤں گا پھر۔ پتھرا اترا ہوا ' جناب چیئرمین ' روڈز کے اوپر ' ان روڈز کو بند کیا گیا ہے۔ یہ بات غلط کر رہے ہیں کہ سکیمیں کینسل نہیں کی گئیں ۔ جناب بالکل کی گئی ہیں ۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ان کی گورنمنٹ ہی کر رہی ہے ۔ 1988 میں بھی ہوا تھا اور 1990 میں بھی ہوا تھا ' سکیمیں ہماری بھی روکی گئی تھیں ۔ یہ ایک مسلسل عمل کیوں ہے ؟ آخر اسٹیٹ کی ذمہ داری کیا ہے ؟

جناب چیئرمین۔ آنرایبل لاءمنسٹر ۔

سید اقبال حیدر۔ میرے خیال میں میرے بہت معزز رکن جو ہیں ان کو غلط فہمی ہو گئی ہے ۔ وہ 1992 اور 1991 کی باتوں کو آج کہہ رہے ہیں۔ اس سے مراد یہ نہیں ہے کہ وہ واقعات آج ہوئے ہیں ' آج ایسا کوئی واقعہ نہیں ۔ اگر کسی معزز رکن کے پاس ایسی کوئی واضح مثال موجود ہے تو میں اس کے اوپر بالکل بات کرنے کے لئے تیار ہوں ۔

جناب چیئرمین۔ اعجاز جتوئی صاحب ۔ دوسرے ممبران کو بھی تو موقع دیں بات کرنے کا۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔ 92-1991 میں بھی کینسل ہوئی تھیں سکیمیں ہماری ۔ ہمیں پتہ ہے اسی فلور پہ ہم نے کہی تھی یہ بات، لیکن آج بھی ہو رہی ہیں۔ اگر یہ کہیں میں سکیمیں بتاتا ہوں ان کو۔

سید اقبال حیدر۔ پلیز آپ بتائیے۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔ بیسک ہیلتھ یونٹ علی حسن گاڈی گاؤں پھر اپنا سکول فقیر جو پیڑھ ہے---

جناب چیئرمین۔ ان میں پچیس فی صد سے زیادہ کام ہو چکا ہے؟

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔ جی سر آپ چلیں میرے ساتھ۔ کمیٹی بنائیں، وہاں پر لینٹر تک کام ہو چکا ہے۔ پچیس فی صد لینٹر تک ہوتا ہے یا اس سے بھی کم ہوتا ہے۔ اس کے بعد تو باقی میرا خیال ہے دو فٹ کی باقی بلڈنگ بچتی ہے۔ جناب چیئرمین، اگر روڈز کا کہیں تو میں روڈز کا نام دیتا ہوں جہاں پر پتھر کی بچھائی کی ہوئی ہے اور بند کر دیا گیا ہے کام وہاں پر، میں بالکل آپ کو نام دینے کے لئے تیار ہوں۔ چیلنج کرتا ہوں کمیٹی بنائیں آپ ہاؤس کی اور اسے دیکھنے چلیں۔

جناب چیئرمین۔ ان کو تفصیل دیں تاکہ اس کو ایگزامن کریں۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔ آپ کا ایک سکول، جناب چیئرمین آپ نے جو مہربانی کی تھی، پورے کا پورا فنڈ آپ نے دیا تھا۔

سید اقبال حیدر۔ جناب چیئرمین، نام دے دیں۔ میں پوری تحقیقات کرا کے آپ کو جواب دے دوں گا کہ اس میں کتنی حقیقت ہے۔

جناب چیئرمین۔ آپ ان کو یہ تفصیل دے دیں۔

سید اقبال حیدر۔ لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ ہماری حکومت نے نہیں کیا یہ کام ۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔ میں یہ نہیں کہتا ہوں کہ پچھلی گورنمنٹوں نے نہیں کیا پچھلی گورنمنٹوں نے بھی کیا ہے ۔

سید اقبال حیدر۔ لیکن ہماری حکومت نے نہیں کیا ' ایسا کوئی کام ' پچھلی حکومت نے کیا ہو گا ' ان کی اپنی تھی ۔

جناب چیئرمین۔ میر عبدالجبار ۔

میرعبدالجبار۔ جناب چیئرمین ' میں وزیر صاحب کی توجہ ان کے جواب کی طرف دلانا چاہتا ہوں ' ذرا ان سے کہیں کہ اس طرف دھیان دیں ۔

جناب چیئرمین۔ لاءمنسٹر صاحب توجہ دیں ۔

میرعبدالجبار۔ جناب والا ۔ میں وزیر قانون کی توجہ ان کے جواب کی طرف دلانا چاہتا ہوں جس میں پیپلز پروگرام 1988 سے 1990 ' اس میں آپ نے لکھا ہے بلوچستان کے بارے میں ' نمبر آف سکیمز اپرووڈ 480 ۔ نمبر آف سکیمز کمپلیٹڈ زیرو۔ نمبر آف سکیمز on going اور نمبر آف سکیمز جو ابھی تک جاری ہی نہیں ہوئیں ۔ مطلب یہ ہے کہ 480 کی 480 سکیمیں دھری کی دھری رہ گئیں ۔ اس کے بارے میں جواب دیں گے کہ ایسے کیوں ؟ اور اسی طرح جناب آگے بھی ہے بلوچستان میں تعمیر وطن پروگرام 1990 سے لے کر 1993 تک" اگلے صفحہ نمبر 10 پر جناب وہ 2303 سکیمیں اپرووڈ ہیں جس میں سے آدھی سے زیادہ سکیمیں جو ہیں جو ابھی تک شروع ہی نہیں ہو سکیں ' یعنی 1223 سکیمیں ابھی تک شروع ہی نہیں کی گئیں ۔ یہ کیا ظلم ہے جناب ذرا ان سے explain کروائیں گے ؟

جناب چیئرمین۔ جی جناب لاءمنسٹر ۔

سید اقبال حیدر۔ جناب چیئرمین ! اس میں مسئلہ جو آتا ہے وہ یہ ہے کہ ایگزیکٹو اتھارٹی جو ہوتی ہے ' وہ عام طور کے اوپر صوبائی ادارے ہوتے ہیں یا وہ ادارے ہوتے ہیں جن کو

کہ معزز رکن خود منتخب کرتے ہیں سرکاری اداروں میں سے ۔ ان کی کارکردگی کی وجہ سے یا ان کی نا اہلی یا ان کی سست رفتاری کی بناء پر یہ واقعہ ہوا ہے ایک بات ۔ دوسری اس کی وجہ یہ بھی ہوتی ہے بہت دفعہ کہ وہاں کے علاقائی حالات ایسے خطرناک بھی ہوتے ہیں اور غیر محفوظ بھی ہوتے ہیں کہ جس کی بنا پر بہت دفعہ کام جو ہے رک جاتا ہے اور یہ جتنا کچھ ہوا ہے ' مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے ' میں اس کے بارے میں ضرور معلومات کروں گا ۔ بلوچستان ہمارا سب سے بڑا صوبہ ہے اور بہت ہی ' سب سے کم ترقیافتہ صوبہ ہے اور میں اپنے معزز رکن کو یہ یقین دلا سکتا ہوں کہ میں اس کے بارے میں پوری تحقیقات کراؤں گا کہ یہ کیا وجہ ہے کہ بلوچستان کی اتنی بڑی تعداد میں سکیمیں منظور ہوئیں اور ایک بھی مکمل نہیں ہوئی۔ یہ بڑی افسوس ناک بات ہے یہ ماضی کی حکومت کی بلوچستان دشمنی کی نشاندھی کرتی ہے ۔

جناب عبدالرحمان جمالی۔ اس کا جواب میں دیتا ہوں کہ اس وقت کے چیف منسٹر نے تعمیر وطن پہ کام نہیں کرنے دیا تھا ۔ یہ بات بھی بیان کریں ناں کہ پیپلز پروگرام جو تھا اس وقت کے چیف منسٹر نے کام نہیں کرنے دیا تھا حقیقت یہ ہے ۔

جناب چیئرمین۔ جناب شہزاد گل ۔ باری باری سب کو موقع دینا چاہیے ۔

جناب شہزاد گل۔ جناب چیئرمین ! ایک تو یہ سکیمیں جو ہیں جو ابھی تک شروع نہیں ہوئیں ' ان کے متعلق بتائیں کہ اس کی وجوہات کیا ہیں ۔ دوسری بات یہ ہے کہ کیا فنڈ ریلیز ہو چکے ہیں executing agencies کو ۔ تیسری بات یہ کہ یہ ذمہ داری تو ممبر سینیٹر یا ایم این اے کی نہیں ہے کہ وہ خود جا کر یہ سکیمیں سٹارٹ کرے ۔ آپ ایگزیکیوٹنگ ایجنسی ڈالے ۔ یہ کہتے ہیں کہ وہاں پر حالات خراب ہوں گے ۔ سینیٹر اور ایم این اے کی تو بدنامی ہو جاتی ہے کہ کام شروع ہوا ۔ فرض کرو پچیس فی صد انہوں نے کیا ہے یا پچیس فی صد سے کم کیا ہے سکیم تو ایک دفعہ علاقے میں شروع ہو گئی اور اگر وہ سکیم مکمل نہیں ہوتی یا اس کے لئے فنڈز جو ہیں وہ دوبارہ ریلیز نہیں کئے جاتے یا ری ویلیڈیٹ نہیں کئے جاتے تو بدنامی سینیٹر یا ایم این اے پر آتی ہے اور ایگزیکیوٹنگ ایجنسی پر نہیں آتی تو یہ تو ان کا کام ہے کہ یہ ایگزیکیوٹنگ

ایجنسی کو وہ تیز کریں کہ وہ کام شروع کریں اور کام مکمل کریں ۔ تو ان سکیموں کے لئے جو ابھی تک پچیس فی صد مکمل ہوئی ہیں ۔

جناب چیئرمین۔ آپ سوال کیا کرنا چاہتے ہیں؟

جناب شہزاد گل۔ میں یہ کہتا ہوں کہ ری ویلیڈیشن ان فنڈز کی کریں گے جو ابھی تک سٹارٹ نہ ہوئی ہوں کسی بھی وجہ سے ۔ ان فنڈز کو جو اپروو ہو چکے ہیں۔ بجٹ میں آ چکے ہیں یا فنڈز ریلیز ہو چکے ہیں یا ریلیز ہونے والے ہیں ۔۔

جناب چیئرمین۔ آپ کیا چاہتے ہیں سوال کیا پوچھنا چاہتے ہیں؟

جناب شہزاد گل۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ بتائیں کہ وہ فنڈز جو ہیں وہ گورنمنٹ ریلیز کرے گی ایگزیکیوٹنگ ایجنسی کو جن پر ابھی تک کام شروع نہیں ہوا؟

جناب چیئرمین۔ آنرایبل لاءمنسٹر ۔

سید اقبال حیدر۔ جن سکیموں پر جیسے کہ میں نے پہلے عرض کی کہ پچیس فی صد تک کا ہوا ہے ان پر تو عمل در آمد جاری رہے گا ۔

جناب چیئرمین۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ جس سکیم پہ پچیس فی صد تک کام ہو چکا ہے اس پر کریں گے اور باقی پہ نہیں کریں گے ۔

جناب شہزاد گل۔ جناب والا! یہ کون تعین کرے گا کہ یہ پچیس فی صد ہوا ہے یا پچیس فی صد سے کم ہے یا پچیس فی صد سے زیادہ ہے ۔ یہ پیمانہ کون بتائے گا یہ تول کون کرے گا؟

جناب چیئرمین۔ یہی ان سے پوچھتے ہیں ناں ۔ جی کون فیصلہ کرے گا؟

سید اقبال حیدر۔ جناب چیئرمین جو ایگزیکیوٹنگ ایجنسی ہے وہ اپنی پروگریس رپورٹ دیتی رہتی ہے ۔ اگر کسی بھی معزز رکن کو یہ شک ہے کہ اس کی رپورٹ درست نہیں ہے تو اس کی نشاندھی کریں' اس کو ہم درست کریں گے ۔

جناب چیئرمین۔ یعنی کہ ایگزیکیوٹنگ ایجنسی اس سوال کا جواب دے گی کہ پچیس فی صد ہوا ہے یا اس سے کم ہے۔

سید اقبال حیدر۔ نہیں ایگزیکیوٹنگ ایجنسی اس سوال کا جواب نہیں دے گی۔ اگر کسی مخصوص سکیم کے بارے میں معزز رکن سوال کریں گے تو میں آپ کی خدمت میں یہ جواب دوں گا کہ اس پر پچیس فی صد کام ہو چکا ہے کہ نہیں۔

جناب چیئرمین۔ وہ یہ پوچھ رہے ہیں کہ پالیسی فیصلہ یہ ہوا ہے کہ جس پر پچیس فی صد کام ہو چکا ہے وہ سکیم جاری رہے گی۔

سید اقبال حیدر۔ تقریباً جی ہاں۔

جناب چیئرمین۔ تو یہ فیصلہ کون کرے گا کہ پچیس فیصد ہوا ہے یا چوبیس فیصد ہوا ہے۔

سید اقبال حیدر۔ گورنمنٹ میں ہماری یہی منسٹری" لوکل گورنمنٹ " فیصلہ کرے گی کہ اس سکیم پر پچیس فی صد تک کام ہو چکا ہے یا نہیں ان کے پاس پوری رپورٹیں ہوتی ہیں اور کسی خاص سکیم کا تذکرہ کریں تو میں اس کے بارے میں بھی جواب دے سکتا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ جی عبدالرحیم مندوخیل صاحب۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب چیئرمین۔ مسلسل یہ مسئلہ پیدا ہو رہا ہے اور جناب چیئرمین یہاں وزیر صاحب بالکل عجیب انداز میں بیان کر رہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ جو سکیمیں منظور ہوئیں، اس منسٹری نے فنڈز ریلیز نہیں کئے۔ اصل حقیقت یہ ہے۔ یہ جو یہاں کہہ دیتے ہیں کہ ماضی میں بلوچستان دشمنی ہوئی۔ میں یہ پوچھ رہا ہوں جناب والا۔ 2303 سکیمیں ہمارے صوبے کی ہیں۔ یہ کہتے ہیں دفعہ 10 پر کہ نمبر آف سکیمز approved۔ پھر نمبر آف سکیمز completed 992۔ پھر نمبر آف سکیمز on going 78۔ پھر نمبر آف سکیمز جو ابھی تک شروع ہی نہیں ہو سکیں 1223۔ یعنی آدھے سے زیادہ سکیمیں۔ میں وزیر صاحب کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ انہوں نے میٹنگ میں تسلیم کیا کہ فنڈز انہوں نے ریلیز نہیں کئے۔ اب جو فنڈز ریلیز

نہیں کئے ان کا وعدہ تھا کہ اس کو کابینہ میں پیش کیا جائے گا اور وہ فنڈز کی ریلیز کا فیصلہ کریں گے۔ لیکن یہاں آ کے انہوں نے اب کہہ دیا ہے کہ سکیمیں جو پچیس فی صد ہو گئی ہوں تو صرف ان کو اجازت ہے۔

جناب چیئرمین۔ میرا خیال ہے کہ لا منسٹر صاحب یہ پوچھ رہے ہیں کہ بھئی اگر کسی سکیم کے لئے فنڈز ریلیز ہی نہیں کئے گئے تو اس کا پچیس فی صد سے کیا تعلق ہے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ اصل چیز یہ ہے جناب والا۔

جناب چیئرمین۔ یہ سوال ہے ان کا کہ اگر ایک خاص سکیم کے لئے فنڈز ہی ریلیز نہیں ہوئے ---؟

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ آپ نے نہیں کئے ۔ آپ نے بند کئے۔

جناب چیئرمین۔ اس میں تو غلطی نہ کسی ایگزیکیوٹنگ ایجنسی کی ہے نہ کسی اور کی ہے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ کوئی کسی کا مسئلہ نہیں ہے جناب۔

سید اقبال حیدر۔ جناب اس میں صرف غلطی ان کی اتحادی جماعت کی ہے جو کہ بد قسمتی ..

جناب چیئرمین۔ نہیں، جس کی بھی ہے۔

سید اقبال حیدر۔ ---- سے اقتدار پر قابض ہو گئی تھی 1990 سے 1993 تک --

جناب چیئرمین۔ لاء منسٹر صاحب اس وقت آپ حکومت کی جانب سے بات کر رہے ہیں تو ان کا سوال یہ ہے کہ اگر کسی کے فنڈز ہی ریلیز نہیں ہوئے ۔ چاہے کسی کی بھی غلطی ہے تو اس کا کیا ہو گا؟

سید اقبال حیدر۔ جناب چیئرمین ۔ یہ ظاہری طور پر آپ کا نکتہ جو ہے اس میں شاید کچھ ظاہری طور پر اپیل کرتا ہو لیکن درحقیقت یہ اس لئے اپیل نہیں کرتا اور یہ اس لئے منطقی

نہیں ہے مدلل نہیں ہے چونکہ اگر ماضی کی حکومت نے بلوچستان کے اراکین کے خلاف اور بلوچستان کے علاقے کے خلاف کچھ اپنے تساہل اور تجاہل برتا ہے تو اس کی بناء پر موجودہ حکومت اس کی ذمہ دار نہیں ہے ۔ جن لوگوں نے بلوچستان کو نظر انداز کیا ہے ' ان کی نشاندہی ہونی چاہیے اور ان لوگوں سے خبر دار رہنا چاہیے ۔ ہم نے تو یہ فیصلہ کیا ہے کہ پچیس فی صد تک اگر کام نہیں ہوا تقریباً تو ان سکیموں پر ہم عملدرآمد رکھنے سے قاصر ہیں ۔

جناب چیئرمین۔ باری باری۔ احسان شاہ صاحب ۔ باری باری سب کو موقع دوں گا ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب والا ! بالکل غلط بیانی ' جناب وزیر صاحب بالکل غلط بیانی کر رہے ہیں ۔ جناب والا ! جو کچھ انہوں نے کہا ہے ۔۔

جناب احسان شاہ۔ مندوخیل صاحب مجھے سوال کرنے دیں

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ اتنی غلط بیانی ۔۔ یہ فنڈز آپ نے ریلیز نہیں کئے اور ابھی تک ۔۔

سید اقبال حیدر۔ میں آپ کو بتاتا ہوں کہ کتنے آپ کے فنڈز ریلیز کئے گئے ۔ مندوخیل صاحب کی نوٹل سکیمیں ہیں 36 ۔

سید محمد فضل آغا۔ مندوخیل صاحب کی تو تین ہیں۔

سید اقبال حیدر۔ نہیں ۔ عبدالرحیم مندوخیل صاحب معزز رکن ۔ میرے پاس تمام سینیٹرز کی جتنی سکیمیں ہیں ' اس کی ایک سمری سٹیٹمنٹ میرے پاس ہے اور عبدالرحیم مندوخیل صاحب کی نوٹل سکیمیں 36 دی گئی تھیں ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ کب دی گئی تھیں ۔

سید اقبال حیدر۔ 10 اکتوبر 1993 تک کا یہ سٹیٹمنٹ ہے ۔ اس میں received post جو ہے اس میں وہ ہے تین اعشاریہ چھ ملین ایلوکیشن تھا 14 ملین

Cost of schemes already approved 11.69 million was the cost of schemes

which were already approved up to 10th October,1993

اس کے بعد ہے کالم جناب چیئرمین فنڈز ریلیز ڈ ۔ کاسٹ ہے گیارہ اعشاریہ 69 ملین جو کہ اپروو ہوئی ہے اور فنڈ جو ہم ریلیز کر چکے ہیں 10 اکتوبر تک 9 اعشاریہ 72 ملین ۔ صرف دو ملین کے قریب ان کے رہتے ہیں یعنی میجر فنڈ 90 فی صد ان کو ادائیگی ہو چکی ہے تو یہ عبدالرحیم مندوخیل صاحب کا حساب ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ نہیں ۔ ایسی بات نہیں ہے۔ پرسنٹیج بتائیں۔

جناب چیئرمین۔ ان کی بات تو سن لیں ۔

سید اقبال حیدر۔ تقریباً 80 فی صد کہہ لیں ۔ 11 میں سے 9 ملین آپ کو ریلیز ہو چکا ہے پھر بھی آپ شکایت کرتے ہیں کہ ہم نہیں کرتے ۔

جناب چیئرمین۔ نہیں ۔ اس طرح نہیں ۔ باری باری ۔ میں سب کو موقع دوں گا ۔ لاء منسٹر صاحب یہ تو آپ نے عبدالرحیم مندوخیل صاحب کے بارے میں بتایا یہ تو individuals کا ہے آپ پالیسی کی بات کریں ۔ Senators

سید اقبال حیدر۔ پالیسی میں بیان کر دیتا ہوں ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب والا ! 10 اکتوبر کو نگران حکومت تھی ۔ انہوں نے کیا کیا ۔ 10 اکتوبر کے معنی نگران حکومت آپ نے کتنا ریلیز کیا ۔

سید اقبال حیدر۔ باقی فنڈ بھی پروگریس آف دی ورک کے ساتھ فوری ریلیز ہو گا ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل ۔ آپ مندوخیل کو چھوڑیں تمام سینیٹرز کی بات کریں ۔

سید اقبال حیدر۔ کوئی ان کی شکایت ہو تو میں دور کرنے کے لئے تیار ہوں ۔ جناب والا ! میں پوری سٹیٹمنٹ دیتا ہوں تمام کی ۔ سر ہماری پاس ---

جناب چیئرمین۔ باری باری سوال کریں ۔ میں سب کو موقع دوں گا۔ یہ چونکہ معاملہ ہی

ایسا ہے ۔ میں ہر ایک کو سوال کرنے کی اجازت دوں گا لیکن باری باری ۔ پلیز باری باری لیکن ان کو پہلے پالیسی بیان دے لینے دیں ۔

سید اقبال حیدر ۔ جناب چیئرمین ۔ میں پالیسی بیان دے دیتا ہوں۔ جناب چیئرمین! ہمیں اپنے معزز اراکین سینٹ کا مفاد اور ان کی سکیمیں اتنی ہی عزیز ہیں جتنی کہ کسی اور رکن اسمبلی کی ہوں ۔ اس میں میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میرے معزز اراکین کی جو تشویش ہے اور ان کے جو جذبات ہیں ان کا میں احترام کرتا ہوں لیکن انہیں اتنی زیادہ تشویش کی ضرورت نہیں ہے کیوں کہ جو اصل حقائق ہیں ، وہ میں آپ کے سامنے پڑھتا ہوں کہ

Development schemes of Senators for the year 1992-93, till 29th September, 1993, schemes proposed by 82 Senators were 2997, approved cost of the schemes was 818.591 million, amount released 557.137 million, schemes completed were 86, schemes on going 114.

یہ تھی 29 ستمبر تک کی پوزیشن ۔ اس کے بعد آگے چلیئے ۔ 10 اکتوبر 93 تک کی جو مزید پوزیشن ہے ۔974 schemes proposed by 35 Senators اس کی جو cost تھی ، وہ

268 million were received in Ministry upto 10th October, 1993. Out of this cost estimate and feasibility reports of 650 schemes were received. Propose

کی تھیں۔

974 but feasibility report submitted was only for 650 schemes. These schemes were received by the Federal Government on 11th January, 1994 and funds have already been released. This is a policy statement about the Senators concerned as to what happened to their schemes. All these facts I have stated on 11th January, 1994. Funds have already been

released for those schemes upto 10th October, 1993. 32 Senators have utilized full allocation. They have utilized full allocation of 14 million for their respective allocation. Of the 32 Senators each Senator was allocated 14 million and they have utilized their whole allocation for the year 1992-93. 53 Senators have partly utilized their allocation. One 9th January we had ourself volunteere to brief the Senators about their schemes as they were rightly concerned about their schemes and in that briefing on 9th January 1994, Senators were requested that those who could not submit scheme upto 10th October, 1993 may be allowed to utilized their full allocation of 14 million considering the fund as non-lapsable

یہ بھی ہم نے کہا تھا کہ اگر آپ نے پورے فنڈز کو استعمال نہیں کیا تو باقی بھی آپ دے دیں۔

They also requested that they have approved schemes for which funds have already been released but if these schemes were stopped by the Caretaker Government should be allowed to be completed.

یہ سینیٹرز کی درخواست تھی ' اس issue پر کہ اس کو مکمل کرنے کی اجازت دی جائے ۔ اس پر غور و خوض جاری ہے اور اس کے بارے میں ہم ضرور فیصلہ دیں گے تو سینیٹروں کی تشویش ہے وہ ان حقائق کے بعد دور ہو جانی چاہیے ۔

(مداخلت)

(اس موقع پر متعدد معزز اراکین پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑے ہو گئے)

جناب چیئرمین۔ ایک منٹ ۔ اب سوال یہ ہے کہ اس کو کیسے حل کریں ۔ اب یہ کیسے ہو گا ۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ دیکھیں، میری عرض سنیں ۔ ایک طریقہ تو یہ ہے کہ اس مسئلہ کو خصوصی طور پر زیر بحث لے آئیں لیکن وقفہ سوالات میں اس کے بارے میں کتنے سوالات پوچھے جا سکتے ہیں؟

(مداخلت)

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ چیئرمین صاحب، میرا پوائنٹ آف آرڈر اسی سے متعلق ہے ۔

جناب چیئرمین۔ وزیر قانون صاحب ! مسئلہ یہ ہے کہ یہ معاملہ کئی دفعہ یہاں آ چکا ہے ۔ اس پر آپ نے یہ بھی کہا تھا کہ ہم اس پر بریف کریں گے ۔ اب دیکھیں کہ اس پر ہر کوئی concerned ہے تو اس کا اب کیا کیا جائے ۔

سید اقبال حیدر۔ اس کو کمیٹی میں بھی ڈسکس کیا جا سکتا ہے ۔

At length we can give another briefing.

Mr. Chairman: You can see that there are lot of people...

Syed Iqbal Haider: Sir, we can give another briefing for the Senators.

جناب چیئرمین۔ میرا مطلب یہ تھا دیکھیں ناں اس وقت کچھ confusion چل آ رہی ہے حکومت کی جو پالیسی ہے وہ واضح کر دیں۔ باقی جو مرضی ہے کریں ۔

سید اقبال حیدر۔ وہ تو میں نے ان حقائق سے بالکل واضح کہہ دیا ہے ۔

جناب چیئرمین۔ So beyond this آپ کچھ نہیں کہنا چاہتے ۔

سید اقبال حیدر۔ سر اس پر مجھے ایک دو ۔۔

جناب چیئرمین۔ مجھے ان سے لسٹ ۔۔

(مداخلت)

Mr. Bashir Ahmed Matta: Three times he has avoided the matter. Is it a joke?

Mr. Chairman: Please Matta Sahib let me try and sort out this matter

کہ اس کو کیا کرنا ہے یعنی

because I can see that many people want to ask question.

Quesion Hour بھی ختم ہونے والا ہے زیادہ سوال بھی نہیں پوچھے جا سکتے تو کوئی طریقہ نکالنا چاہیے۔ اس کا کوئی حل نکالا جائے۔

(مداخلت)

سید اقبال حیدر۔ سر سٹینڈ نگ کمیٹی میں ریفر کر دیں وہاں ڈسکشن ہو جائے گی۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین ۔ آپ تشریف رکھیں ۔ میری عرض سن لیں ۔ میں مسئلہ آپ کے سامنے put کر رہا ہوں ۔ مسئلہ یہ ہے ۔ لاہنسٹر صاحب

You can see that there are lot of people wo want to aske questions obviously they are confused and they are not clear about their schemes.

اس میں آپ حل بتائیں کہ

clear about their schemes How? No. 1. The policy of the Government is made clear and then somebody wants to discuss it and raise question.

وہ علیحدہ بات ہے ابھی تک تو پالیسی کے بارے میں کچھ confusion آ رہا ہے کہ پالیسی کیا ہے۔

(مداخلت)

Let me try so that at least the policy is clear

کوئی طریقہ تو نکالیں۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔ جناب چیئرمین صاحب ! مجھے ایک منٹ دیں ۔ میں اقبال حیدر صاحب کو قسم دے رہا ہوں اس دن کی جس دن ہم جیل میں اکٹھے تھے ۔ یہ ذرا مجھے بتائیں کہ کیبنٹ کے اندر یہ فیصلہ نہیں ہوا ہے ان سینیٹرز کی سکیمیز 1994 تک فی الحال روکو۔ نئی سینٹ آ جانے اس کے بعد release کرو ۔ کسی کا کوئی فنڈ release نہیں ہوا ہے ۔ اقبال حیدر صاحب سے فلور پر ہمیں یہ امید نہیں تھی ---

سید اقبال حیدر۔ کیبنٹ میں کوئی ایسا فیصلہ نہیں ہوا ہے ۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔ جناب چیئرمین ! بات یہ ہے کہ یہ نگرز کی لمبی چوڑی لسٹ بنا دی ہے ۔ جناب چیئرمین اٹھ کر بتائیں کہ ایک بھی سینیٹر کو 40 ملین نہیں ملی ہے کسی کو نہیں ملی ہے ۔ 5ملین میں بھی ایک سکیم release ہو کر نہیں آئی ہے ۔

جناب چیئرمین۔ اس جھگڑے سے بات کیا نکلتی ہے۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔ جناب چیئرمین ! اسی ہاؤس کے فلور پر یہ بات لائی گئی اور اسی ہاؤس میں assure کیا گیا ہے ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب چیئرمین ! میں نے پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا ہے ۔ آپ میری سنتے ہی نہیں ہیں ۔ آپ مجھے موقع دیں ۔ میں اسی ضمن میں بات کرنا چاہتا ہوں ۔

Mr. Chairman: I can only handle one point of order at a time.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ نہیں جناب وہ پوائنٹ آف آرڈر پر نہیں ہیں ۔

جناب چیئرمین۔ نہیں ہیں تو مجھے ہینڈل کرنے دیں ۔

(مداخلت)

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی : جناب چیئرمین صاحب ! مجھے اجازت ہے تو میں آپ کی توجہ رول 51 کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ یہاں پر کسی سوال پر کسی قسم کی بحث منع ہے اور میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ یہ بحث ہو رہی ہے اسی طریقہ کار سے میں اتفاق نہیں کرتا۔ آپ اس کو روکیں۔ آپ رولز آف پروسیجر کے ساتھ ۔

جناب چیئرمین۔ ڈاکٹر صاحب میں یہی تو کہہ رہا ہوں ۔ میں یہی کوشش کر رہا ہوں ۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔ ڈاکٹر صاحب نے آئین کو قرآن شریف کی طرح یاد کر لیا ہے اب وہ خواہ مخواہ ہمیں بار بار آئین کی مار دیتے ہیں ۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ اعجاز صاحب پلیز بیٹھیں ۔ اب مجھے اس کا کوئی حل نکال کر بتائیں اس دن یاد ہے اقبال حیدر صاحب جس دن یہ مسئلہ raise ہوا تھا تو چار پانچ پوائنٹ تھے جو اس دن issues تھے اور اس دن ہم نے کچھ points summarise کئے تھے ۔ میرا خیال ہے کہ مناسب یہ ہوگا کہ حکومت کا کوئی واضح کم از کم ایک پالیسی بیان on all those points آ جائے ۔ اس کے بعد پھر دیکھیں گے کہ بنتا ہے یا نہیں بنتا ہے ۔

سید اقبال حیدر۔ سر دو نکات میں ' ایک تو یہ تھا کہ 1992-93 کی سکیمز میں جو ان کا allocated funds utlize نہیں ہوا ہے ' ان پر ہم ان کی مزید سکیمیں approve کرنے کے لئے تیار ہیں۔ یہ کہ اگر 14 ملین تھا تو انہوں نے 9 ملین کی سکیمز دیں اور باقی بچا ہوا ہے تو اس کے لئے کریں اور یہ ہم نے معزز اراکین کو کہا تھا 9 جنوری کو بھی کہا تھا۔

جناب چیئرمین۔ نہیں ۔ دیکھیں ناں It appears to me ' ایک تو ہے 1992-93 کا اور دوسرا 1993-94 کا ' کیا یہ صحیح ہے ؟

سید اقبال حیدر۔ جی ۔

جناب چیئرمین۔ اچھا۔ 1993-94 کے بارے میں بتائیں--- پلیز بہرہ ور سعید صاحب ! اس طرح کچھ نہیں ہوگا ۔ مجھے منسٹر کو سننے دیں کہ پتہ تو چلے ناں کہ کیا ہو رہا ہے ؟ اس طرح کچھ

نہیں ہو گا پلیز۔

(مداخلت)

سید اقبال حیدر۔ سر 1992-93 میں میں نے پہلے گزارش کی 2997 سکیمز۔

Mr. Chairman: Let the Minister make the statement.

Syed Iqbal Haider: 1992-93:- 2997 schemes, 82 Senators had filed. Approved cost of the schemes was 818.59 million. Now, amount released out of 818 was 557.137 million. Then some schemes have already been completed and the number of the completed schemes is 86, and schemes which are on-going are 114 and these schemes were further increased by additional 974 schemes which were proposed by 35 Senators and the cost was 268 million. Out of 974 schemes, the feasibility reports of only 650 schemes were received and on that they are under implementation whatever was sanctioned and approved.

جناب چیئرمین۔ اقبال حیدر صاحب! دیکھیں ناں جو مسئلے سینیٹرز کے ہیں جو سکیمز ابھی مکمل نہیں ہوئیں۔

سید اقبال حیدر۔ اس میں ہم نے classification کر دی ہے جناب۔۔ وہ اگر around 25% تک اگر مکمل نہیں ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین۔ یہ 1992-93 کی بات کر رہے ہیں۔

سید اقبال حیدر۔ نہیں سر general for all اس سے پہلے کے بھی۔۔

Mr. Chairman: Let me first give 1992-93 and 1993-94 the policy...

Syed Iqbal Haider: I will confirm 1992-93 after half an hour, Sir, but previously the general principle is that all those schemes, what had happened even in the past, even the built-up and the completed schemes were bullodozed, like in Murree area, Chattar.

چھتر میں سکول بنا تھا ، بنے بنائے سکول کو بلڈوز کر دیا گیا 1991 میں ، ہم نے ان کو یہ کہا ہے کہ یہ ظالمانہ اور غیر منصفانہ کارروائی نہ کریں جن سکیموں پر 25 فیصد کام ہو گیا ہے وہ ماضی کیطرح بلڈوز کرنے کی بجائے اس پر عمل در آمد کریں۔

جناب چیئرمین۔ سو مجھے ۔۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ پلیز شہزاد گل صاحب ۔ اس طرح کچھ نہیں بنے گا۔

(مداخلت)

سید اقبال حیدر۔ بالکل سر جو بھی بات سے مطمئن نہیں ہوں گے تو میرا فرض ہے کہ میں اراکین سینٹ کو مطمئن کروں۔

جناب چیئرمین۔ So , I take it کہ 93-92 کے بارے میں آپ ابھی کلیر نہیں ہیں

سید اقبال حیدر۔ 93-92 کے بارے میں آپ نے ابھی یہ جو نکتہ اٹھایا ہے کہ اگر اس سکیم پر 25 فیصد ۔۔۔93-92 جو کہ بہت ہی ماضی قریب کی بات ہے ، اگر 25 فیصد کام نہیں ہوا تو نظر انداز کر دیئے جائیں ، اس اصول کا اطلاق آیا 93-92 پر ہے یا نہیں ۔ میں آپ کو آدھے گھنٹے میں بتاتا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ پہلے سن لیں جی ۔ کہ میں کیا سمجھتا ہوں ان کی بات سے کہ جو سکیم approve ہو گئی ہیں اور اگر ان پر 25 فیصد کام نہیں ہوا ہے تو وہ ختم ہیں Whether approved or not approved جن کے فنڈ ریلیز ہو گئے ہیں Let me understand and if you correct me please جو فنڈ ریلیز ہو گئے ہیں اس میں بھی اگر 25 فیصد کام نہیں ہوا تو وہ ختم ہیں Is this correct? کہ جو فنڈز ریلیز ہو بھی چکے ہیں اور 25 فیصد کام نہیں ہوا ہے تو وہ سکیم ختم ہے۔

سید اقبال حیدر۔ جی ہاں وہ سکیم ختم ہے۔

جناب چیئرمین۔ تو پالیسی تو واضح ہو گئی ناں ۔ اب واضح پالیسی یہ ہے حکومت کی

کہ کوئی سکیم --- میری بات سن لیں پھر جواب دیں ' پہلے میری بات سن لیں کہ پالیسی کیا ہے - پالیسی یہ ہے حکومت کی 93-92 کے بارے میں آدھے گھنٹے کے بعد بتائیں گے ' پالیسی یہ ہے کے چاہئیے سکیم approve ہو گئی ہے ' چاہے اس کے فنڈز ریلیز ہو چکے ہیں ' اگر اس کا کام 25 فیصد تک ہو چکا ہے تو وہ چلے گی ' اگر 25 فیصد کام نہیں ہوا ہے تو سکیم ختم ہے This is the Policy correct یہ صحیح ہے ناں - اب بتائیں کہ آپ کا کیا سوال ہے ؟

جناب شہزاد گل - میری گزارش یہ ہے کہ جناب والا آپ کی موجودگی میں ' آپ کی زیر صدارت سابقہ حکومت نے کئی بار یہاں پہ وضاحت کے ساتھ کہا ہے کہ تعمیر وطن کے فنڈز جو ہیں یہ lapsable نہیں ہیں - پھر اسی ہال میں معین قریشی ' نگران وزیراعظم نے یہ واضح طور پہ کہا کہ یہ فنڈز جو ہیں lapsable نہیں ہیں - میں نے سوال کیا ہے اور 110 نمبر سوال ہے ' آپ وزیر موصوف کا جواب-----

جناب چیئرمین - جناب شہزاد گل صاحب دو چیزیں ہیں - میری بات تو سن لیں ناں - دیکھیں ناں دو پہلو ہیں اس کے ' ایک یہ کہ پالیسی کیا ہے ' اور دوسرے یہ کہ وہ غلط ہے یا صحیح ؟

جناب شہزاد گل - اسی کے متعلق اس نے جواب دیا ہے -

جناب چیئرمین - تو آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ حکومت نے جواب دے کر اس سے انحراف کیا ہے -

جناب شہزاد گل - ہاں جی -

جناب چیئرمین - تو پھر ٹھیک ہے اس کو علیحدہ لائیں ناں پھر Question Hour میں ' اس کا کیا کروں ؟

جناب شہزاد گل - کریں ناں آپ اس نے جواب دیا ہے کہ یہ فنڈز جو ہیں ---

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Question Hour is over.

جناب چیئرمین - مجھے پتہ ہے کہ ختم ہو چکا ہے - اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ --- ڈاکٹر صاحب پلیز آپ بیٹھیں let me settle this اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ حکومت نے ایک پالیسی

بیان دے کر انحراف کیا ہے تو اس کے دو طریقے ہیں ' یا آپ پریلویلج موشن لائیں یا آپ assurances committee میں لے جائیں ۔ لیکن اس وقت یہ بحث نہیں ہو رہی ہے ' اس وقت یہ ہو رہی ہے ------

جناب شہزاد گل۔ ابھی 110 نمبر سوال ہے میرا ۔ اس نے جواب دیا ہے ' میں نے پوچھا تھا کہ آیا یہ فنڈز lapsable ہیں ۔ اس نے جواب دیا ہے کہ یہ فنڈز جو ہیں lapsable نہیں ہیں تو پھر اس میں 20 فیصد ' 25 فیصد کا سوال کہاں سے پیدا ہوتا ہے ؟

جناب چیئرمین۔ بہرحال آپ پھر یہی کہہ سکتے ہیں ناں کہ وہ جواب غلط ہے لیکن پالیسی بڑی واضح ہے آپ یہی کہہ سکتے ہیں ناں کہ یہ غلط ہے پالیسی اب کلیئر ہو گئی ہے یہ پالیسی جو ہے ---

جناب شہزاد گل۔ یہ جو سابقہ کیئر ٹیکر گورنمنٹ نے بیان دیا تھا ' سابقہ وزیراعظم نے ---

جناب چیئرمین ۔ Am I corret in what I said? کہ یہ پالیسی ہے کہ جی اگر تو schemes approved ہیں تب بھی ' اگر فنڈز ریلیز ہو چکے ہیں تب بھی اگر 25 فیصد تک کام ہو چکا ہے پھر تو سکیم چلے گی---

سید اقبال حیدر۔ 92-93 کے بارے میں آپ کو clarify بعد میں کروں گا۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے جی اس کے بارے میں آپ بعد میں clarify کریں گے لیکن For 1993-94, this is the policy.

Syed Iqbal Haider : For the year previous to that , this is the policy.

جناب چیئرمین۔ کیا مطلب ' یعنی 92-93 یا 93-94 کی بات کر رہے ہیں ؟

Syed Iqbal Haider: No. Sir, I am talking of 1992-93 and previous.

Mr. Chairman: Not 93-94.

سید اقبال حیدر۔ جو کیئر ٹیکر گورنمنٹ نے اسکیمیں مانگی تھیں وہ For the year

1992-93 کا انہوں نے increase کیا تھا and not for the current year.

Mr. Chairman: So, what you are saying is

کہ 93-94 کی یہ پالیسی نہیں ہے۔

سید اقبال حیدر۔ وہ ایک الگ معاملہ ہے ۔ میں 92-93 سے پہلے کی بات کر رہا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ وہ یہ کہہ رہے ہیں جی کہ 92-93 اور اس سے پہلے کی جو بھی سکیمیں ہیں ان کے لئے یہ پالیسی ہے اب اس میں آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ جی انہوں نے یہ غلط بیانی کی ہے یا assurance غلط ہے ' اس کا آپ علیحدہ لے جائیں ' پھر دیکھ لیں گے ' جی جناب منڈ صاحب ۔

جناب بشیر احمد منڈ۔ صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں سر ابھی انہوں نے فرمایا کہ پہلے یہ پرنسپل تھا پھر ابھی اپروو ہوئی ہیں اکتوبر میں ابھی جنوری میں بھی approve ہوئی ہیں سکیمز تو اگر انہوں نے ان کو implement نہیں کرنا ہے کیونکہ 25 فیصد تو ہوا میں نہیں پورا ہو سکتا ہے unless they were approved previously and implemented to an extent. تو approve کس لئے کر رہے ہیں ۔

جناب چیئرمین۔ تو اس طرح کریں کہ کل جمعہ آ گیا پرسوں ہفتہ ہے تو ہفتے کو جو متعلقہ کمیٹی ہے انشورنس کمیٹی اور جو دوسری ---

جناب بشیر احمد منڈ۔ واک آوٹ کیوں نہیں کرتے یہ تو مذاق کر رہے ہیں ہمارے ساتھ Let us walk out of the House

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔ ہم نے آپ کی زبانی بات سمجھ لی ہے کہ جی وہ نہیں دے رہے ہیں ۔ بڑی سیدھی سی بات ہے ۔

جناب چیئرمین۔ ہاں بڑی سیدھی سی بات ہے ۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔ Two plus two is equal to four وہ کہہ رہے ہیں کہ پچیس فیصد ' پچیس فیصد کو کسی پر کام شروع نہیں ہوا ہے ۔ ابھی تو کسی نے بھی کام

شروع نہیں کیا۔ انشورنش تو دی گئی ہیں۔ واک آوٹ کرتے ہیں۔

(Interruption)

جناب چیئرمین۔ بہرحال جی

+87. *Syed Ehsan Shah: Will the Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis be pleased to state:

(a) the number of buildings centres of the ATC's , VTC's , TTC's, and WTTC's establihed in Balochistan;

(b) Head-wise deails of Funds provided to the Balochistan Board and whether any misappropriation in these funds has been brought into the notice of the Ministry, if so, its details; and

(c) the names of the officers of the Balochistan Provincial Training Board involved in Corruption/misappropriation and the details of action taken against them?

Mr. Ghulam Akbar Lasi: (a) Under National Vocational Training Project Phase-I (1981-82 to 1986-87) Technical Training Centres at quetta and Khuzdar were assisted and upgraded/expanded. Through National Vocational Training Project Phase-II, which is under implementation, vocational Training Centres for boys are being established at Dera Murad Jamali and Gawader and a Women Technical Training Centre has been establised at Quetta.

(b) An amount of Rs.35.428 million has been released during the years 1992-93 and 1993-94 for the following components:-

+ The Question Hour is over and all the other questions and answers will be taken as read and placed on the table of the House.

(Rs. Million)

Component	1992-93	1993-94	Total
Operating Cost	5.000	—	5.000
Apprenticeship Training	0.300	13.000	13.300
Civil Works	17.128	—	17.128
Total:	22.428	13.000	35.428

Neither the Govt. of Balochistan nor the Audit Department has reported any case of corruption/mis-appropriation.

Neither the Govt. of Balochistan nor the Audit Department has reported any case of corruption/mis-appropriation.

(c) As is 'b' above.

88. *Syed Ehsan Shah: Will the Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis be pleased to state:

(a) the details of the Developmental and non-developmental expenditures/incurred on the National Vocational Training Project, Phase-II, from 26th December, 1990 till to-date;

(b) the details of the foreign tours of the officers of that project indicating also expenditures incurred during the said period, separately in each case; and

(c) the procedure adopted in the establishment of Provincial Training Boards?

Mr. Ghulam Akbar Lasi: (a) The details of Developmental and non-developmental expenditure incurred on the National Vocational Training Project Phase-II from 26th December, 1990 till todate are as under:-

DEVELOPMENTAL EXPENDITURES

(Rs. in Million)

Year	Civil Works	Equipment	Operating Cost	Technical Assistance	Total
1990-91	8.502	220.806	9.473	10.000	248.781
1991-92	13.169	174.431	21.519	25.780	234.899
1992-93	139.800	10.003	22.293	127.890	299.986
1-7-93 to date	20.530	—	19.363	1.100	40.993
Total	182.001	405.240	72.648	164.770	824.659

NON-DEVELOPMENTAL EXPENDITURE

(Rs. in Million)

Year	Estt. Charges	Others (Elect. Telephone. Stationery, TA etc.)	Total
1990-91	3.390	0.311	3.701
1991-92	7.501	0.250	7.751

Year	Estt. Charges	Others (Elect. Telephone. Stationery. TA etc)	Total
1992-93	9.099	0.262	9.361
1-7-93 todate	2.800	0.170	2.970
Total	22.790	0.993	23.783

(b) the details of foreign tours of officers of National Vocational Training Project Phase-II are provided in Annex-I.

Study tours and training programmes etc. are one of the components of the project and all expenditures on these components are borne by the International Donor Agencies VIZ United Nationa Development Programme and Canadian International Development agency. No Government expenditure is involved in it.

(c) In order to standardise and promote Vocational Training in the country, the Govt. of Pakistan constituted National Training Boared and four Provincial Training Boards under National Training Ordinance 1980. The Provincial Training Boards, Punjab, Sind, NWFP and Balochistan were established under para-5(2) of the National Training Ordinance, 1980, which read as under:

"Each Provincial Government may establish a Provincial Training Board consisting of such number of members, including its Chairman as the Provincial Government may appoint"

The Provincial Governments accordingly constituted the Provincial Training Boards through Notifications.

Annex-I

DETAILS OF THE FOREIGN TOURS OF THE OFFICERS OF NATIONAL VOCATIONAL TRAINING PROJECT PHASE-II FROM 26th DECEMBER 1990 ONWARD.

S.No.	Name & Designation of the Officer	Name of Country visited	Duration of tour/visit	Purpose of tour/visit	Expenditure incurred in each case
1.	TRAINING COURSES (UNDP) Abdul Sattar Zaibi, Assistant Director, Media Section. NTB	Bangkok, Thailand	2 Month	Media Service	[illegible]19 US$
2.	A.G. Minhas, Joint Director (DMT) Labour Deptt. Punjab	U.K.	6 Months	Curriculum Development/ Skill Testing.	22575 US$
3.	Syed Gulzar Ahmad Shah, Deputy Director, DMT, Sindh	U.K.	6 Months	Curriculum Development/ Skill Testing.	22575 US$
4.	Ali Haider, Chief Instructor DMT, Baluchistan	U.K.	6 months	Curriculum Development/ Skill Testing.	22575 US$
5.	Gulzar Ahmed, Assistant Director, Curriculum Development. NTB	U.K.	6 Months	Curriculum Development/ Skill Testing.	22575 US$
6.	Nazir Khurshid, Assistant Director, Trade Testing. NTB	U.K.	6 Months	Curriculum Development/ Skill Testing.	22575 US$
7.	M. Safdar Rehman, Assistant Director, Curriculum Development. NTB	U.K.	6 Months	Curriculum Development/ Skill Testing.	22575 US$
8.	Muhammad Sadiq, Director, Planning and Development. NTB	Ireland/U.K.	2 Months	Management Policy Formulation for Training System.	18810 US$
9.	Shamsul Haq, Deputy Director, Management & Implementation. NTB	Ireland/U.K.	2 Months	Management Policy Formulation for Training System.	18810 US$
10.	Syed Amir Ali Shah, Deputy Director, Monitoring & Evaluation. NTB	Ireland/U.K.	2 Months	Management Policy Formulation for Training System.	18810 US$
11.	Muhammad Zahid, Joint Director DMT, Punjab	Ireland/U.K.	2 Months	Management Policy Formulation for Training System.	18810 US$
12.	Afzal Ahmad, Joint Director DMT, Punjab	Ireland/U.K.	2 Months	Management Policy Formulation for Training System.	18810 US$
13.	Karim Bux Siddique, Deputy Director, DMT, Sindh	Ireland/U.K.	2 Months	Management Policy Formulation for Training System.	18810 US$

(Please insert here table of pages 89, 90, 91 and 92

14.	Muhammad Shaukat, Deputy Director, Planning & Development. NTB	Ireland/U.K.	2 Months	Monitoring & Evaluation of Training Programmes.	16485 US$
15.	Zafar Naeem Qarni, Assistant Director, Staff Training.NTB	Ireland/U.K.	2 Months	Monitoring & Evaluation of Training Programmes.	16485 US$
16.	Tariq Mahmood, Assistant Director, Monitoring & Evaluation.NTB	Ireland/U.K.	2 Months	Monitoring & Evaluation of Training Programmes.	16485 US$
17.	Akhtar Saghir Hussain, Assistant Director, DMT, Punjab	Ireland/U.K.	2 Months	Monitoring & Evaluation of Training Programmes.	16485 US$
18.	Muhammad Hussain Shaikh, Statistical Officer,DMT,Punjab	Ireland/U.K.	2 Months	Monitoring & Evaluation of Training Programmes.	16485 US$
19.	Wali Muhammad Bhambro, Deputy Director, DMT, Sindh	Ireland/U.K.	2 Months	Monitoring & Evaluation of Training Programmes.	16485 US$
20.	Muhammad Aslam Khan, Deputy Director, DMT Baluchistan	Ireland/U.K.	2 Months	Monitoring & Evaluation of Training Programmes.	16485 US$
21.	Taj Muhammad, Assistant Director, DMT Baluchistan	Ireland/U.K.	2 Months	Monitoring & Evaluation of Training Programmes.	16485 US$
22.	Nisar Ahmad, Manager/ Instruments Ravi, Rayon Ltd. Lahore	Bangkok Thailand	1 week	Advance Course in Computer Technology.	860 US$
23.	Muhammad Yousaf Bawany, Manager	Bangkok Thailand	1 week	Advance Course in Computer Technology.	860 US$
24.	Shabir Hussain, Assistant Director, Staff Training.NTB	U.K.	11 weeks	Welding "M/s.MURIX"	11060 £
25.	Muhammad Younus, Chief Instructor, Welding Trade.NTB	U.K.	11 weeks	Welding "M/s.MURIX"	11060 £
	<u>STUDY TOUR</u>				
1.	Rahat Naseem Malik, Joint Secretary,Manpower Division	Australia	2 weeks	Study Tour Training System, Policy Planning Delivering.	29119 US$
2.	Fasihul Kariam Siddique, Rep. Employer Federation of Pakistan,Karachi.	Australia	2 weeks	Study Tour Training System, Policy Planning Delivering.	29119 US$
3.	Haji Abdul Jabbar, General Secy. All Pakistan Fed. of Trade Union.Lahore	Australia	2 weeks	Study Tour Training System, Policy Planning Delivering.	29119 US$
4.	Malik Jahangir Khan, Secretary Ministry of Labour & Manpower Punjab	Australia	2 weeks	Study Tour Training System, Policy Planning Delivering.	29119 US$
5.	Muhammad Zubair Qidwai, Secretary, Ministry of Labour and Transport, Sindh	Australia	2 weeks	Study Tour Training System, Policy Planning Delivering.	29119 US$

6.	Mr.Khalid Pervaiz, Deputy Secretary, Ministry of Industries & Commerce, NWFP	Australia	2 weeks	Study Tour Training System, Policy Planning Delivering.	29119 US$
7.	Capt. Fariduddin, Secretary Ministry of Labour & Manpower Baluchistan	Australia	2 weeks	Study Tour Training System, Policy Planning Delivering.	29119 US$
8.	Ghulam Abbas Maken, Director, DMT, Punjab	Australia	2 weeks	Study Tour Apprenticeship In-Plant Training	29119 US$
9.	Syed Anwar Haider, Director DMT, Sindh	Australia	2 weeks	Study Tour Apprenticeship In-Plant Training	29119 US$
10.	M.D.Mohsin Aziz, Rep. of Employee, NWFP	Australia	2 weeks	Study Tour Apprenticeship In-Plant Training	29119 US$
11.	Mehboob Hassan, Director, National Training & Development Institute.NTB Islamabad	Australia	2 weeks	Study Tour Apprenticeship In-Plant Training	29119 US$
12.	S.Z.A. Jafri, Deputy Director, Apprenticeship Training.NTB	Australia	2 weeks	Study Tour Apprenticeship In-Plant Training	29119 US$
13.	Muhammad Irshad Chaudhry, Staff Officer to Chairman N.T.Board, Islamabad.	Australia	2 weeks	Study Tour Apprenticeship In-Plant Training	29119 US$
14.	Zaheer Ahmed Taj, Rep. of All Pakistan Fed. of Trade Union, Lahore	Australia	2 weeks	Study Tour Apprenticeship In-Plant Training	29119 US$
15.	Ahsanullah Khan, Rep. of Employee, Sindh	Australia	2 weeks	Study Tour Apprenticeship In-Plant Training	29119 US$
16.	Gulzar Ahmed Qureshi Add. Secy, Manpower Division	Geneva	10 days	To hold negociations with the ILO for their services agreement.	3000 US$
17.	Sher Akbar, Director General, NTB	Geneva	10 days	To hold negociations with the ILO for their services agreement.	3000 US$
1.	TRAINING COURSE (CIDA) Nabila Kazmi Deputy Director, DMT, Punjab	Canada	3 Months	Administration, Management of Training.	15000 CND $
2.	Bushra Akhtar, Assistant Director, DMT, Punjab	Canada	3 Months	Administration, Management of Training.	15000 CND $
3.	Mervyn Angelo, Deputy Director DMT, Baluchistan	Canada	1 week	Distance Education	5000 CND $
4.	Sajida Qureshi, Principal WTTC, Quetta	Canada	9 Months	Vocational Training Management & Administration	45000 CND $
5.	Tanveer Tabassum, Senior Instructor, WTTC, Karachi	Canada	9 Months	Vocational Training Management & Administration	45000 CND $

89. *Syed Ehsan Shah: Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) the number of customer services centres established in the country during 1992-93; and

(b) the names and designations of the persons posted in Gwadar centre and the details of the facilities provided to the customers there?

Mr. Ghulam Akbar Lasi: (a) 31.

(b) Nil.

90. *Prof. Khurshid Ahmad: Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) the number of new VHF connections recommended by Mr. Faisal Saleh Hayat MNA, Ch. Nisar MNA, Raja Muhammad Afazal Khan former Senator and by me during 199-92 and 1992-93. and

(b) the number of connections provided with date-wise details and the details of connections which have not been provided, with reasons in each case?

Mr. Ghulam Akbar Lasi: (a) PCOs recommended by honourable MNAs/Senators = 38

S. No.	Name of MNA/Senator	Recommendation		
		1991-92	1992-93	
1.	Mr. Faisal Saleh Hayat MNA	05	05	
2.	Ch. Nisar Ali Khan MNA	05	03	
3.	Raja Muhammad Afzal Khan Senator	05	05	
4.	Prof. Khurshid Ahmed Senator	05	05	
	Total:	20	18	= 38

13 (b) PCOs commissioned =

The date wise detail of PCOs commissioned and pending is given in Annexure "A" separately for each MNA/Senator. The remaining PCOs will be installed subject to fulfilment of criteria and receipt of VHF equipment from abroad. The delivery of equipment is expected in Feb., 1994.

Annexure "A"

SYED FAISAL SALEH HAYAT, MNA

S. No.	Name of Place	Nature of Case	Status
1.	Kairi Distt. Jhang.	Quota 91-92	Tower installed VHF equipment not available.
2.	Uch Gulman Distt. Jhang.	Quota 91-92	Commissioned on 23-12-93.
3.	Sheikhan Distt. Jhang.	Quota 91-92	Commissioned on 23-12-93
4.	Dhoriwala Distt. Jhang.	Quota 91-92	Tower installed. VHF equipment not available
5.	Mari Shah Sakhira, Jhang.	Quota 91-92	Does not meet 3km distance criteria (Exchange working)
6.	Aktianwala Distt. Jhang.	Quota 92-93	Commissioned
7.	Inayatpur Distt. Jhang.	Quota 92-93	Does not meet the population and 3km distance criteria.
8.	Kot Mapal Distt. Jhang.	Quota 92-93	Tower installed VHF equipment not available.
9.	Village Lau Distt. Jhang.	Quota 92-93	Commissioned on 22-11-93
10.	Paharpur Distt. Jhang.	Quota 92-93	Tower installed VHF equipment not available.

CH. NISAR ALI KHAN

S. No.	Name of Place	Nature of Case	Status
1.	Ahata Ghari Sikandar.	Quota 91-92	Commissioned on 5-9-92
2.	Kuri Khuda Bux.	Quota 91-92	Tower errected. VHF equipment not available
3.	Mari Danishmandan.	Quota 91-92	—do—
4.	Pakhowal.	Quota 91-92	Feasible on VHF. could not be installed due to non-availability of VHF equipment.
5.	Khuram Gujar.	Quota 91-92	—do—
6.	Nikrali.	Quota 92-93	—do—
7.	Papeen and Tala Bajar.	Quota 92-93	—do—
8.	Jalala.	Quota 92-93	—do—

MUHAMMAD AFZAL KHAN SENATOR

S. No.	Name of Place	Nature of Case	Status
1.	Haji Aima	Quota 91-92	Commissioned on 29-02-92.
2.	Langer Pur Moman	Quota 91-92	Commissioned on 24-01-93
3.	Kooka	Quota 91-92	Tower installed, VHF equipment not available.
4.	Boora Pindi	Quota 91-92	Substitution of Badhar, but unfeasible due to less population and less distance. Honourable Senator has been requested for substitution.
5.	Nogran	Quota 91-92	Tower installed, VHF equipment not available.
6.	Kaure Jaure	Quota 92-93	Feasible on VHF, could not be installed due to non-availability of VHF equipment.
7.	Malagar	Quota 92-93	Tower installed, VHF equipment not available.
8.	Bakrala	Quota 92-93	Commissioned on 22-08-93.
9.	Lehri	Quota 92-93	Commissioned on 21-08-93.
10.	Jehangir	Quota 92-93	Does not meet the population criteria (Less population). Honourable Senator has been requested for substitution.

PROFESSOR KHURSHID AHMED SENATOR

S. No.	Name of Place	Nature of Case	Status
1.	Nilor Colony	Quota 91-92	Commissioned on 22-01-92, Islamabad
2.	Dhing Shah	Quota 91-92	Commissioned on 23-09-92.
3.	Chak No. 178/9-L	Quota 91-92	Commissioned on 18-03-93
4.	Rao Khanwala	Quota 91-92	Does not meet with the distance criteria. Honourable Senator has been requested for substitution.
5.	Maroot	Quota 91-92	Technically un-feasible. Honourable Senator has been requested for substitution.
6.	Adda Hayat Akranwala	Quota 92-93	Commissioned on 06-12-93 FTR.
7.	Natla	Quota 92-93	Does not meet the criteria of population. The Honourable Senator has been requested for substitution.
8.	Kolian	Quota 92-93	Feasible on VHF, could not be installed due to non availability of VHF equipment.
9.	Rikhraani Klanchwala	Quota 92-93	—do—
10.	Village Ram Thammai	Quota 92-93	—do—

91 . *Chaudhry Shujat Hussain: Will the Minister for Labour Manpower and Overseas Pakistanis be pleased to state:

(a) whether it is a fact that payment of death compensation of a worker who dies abroad is the responsibility of the Ministry, if so, the number of such cases pending with the Overseas Foundation for the purpose of making payment; and

(b) whether it is also a fact that Wafaqi Mohtasib has ordered payment of compensation to certain bereaved families, if so, the names and address of such persons?

Mr. Ghulam Akbar Lasi: (a) No. Payment of death compensation of a worker who dies abroad is not the responsibility of this Ministry or that of Overseas Pakistani Foundation.

(b) Yes, in one case (that of Late Mehmood Ahmed S/O Muhammad Suleman R/o Rawala Kot, Azad Kashmir who dies in UAE) the Wafaqi Mohtasib has recommended that death compensation, may be paid out of welfare fund controlled by Overseas Pakistanis Foundation. However the OPP rules do not allow the use of this fund for making such payments. As such the payment to Late Mehmood Ahmed from the Welfare Fund is not at all admissible.

The above position has already been conveyed to the Wafaqi Mohtasib (Ombudsmen)'s secretariat for guidance. However, no further communication in this regard has been received.

92 . *Chaudhry Shujat Hussain: Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) the present strength of the fleet of Pakistan National Shipping

Corporation with tonnage; and

(b) whether the government has formulated plan for developing and modernization of shipping sector, if so, the brief details thereof?

Mr. Ghulam Akbar Lasi: (a) PNSC has 21 Vessels of various categories its fleet. Details is annexed.

(b) Following steps are being taken in this regard;

(i) Revision of out-dated Pakistan Merchant Shipping Act 1923 and its replacement by a Shipping bill 1994 which will be placed before National Assembly for open debate after its vetting by Law and Justice Division.

(ii) Cabinet approval is being sought to repeal of Control of Shipping Ordinance, 1959 and its replacement by Control of Shipping Ordinance, 1994 duly vetted by the Law and Justice Division for giving freedom to shipping industry for operating shipping lines under Pakistani Flag. For this purpose 40 licences have been granted to private sector. This is an on-going process.

(iii) PNSC's fleet is being upgraded by acquisition of 10 vessels of various categories.

Annex

PNSC FLEET AND TONNAGE

S. No.	Name of Ship	Year Built	Gross Registered Tonnage	Type of Ship
1.	M.V. Islamabad.	1983	12,918	Cargo-*cum*-Container
2.	M.V. Ayubia.	1981	11,940	"
3.	M.V. Khairpur.	1981	11,400	"
4.	M.V. Kaghan.	1981	11,940	"
5.	M.V. Sibi.	1981	12,009	"
6.	M.V. Multan.	1980	12,479	"
7.	M.V. Bolan	1980	12,479	"
8.	M.V. Chitral.	1980	12,479	"
9.	M.V. Hyderabad.	1980	12,436	"
10.	M.V. Malakand.	1980	12,478	"
11.	M.V. Sargodha.	1980	12,438	"
12.	M.V. Makran.	1980	16,240	"

S. No.	Name of Ship	Year Built	Gross Registered Tonnage	Type of Ship
13.	M.V. Lalazar.	1974	9,025	Cargo
14.	M.V. Hunza	1972	9,953	"
15.	M.V. Hinglaj.	1972	9,953	"
16.	M.V. Ocean Envoy.	1972	9,126	"
17.	M.V. Shalamar.	1970	8,941	"
18.	M.V. Sunderbans.	1968	8,909	"
19.	M.V. Ohrmazd.	1968	11,046	"
20.	M.V. Kaptal.	1967	9,739	"
21.	M.V. Shams.	1960	8,929	Passenger-*cum*-Cargo.

93. *Mr. Basheer Ahmad: Will the Minister for Local Government and Rural Development be pleased to state the Government's policy with regard to the Tameer-e-Wattan Programme for 1993-94, for which due provision has been made in the annual budget and under which Members of Parliament are entitled to recommend execution of works of public welfare whose total cost is within the limits of 14 million rupees?

Syed Iqbal Haider: "According to the Cabinet decision dated 6-12-1993, the Tameer-e-Watan Programme has been re-named as Peoples Programme. An amount of Rs.5.00 million has been allocated to each MNA for the year 1993-94.

As regards the original allocation made in 1993-94 i.e. Rs. 2916 million, the budget allocation was later reduced to Rs. 700 million. This amount is being disbursed for the on-going and the new schemes proposed by the Senators.

94. *Mr. Basheer Ahmad: Will the Minister for Local Government and Rural Development be pleased to state the present position of each scheme recommended by me under the Tammer-e-Wattan Programme for the year 1992-93

and the expenditure incurred in each case?

Syed Iqbal Haider: During 1992-93, 158 schemes costing Rs. 11.300 million proposed by the Senator were approved. An amount of Rs. 0.5 million has been released to the executing agency so far. The release of remaining amount of Rs. 10.800 million is in the pipe-line and would be released shortly.

95. *Mian Alam Ali Laleka: Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) the number of demand notices for telephone connections issued to the applicants of Jehangir Road No. 1, West Patel Para, Karachi indicating also the date of payment of amount demanded and the present status of the telephone connections; and

(b) whether it is a fact a connection for House No.234-C, near F-51, Jehangir Road No.1, West Patel Para, Karachi was recommended by MNA out of his quota and the amount of demand notice was deposited on 14.3.93, but connection has not been provided so far, if so the time by which it will be provided?

Mr. Ghulam Akbar Lasi:

(a)	Total demand notices issued	150
	Paid copies of demand notice received from the applicants	127
	Telephone opened.	110
	Date of payment of amount of demand notices	March,93 to May,1993

(b) Yes. Telephone Number, 4928730 has been installed on

24-12-1993.

96. *Haji Malik Faridullah Khan: Will the Minister for Education be pleased to state whether it is a fact that vide Federal Directorate of Education's Office Order No. F. 9-48/92-(W) FDE, dated the 26th August, 1993, twenty-seven Matric Trained Lady Teachers in BPS-9 were appointed but no salary has been paid to them since their appointment, if so, its reasons?

Syed Khursheed Ahmad Shah: Yes. It is a fact that 27 Matric Trained Teachers were selected on merit, through advertisement in national press and appointed after lifting of the ban in May, 1993. The A.G.P.R. however, raised objections against the appointment while Finance Division have given their no-objection. The case is under-process with the A.G.P.R. for release of salary.

97. *Mir Abdul Jabbar: Will the Minister for Communications be pleased to state whether it is a fact that the amount of few demand notices have been deposited on 29-06-93 but the connections have not been provided so far from Telephone Exchange (C.B.) Gulehra Gali, Murree, if so, the reasons thereof and the time by which these will be provided?

Mr. Ghulam Akbar Lasi: 33 paid copies of demand notices out of 63 issued were received upto 29-6-1993. 20 Telephone connections out of these 33 have already been installed. For the remaining 13 connection new cable network has to be arranged in the hilly area.

Installation of pending 13 telephones is in progress and is expected to be completed within the next two weeks.

98. Withdrawn by the Member.

99. * Mr. Youssouf Shaheen: Will the Minister for Education be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the government had allocated funds for the construction of Fine Arts College in Sindh University, Jamshoro, if so, the date on which funds were handed-over to the University of Sindh;

(b) whether it is a fact that the land originally ear-marked for the purpose of construction of the college is not owned by the University; and

(c) the present status of construction of the College?

Syed Khursheed Ahmad Shah: (a) Yes. An amount of Rs.9.620 million was released to the Sindh University, Jamshoro during the financial year 1990-91.

(b) 41.44 acres of land have been provided by Mehran University of Engineering and Technology for the Federal College of Arts and Design, Jamshoro.

(c) Construction work has not yet been started.

100. *Mr. Youssouf Shaheen: Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) the total number of employees working in the National Shipping Corporation of Pakistan with their grade-wise and province-wise break-up; and

(b) whether provincial quota (indicating Sindh Urban and Rural separately) was observed while making these appointments?

Mr. Ghulam Akbar Lasi: (a) Details are attached at Annexure A, B and C.

(b) Yes. Detail is annexed.

PAKISTAN NATIONAL SHIPPING CORPORATION
(PERSONNEL DEPARTMENT)

ASHORE ESTABLISHMENT

Grade		Punjab	Baluchistan	N.W.F.P.	Sind (R)	Sind (U)	FATA	Azad Kashmir	Total
XIII	General Manager and equivalent	–		1		8			9
XII	Manager and equivalent	6			6	16			28
XI	Deputy Manager and equivalent	9	1	1	8	42			61
X	Assistant Manager and equivalent	6	2		4	36	1	1	50
IX	Junior Executive and equivalent	35		9	17	173			234
VII	Senior Assistant and equivalent	47	7	16	20	119	1	3	213
VI	Assistant and equivalent	10	3	5	5	32			55
V	Junior Assistant and equivalent	10	2	16	1	25	2	1	57
IV	Staff Car Driver and equivalent	13	2	18	4	41		4	82
III	Senior Messenger and equivalent	3	1	4		19			27
II	Messenger and equivalent	–	–	1	–	2			3

Grand Total: 819

Annexure-'B'

PAKISTAN NATIONAL SHIPPING CORPN.,
(SHIP PERSONNEL DEPARTMENT.)

PROVINCE WISE STATEMENT OF AFLOAT OFFICERS AS ON 05-01-94.

NO.	R A N K	GRADE/SCALE	SIND URBAN	SIND RURAL	PUNJAB	BALUCHI-STAN	N.W.F.P	FED. CAPI-TAL	A.K.	TOTAL
1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11
1.	Ch. Engrs:	Rs. 11400-550-15800-640-20920	29	00	08	00	04	--	--	41
2.	Sr. 2nd. Engrs;	9150-450-11400-550-15800	22	02	15	04	--	--	--	43
3.	Sr. 3rd. Engrs:	7100-285-8240-445-12690	35	03	18	--	05	--	--	61
4.	Fourth Engrs:	4840-225-6415	17	05	15	02	07	--	--	46
5.	Fifth Engrs:	3130-170-4490	16	04	18	--	04	01	--	43
6.	Elect. Engrs:	5525-220-8825	30	03	04	--	01	--	--	38
7.	Electricians:	2090-135-3930	05	01	03	--	--	--	--	09
8.	Diesel Mechs:	2040-135-3950	09	00	02	01	01	--	--	03
9.	Fridge Engrs:	4630-220-6830	02	00	--	--	--	--	--	02
10.	Tr. Engrs:	1700-150-2450	07	06	28	02	06	--	--	49
		T O T A L :	172	24	111	09	28	01	--	345

These afloat officers are recruited from the batches passing out of Marine Academy. These batches are inducted by the Marine Academy annually on the basis of Provinial Quota.

PAKISTAN NATIONAL SHIPPING CORPN.,
(SHIP PERSONNEL DEPARTMENT)

PROVINCE WISE STATEMENT OF AFLOAT OFFICERS AS ON 05-01-94.

S.NO.	R A N K	GRADE/SCALE	S I N D URBAN	S I N D RURAL	PUNJAB	BALUCHI-STAN	N.W.F.P	FED. CAPI-TAL	A.K	TOTAL.
1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11
1.	Masters:	Rs. 11600-550-16000-640-21120	16	01	18	01	03	--	--	39
2.	Chief Officers:	9150-450-11400-550-15800	26	01	32	01	06	--	--	66
3.	Second Officers:	7100-285-8240-445-12690	06	04	17	01	05	01	--	34
4.	3rd Officers:	4840-225-6415	17	04	11	01	04	--	--	37
5.	Cadets:	1700-150-2450	12	07	31	02	06	02	01	61
6.	Radio Officers:	6280-225-9655	25	00	06	--	02	--	--	33
7.	Pursers:	3850-195-5800	13	01	04	01	--	--	--	19
8.	Medical Officer:	4600-220-7900	01	--	--	--	--	--	--	01
		T O T A L :	116	18	119	07	26	03	01	290

These afloat officers are recruited from the batches passing out of Marine Academy. These batches are inducted by the Marine Academy annually on the basis of Provincial Quota.

STATEMENT SHOWING GRADE WISE AND PROVINCE WISE NUMBER OF EMPLOYEES WORKING IN P.T.C.

BPS NOS	PUNJAB	SIND (U)	SIND (R)	N.W.F.P.	BALUCHISTAN	NA/FATA	A.J.K.	TOTAL
BPS-1	2114	984	792	633	375	15	11	4924
BPS-2	172	123	202	35	16	2	2	552
BPS-3	873	494	249	230	99	0	11	1956
BPS-4	4699	1434	1373	1137	683	16	18	9360
BPS-5	590	285	173	124	41	3	2	1218
BPS-6	22	10	9	13	2	0	0	56
BPS-7	5816	1882	2115	1772	259	9	20	11873
BPS-8	3379	1290	1119	781	285	3	5	6862
BPS-9	96	53	24	7	2	0	0	182
BPS-10	131	26	25	30	9	8	6	235
BPS-11	3605	1289	864	603	347	5	7	6720
BPS-12	224	84	39	43	16	0	0	406
BPS-13	91	35	18	14	1	1	0	160
BPS-14	47	10	11	9	1	1	1	80
BPS-15	164	20	10	7	0	0	0	201
BPS-16	766	65	196	213	74	6	2	1322
BPS-17	421	120	59	59	21	21	12	713
BPS-18	351	121	50	131	41	23	7	724
BPS-19	55	15	8	30	3	3	0	114
BPS-20	16	4	3	2	2	0	0	29
BPS-21	4	1	1	1	0	0	0	7
BPS-22 (M-1)	1	0	0	0	0	0	0	1
	23639	8345	7340	5874	2277	116	104	47695

Annexure-C

After establishment of Pakistan National Shipping Corporation with effect from Ist January, 1979, 37 officers were appointed during the period from 1-1-1979 to 31-12-1988. This excludes officers who resigned/retired/expired during the above period. Their place of domicile is as under:-

	Sindh (U)	Sindh (R)	Punjab	Baluchistan	FATA	NWFP	Total
Probationary Officer	1	3	—	—	—	1	5
Jr. Executive	12	2	3	1	1	1	20
Asstt. Manager.	1	1	3	—	—	—	5
Deputy Manager	3	1	3	—	—	—	7
Total :—	17	7	9	1	1	2	37

101. *Mr. Youssouf Shaheen: Will the Minister for Communication be pleased to state:

(a) the total number of employees working in the Pakistan Telecommunication Corporation with their grade-wise and province-wise break-up; and

(b) whether provincial quota (indicating Sindh Rural and Urban separately) was observed while making these appointments?

Mr. Ghulam Akbar Lasi: (a) Statement containing the required information is placed on the Table of the House.

(b) Yes.

102. *Mr. Basheer Ahmad: Will the Minister for Communications be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to install one thousand telephone lines exchange, directly connectedwith the Nation-Wide Dialling System, at village Matta Mughal Khel, District Charsada, if so, the present status of the proposal?

Mr. Ghulam Akbar Lasi: No.

103. *Syed Faseih Iqbal: Will the Minister for Law, Justice and Parliamentary Affairs be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to revive the seats of women in the National and Provincial Assemblies, if not, the reasons thereof?

Sayed Iqbal Haider: The Government is very serious in reviving the women seats in the National and Provincial Assemblies. In this connection, we have already given a notice for moving a Bill in the National Assembly for restoration of women seats with increased number and the Provincial Assemblies and also for providing representation to woman in the Senate.

104. *Syed Faseih Iqbal: Will the Minister for Communications be pleased to state the number of telephone exchanges to be installed in Balochistan during the current and next financial year, indicating also the places where these exchanges will be established?

Mr. Ghulam Akbar Lasi: 34 automatic telephone exchanges are planned to be installed/expanded in Balochistan during current financial year 1993-94. List of exchanges is placed on the table of the House. ADP for next fiscal year is not yet formulated.

ANNEXURE-A

S.No.	NAME OF EXCHANGE	CAPACITY		REMARKS
1	BARKHAN	400	lines	
2	DAL BANDIN EXPANSION FROM 400-2000	1600	"	
3	DERA BUGHTI	1000	"	
4	INDUSTRIAL ESTATE QUETTA	500	"	
5	KALA TUK	500	"	
6	KAWAS	400	"	
7	KHANOZAI	400	"	
8	KHARAN EXPAN. 500-1000	500	"	
9	LORALAI EXPAN. 1200-1700	500	"	
10	MAND	1000	"	
11	PASNI EXPAN. 400-1400	1000	"	
12	SHARAK	500	"	
13	SUI	500	"	
14	TASP & KHUDA BADAN	1300	"	
15	TURBAT-II	1000	"	
16	WINDAR	500	"	
17	USTA MHHAMMAD-II	1000	"	
18	BELA EXPAN. 100-300	200	"	
19	D.M. JAMALI EXPAN. 300-500	200	"	
20	JIWANI 100-400	300	"	
21	LEHRI	100	"	
22	HURAMZAI	400	"	
23	KUCHLAK	600	"	COMMISSIONED
24	SHEIKH MANDA	1000	"	COMMISSIONED
25	KILLI KARBALLA	400	"	COMMISSIONED
26	DUKI EXPAN. 300-600	300	"	COMMISSIONED
27	KOHLU	200	"	COMMISSIONED
28	WADH	400	"	COMMISSIONED
29	HARNAI	300	"	COMMISSIONED
30	TAFTAN EXPAN. 200-300	100	"	COMMISSIONED
31	GAWADAR EXPAN. 1000-1500	500	"	COMMISSIONED
32	ORMARA	400	"	COMMISSIONED
33	BULEDA	400	"	COMMISSIONED
34	NOSHKI EXPAN. 1200-2000	800	"	
	TOTAL	19,200	Lines	

Other than above following 18 Rural Digital/Manual exchanges are also being installed in Rural Areas of Balochistan during the current financial year 1993-94.

S.No.	NAME OF EXCHANGE	CAPACITY		TYPE
1	AHMAD WAL	200	Lines	Digital
2	ALO ZAI	200	"	"
3	CHAGI	200	"	"
4	HAJIAN SHAKAR ZAI	200	"	"
5	KILLA ABDULLAH	200	"	"
6	LAJWAR	200	"	"
7	MALE ZAI	200	"	"
8	MALIK YAR	200	"	"
9	MAZAI ADIAH	200	"	"
10	PIR ALI ZAI	200	"	"
11	SEGAI	200	"	"
12	SHADE ZAI	200	"	"
13	SURAB	200	"	"
14	YARU	200	"	"
15	ASIABAD	50	"	C.B
16	HOSHAD	50	"	C.B
17	KILARO	50	"	C.B
18	TOYBA	50	"	C.B

Annual Development Programme for next financial year (1994-95) is not yet finalized by PTC.

105. *Syed Faseih Iqbal : Will the Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis be pleased to state the details of the projects completed for the welfare of labourers in the country so far, with province-wise break-up?

Mr. Ghulam Akbar Lasi: The detailed information of Schemes completed (Province-wise) for the welfare of labourers in the country is at Annex-A.

Annex-A

PROVINCE-WISE DEVELOPMENT SCHEMES OF WORKERS WELFARE FUND

Province	No. of plots developed	No. of Houses/Flats constructed	Other schemes completed
Punjab	23,665	1,312	1 Community Centre 14 Primary Schools
Sindh	13,399	4,484	2 Community Centres 4 Industrial homes 2 Creches Centres 3 Sectt. Training Centre
N.W.F.P.	1,800	1,086	1 Sectt. Training Centre 2 Industrial Homes 2 Bachelor Hostels 5 Community Centres 1 Creches Centre
Balochistan	638	329	12 Middle School 16 Barracks, One Labour House 5 Dispensaries 2 Mobile Dispensaries & a Ward in Distt. H.Qs Hospital at Quetta 4 Ambulances 5 Community Centres
Total:—	39,502	7,211	

106. *Akhunzada Behrawar Saeed: Will the Minister for Local Government and Rural Development be pleased to state:

(a) the time by which my funds for development schemes for the year 1992-93 will be released; and

(b) whether it is a fact that the payments to be contractors have been withheld for the work done during the year 1991-92, if so, its reasons?

Syed Iqbal Haider: (a) Most of the funds for the schemes approved during 1992-93 proposed by the Member of Parliament have been released. However in case of Akhunzada Behrawar Saeed, Senator- NWFP funds amounting to Rs. 8.197 million for 129 schemes approved on 14-03-1993 were released to the Govt. of NWFP. Later-on, on the instruction of Caretaker Governmnet this amount was frozen as the Senator was contesting election to a National Assembly Seat. In this regard a summary has been submitted to the Prime Minister of Pakistan for a decision. The decision is still awaited.

(b) The Cabinet in its meeting held on 7-9-1993 decided, not to release funds for any Tameer-e-Watan Programme schemes from any level for the schemes proposed by Ex-MNA or the Senator contesting election to a National/Provincial Assembly seat.

107. *Akhunzada Behrawar Saeed: Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) the criteria for installation of a VHF connection; and

(b) the number of VHF connections recommended by me out of my quota for the year, 1991-92, 1992-93 and 1993-94 and the time by which these connections will be installed?

Mr. Ghulam Akbar Lasi: (a) The criteria fixed by the Government for installation of a VHF (PCO) is as under:

1. Population of the locality

Punjab	5000
Sindh	3500
NWFP	3000
Balochistan	1500

2. The availability of commercial power supply at the place

3. Distance from the existing PCO and telephone exchange to be not less than 3 K.Ms.

4. To be installed in a public place like post office, school, dispensary and union council.

(b) VHF connections recommended for the year:

1991-92	=	05
1992-93	=	05
1993-94	=	04
Total:		14

Seven PCOs have been commissioned. The remaining will be commissioned on receipt of VHF equipment from abroad, which is expected to be delivered in the month of February, 1994.

108. *Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir: Will the Minister for Communications be pleased to state whether the design of the Lahore Islamabad Motorway is being modified, if so, its details?

Mr. Ghulam Akbar Lasi: Design of Motorway is being modified

upto the extent that only 4 lane now will be paved instead of 6 lanes. All other design standards of Motorway will remain unchanged.

109. *Subedar Khan Mandokhel: Will the Minister for Education be pleased to state the steps taken so for by the government to open the educational institutions in sector G-11/1 and G-11/2, Islamabad?

Syed Khursheed Ahmad Shah: A development scheme for establishment of new Educational Institutions in the Sectors G-11/1 and G-11/2 is under process. However, the Educational Institutions in vicinity of Sector G-11 are facilitating the admission of children from the sector.

110. *Mr. Shahzad Gul: Will the Minister for Local Government and Rural Development be pleased to state:

(a) whether it is a fact that an amount of Rs.0.400 million and Rs. 2,250 million was sanctioned and released under the Tammer-e-Wattan Programme for the construction of Bridge over Pipal Khawar in Mardan District and 11 other schemes sponsored by me during the year 1991-92 and 1992-93, respectively, if so, whether the amount has been placed at the disposal of the executing agencies, if not, the reasons thereof and the time by which the said amount will be released; and

(b) whether it is also a fact that funds allocated under the Tammeer-e-Wattan Programme are not lapsable?

Syed Iqbal Haider: (a) The schemes titled "Completion of bridge on Pipal Khawar" costing Rs.0.40 million proposed by Mr. Shahzad Gul, Senator - NWFP was approved by the Federal Development Committee on 14-3-1993. The funds for the said scheme were released and placed at the disposal of the

concerned executing agency on 12-7-1993. As far as the question of Rs. 2.250 million for 11 schemes is concerned , this approval was accorded by the Federal Development Committee on 10-2-1993 and the requisite funds were released on 15-3-1993, to the concerned executing agency.

(b) It is not correct the funds allocated under Tameer-e-Wattan Programme are lapsable.

111. ***Mr. Shahzad Gul:** Will the Minister for Local Government and Rural Development be pleased to state:

(a) whether it is a fact that an amount of Rs.6.9 millions were approved by the Federal Development Committee on 29-3-1993 for the schemes sponsored by me;

(b) Is it also a fact that the said amount has not so far been released to the executing agency if so, the reasons therefor; and

(c) the steps taken by the Ministry for the release of the said amount and the time by which the said amount will be released?

Syed Iqbal Haider: (a) Yes: 41 schemes costing Rs. 6.9 million were approved by the Federal Development Committee on 29-9-1993.

(b) it is true that the requisite funds have not been released to the executing agency so far because the funds have not been transferred to the PLA of this Ministry.

(c) this Ministry is in constant touch with the Ministry of Finance for release of the said amount and the funds would be released in a fortnight.

112. ***Mr. Shahzad Gul:** Will the Minister for Communication be pleased to state:

(a) the total number of long distance Public Call Offices installed in Mardan Division out of quota of Senators and MNAs and Ministers during the years 1991-92 and 1992-93 separately:

(b) the dates separately of the approval/sanction, installation of towers, the supply of necessary radio equipments and the starting/functioning of these log distance PCOs with their telephone numbers out of quota of each Senator, MNA and Ministers/Ministers of State; and

(c) the reasons why the radio equipment has not so far been provided/installed in the PCOs recommended by me out of my quota?

Mr. Ghulam Akbar Lasi: (a) Total long distance PCOs installed in Mardan Division duirng 1991-93 =36

Detail is as under:

Name of Representative	Installation Status 91-92	Installation Status 92-93	Total
Minister of State for Communications.	—	12	12
MNAs	15	03	18
Senators	06	—	06
Total:	21	15	36

(b) The date-wise information is available in the Annexure "A" and the detail of locations where towers have been errected is given in the Annexure "B".

(c) The VHF equipment is not available with PTC. The delivery of VHF equipment which is being imported, is expected in mid-Feb., 1994.

ANNEXURE "A"

S.No.	Recommended by	Name of PCO	Date of Sanction/ approval	Date of install-ation	Phone No.	Remarks
1.	Minister of State for Communication	Alam Kang	20-3-93	29-3-93	KTG-363	
2.		Khadi Killi	20-3-93	29-3-93	MDN-65853	
3.		Mian Gul (Rai Mahal)	20-3-93	29-3-93	MDN-65899	
4.		Chanchano Khat	20-3-93	30-3-93	MDN-66003	
5.		Amazai (Gumbat)	20-3-93	30-3-93	MDN-65854	
6.		Tapa Kamalzai	20-3-93	29-3-93	MDN-65276	
7.		Ghatli Mahal	20-3-93	29-3-93	MDN-65957	
8.		Mamaji Killi	20-3-93	28-3-93	MDN-65799	
9.		Toru Mora	06-06-93	30-6-93	MDN-62446	
10.		Sangi Marmar	06-06-93	27-7-93	MDN-64401	
11.		Qasim Mera	06-06-93	21-7-93	MDN-62717	
12.		Baja Chowk	06-06-93	27-7-93	MDN-63027	
MNA's cases 1991-92						
1.	Mr. Muhammad Azam Khan	Shakar Dhand	16-11-91	16-11-91	MDN-64093	
2.	-do-	Sarmast Killi	25-09-91	25-09-91	MDN-64122	
3.	-do-	Kas Killi Town	09-07-92	27-07-92	MDN-65955	

S.NO.	Recommended by	Name of PCO	Date of Sanction/approval	Date of install-ation	PhoneNo.	Remarks
4.	Haji Sarfaraz Khan	Taja	20-06-91	28-07-91	SWB-949	
5.	-do-	Ghano Dheri	21-01-92	13-04-92	MDN-63271	
6.	Haji Sarfaraz Khan	Saru Shah	02-02-92	29-03-92	MDN-63807	
7.	-do-	Mizar Shah Jangas	22-07-92	30-01-93	MDN-65457	
8.	-do-	Kati Ghari	30-09-92	30-01-93	KTG-94324	
9.	Haji Rehmanullah Khan	Naranjee	21-07-91	21-10-91	NWK-2896	
10.	-do-	Dowk	13-08-91	03-10-91	GDN-569	
11.	-do-	Kot Akazai	25-09-91	30-10-91	SWB-483	
12.	-do-	Utla	09-07-92	07-04-93	GDN-580	
13.	Syed Yousaf Hussan	Khairabad	03-07-91	18-09-91	MDN-62781	
14.	-do-	Jalalabad	20-01-92	03-03-92	MDN-64112	
15.	Mr. Najmud Din Khan	Sadiqabad	08-06-92	27-08-92	MDN-65506	
MNA's cases 1992-93						
1.	Haji Sarfaraz Khan	Kotkai	29-09-92	06-02-93	KTG-94335	
2.	Haji Rehmanullah Khan	Shakil Abad	01-10-92	18-01-93	NWK-2089	
3.	-do-	Kunda	05-09-92	02-03-93	SWB-2977	
Senators cases 1991-92						
1.	Mr. Anwar Saifullah Khan	Karimabad	07-01-92	01-05-92	MDN-63564	
2.	Mr. Abdul Khaliq Khan	Milki Banda	19-09-91	19-09-91	MDN-64115	
3.	Mr. Muhammad Ali Khan Hoti	Sollat Abad	29-05-91	03-07-91	MDN-63364	
4.	-do-	Wali Abad	23-04-92	11-08-92	MDN-64250	
5.	-do-	Jhamra	18-05-92	03-10-92	MDN-64592	
6.	Haji Gul Sher	Rashaka	18-01-92	14-02-92	MDN-61783	

ANNEXURE "B"

S.NO.	RECOMMENDED BY	NAME OF PCO	DATE OF APPROVAL/ SANCTION	DATE OF ERRECTION OF TOWER	REMARKS
MNA's CASES 1992-93					
1.	Haji Sarfaraz Khan	Guli Bagh	6-12-92	16-12-92	Tower errected VHF equipment not available which is expected to be delivered in mid of Feb, 94.
2.	-do-	Hussai Jansaid Killi	6-12-92	18-12-92	-do-
3.	-do-	Kudari	30-01-93	08-03-93	-do-
4.	-do-	Bada	30-01-93	08-03-93	-do-
5.	Haji Rehmanullah Khan	Pao Banai	05-09-92	23-09-92	-do-
6.	-do-	Rafiqabad	18-08-92	27-09-92	-do-
7.	-do-	Jalsai	27-08-92	15-11-92	The commissioning is pending due to non payment of demand note.
Senators cases 1991-92					
1.	Mr. Shahzad Gul	Pirabad	20-12-92	28-0193	Tower errected VHF equipment not available which is expected to be delivered in mid of Feb, 94.
2.	-do-	Kaka Abad	28-01-93	07-03-93	-do-
Senators cases 1992-93					
1.	Mr. Abdul Khaliq Khan	Kall	29-09-92	10-10-92	-do-
2.	Mr. Muhammad Ali Khan Hoti	Malik Abad	11-05-93	23-06-93	-do-
3.	Mr. Abdul Wahid Khan	Pabinai	13-02-93	10-03-93	-do-

113. *Haji Malik Faridullah Khan: Will the Minister for Education be pleased to state:

(a) the total number of the employees of the Allama Iqbal Open University indicating also the number of employees belonging to FATA/Northern Areas; and

(b) whether it is also a fact that provincial/regional quota is not observed while making appointments in Allama Iqbal Open University?

Syed Khursheed Ahmad Shah: (a) A total of 1017 employees are serving in the Allama Iqbal Open University as per details given below:-

(i)	Headquarters	=	813
(ii)	Regions	=	204
	Total	=	1017

Out of the above, the number of employees belonging to FATA/Northern Areas are as follows:-

(i)	Headquarters	=	11
(ii)	Regions	=	07
	Total	=	18

(b) The University always adheres to maintain the Provincial/Regional Quota for making recruitment to various posts. However, where the qualified/professional staff is not available in a particular field, the recruitment is made on merit.

114. *Prof. Khurshid Ahmed: Will the Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the new premises for NIRC built in

Islamabad at an expense of over 20 million Rupees have been found defective and unsuitable;

(b) whether it is also a fact that arrangements for gas pipeline, garrage and mosque do not exist;

(c) the number of cases instituted, disposed of and pending before NIRC since last five years with year-wise break-up;

(d) number of sanctioned posts of members of NIRC and the number of members in position; and

(e) whether there is any proposal under consideraiton of the government to increase the number of members of the Commission?

Mr. Ghulam Akbar Lasi: (a) It is not a fact that the new premises for NIRC built in Isalamabad have been found defective and unsuitable. The factual position is that the construction of the NIRC building has been commissioned through the Pak P.W.D., a Government agency. As per plan, the building was, to be completed by 15-1-1993, but it could not be done so within the stipulated period owing to paucity of funds and also due to non-allocation/release of the budget as per schedule because of financial constraints. It would, therefore, be quite premature to say that the building is defective/unsuitable, particularly when the completion certificate has not yet beengiven. The Commission had to shift into the new building even before its completion due to various exigencies including de-hiring of the previous building under its occupation. There is no major defect in the construction work of the building. However, minor defects in the buildng have been pointed out to the Pak. P.W. D. for rectification thereof.

(b) Due to lack of funds, the gas pipeline could not be laid down

earlier, but the same is being done now, as proportionate funds have now been released/made available by the Government. A shed has been erected for parking of the Vehicles. A room has also been reserved in the building for a mosque to facilitate the people for saying prayer.

(c) The detail of the cases instituted, disposed of and pending with the Commission and their break-up for the last five years is given as follows:

Year	Brought forward	Cases received	Total	Cases disposed of	Balance
1989	1414	5014	6428	3686	2742
1990	2742	6451	9193	4724	4469
1991	4469	4409	8878	5300	3578
1992	3553	6529	10082	6126	3956
1993	3999	4053	8052	4644	3408

(d) There are six sanctioned posts of Members (BPS-20) in the NIRC. One among them is designated as Senior Member (BPS-21) who in the absence of the Chairman performs his functions. At present three Members are in position, two on regular basis and one on current charge basis whose case for regular appointment has already been submitted to the competent authority. For the remaining three posts of members, the Provincial Government of Punjab, Sindh and Balochistan have been requested to furnish suitable panels of names of judicial officers for appointment as Members (BPS-20), against the available posts in the NIRC. The matter is being persued vigorously with the authorities concerned. However, on receipt of the nominations, the appointments of Members will be made immediately with the approval of the competent authority.

(e) According to the Industrial Relations Ordinance, 1969, the Commission shall consist of six Members and a Chairman. According to that

composition, the Commission undertakes its duties/functions as per law. Nevertheless, there is, at present, no proposal under consideration of the Labour Wing to increase the number of regular Members of the National industrial Relations Commission (NIRC).

115. *Dr. Muhammad Rehan: Will the Minister for Communications be pleased to state how many P.C.Os have been completed with installation of VHF equipments recommeneded by me during the year 1993 and whether these have been commissioned, if not, the time by which these will start functioning?

Mr. Ghulam Akbar Lasi: One PCO at village Pongi Banda has been commissioned from Telephone Exchange Doaba with Telephone No. 78 out of quota for the year 1992-93. Remaining four PCOs will be installed/ commissioned subject to availability of VHF equipment and fulfilment of criteria of the recommended locations.

116. *Dr. Muhammad Rehan: Will the Minister for Local Government and Rural Development be pleased to state whether it is a fact that funds amounting Rs. 1.4 millions approximately released by the Government for schemes recommended by me in 1992-93 in Nowshera District have not been provided to the Executing Agency i.e. Pak. P.W.D. uptil now?

Syed Iqbal Haider: 46 schemes costing Rs.5, 640 million proposed by Dr. Muhammad Rehan, Senator - NWFP were approved by the Federal Development Committee on 10th February, 1993, including two schemes costing Rs. 1,600 million pertaining to District Nowshera, as indicated by the Senator in the question. The requisite funds were released to the executing agencies concerned on 15th March, 1993.

Out of the total approved amount i.e. Rs.5,640 million, Rs.1.600 million were released to District Council Nowshera through the Local Government and Rural Development Department for the above two schemes.

Later on, at the request of the Senator the Executing Agency was changed to Pak: PWD Peshawar. The Government of NWFP was informed accordingly with the request to transfer Rs.1.600 million to Pak;PWD;Peshawar.

117. *Mir Abdul Jabbar: Will the Minister for Education be pleased to state the name of provinces where Primary Education is imparted in mother language?

Syed Khursheed Ahmad Shah: Education is on the concurrent list of the Constitution of the Country. As per policy/practice, the medium of instruction is either national language, provincial language, or English.

In Sindh, two mother languages i.e. Urdu and Sindhi are used as medium of instruction. From class-III onward both categories of students learn easy courses of Urdu/Sindhi without disturbing their original medium of instruction.

In NWFP, Pushto is used in seven districts as medium of instrcution and in the rest, Urdu is the medium. However, Pushto is used as general medium of communication all over the province.

In Balochistan, Urdu alongwith Provincial languages (Balochi, Brahavi and Pushto) remained medium of instruction for two years. Now this province has reverted to Urdu from the current academic session i.e. 1993-94.

In Punjab, Primary Education is imparted in Urdu.

In Federal Schools, Urdu and English are used as medium of instruction.

There is a very small number of schools throughout the country where

English is used as medium of instruction.

118. ***Syed Ali Haider:** Will the Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis be pleased to state:

(a) number of Employees registered under employees old age benefit scheme during the last five years with province-wise and year-wise break-up;

(b) the province-wise allocations of funds collected by this institution upto 31-12-1993 indicating also number of such employees who have been paid pension;

(c) the surplus amount as on 31-12-1993 and the procedure of its investments; and

(d) province-wise details of employees of the institution with the number of employees belonging to Urban/rural Sindh?

Mr. Ghulam Akbar Lasi: (a) Break-up in respect of the number of employees by province and year registered under Employees ' Old-Age Benefits Scheme during the last 5 years is enclosed at Annexure - 'A'.

(b) No allocation of funds collected by the Institution is made on provincial basis. The number of employees who have been paid pension province-wise may be seen at Annexure-'B'.

(c) The surplus amount as on 31-12-1993, amounted to Rs.9,149,417 million. The investment of surplus funds is made according to EOB (Investment) Rules, 1979, and Government instructions on the subject. There is also a tripartite Investment Committee composed of the members of the Board ofTrustees which advises on investment matters.

(d) Province-wise details of employees of the Institution with the number of employees blonging to Urban-Rural Sindh is as under:-

Punjab	=	276
Sindh (Urban)	=	217
Sindh (Rural)	=-	86
N.W.F.P.	=	74
Balochistan	=	24
FATA/NA	=	3
AJK	=	9
	Total:	689

ANNEXURE-'A':

NO OF EMPLOYEES RECISTERED (PI-03 CARDS/CERTIFICATES ISSUED)

	AS ON 30-6-1989	AS ON 30-6-1990	AS ON 30-6-1991	AS ON 30-6-1992	AS ON 30-6-1993	AS ON 31-12-1993
SINDH	264,747	294,425	320,243	353,295	377,072	387,491
PUNJAB	334,929	364,962	406,834	444,595	480,956	497,882
N.W.F.P.	60,511	60,849	62,574	65,602	69,826	72,264
BALUCHIS-TAN.	15,211	16,256	17,096	17,617	18,481	18,645
TOTAL:-	675,398	736,492	806,747	881,109	946,335	976,282

Annexure-"B"

	PROVINCES	NO. OF PENSIONERS PROVINCE WISE AS ON 31-12-1993
1.	SINDH	36,313
2.	PUNJAB	51,157 (These include three old-age grantees).
3.	N.W.F.P.	9,830
4.	BALUCHISTAN	1,708
	TOTAL:-	99,008

119. *Mr. Alam Sher Khan: Will the Minister for Communications be pleased to state whether the Government has any programme to extend NWD facilities to the following Tehsils Headquarters in South Waziristan Agency:

1. Tairza.
2. Sara Rogha.
3. Sarwakai.
4. Ladha.
5. Makin.

If so, when?

Mr. Ghulam Akbar Lasi: Yes. NWD facilities for Tiarza. Sara Rogha and Sarwakai are planned to be provided during ADP-1994-95. Similar facilities to the other two stations are not planned as yet, but expected to be provided during the ADP 1995-96.

120. *Prof. Khurshid Ahmad: Will the Minister for Communications be pleased to state whether it is correct that during the last days of caretaker Government Rs. 2.5 billion were advanced to a Turkish Firm as "Mobilization Advance" for the construction of second phase of Motorway from Islamabad to Peshawar. If so, what was the justification for that, who authorised that and whataction has been taken against those who are responsible for it?

Mr. Ghulam Akbar Lasi: (a) No. Rs. 636 million were paid to M/s Bas...dir Construction Inc. (part payment of Mobilization Advance) in local currency on 13, October, 1993.

(b) The mobilization advance was paid in accordance with provision of the contract agreement.

(c) The then Caretaker Prime Minister accorded approval for go ahead of the project on 21 September, 1993. The payment had been duly processed and released with approval of the competent Authority Since the payment was made as per agreement, it called for no action against any official.

121. ***Mr. Fateh Muhammad Khan:** Will the Minister for Communications be pleased to state whether it is a fact that VHF, PCOs installed in villages Dartian, Najafpur and Bhirreh, Khanpur, Hazara remain often out of order and provisional monthly bills are sent to the subscribers, if so, its reasons and the steps taken for removing defects?

Mr. Ghulam Akbar Lasi: (1) PCO telephone No. 3682 (Darthian) working from Taxila Telephone Exchange on VHF is functioning properly.

(2) PCO telephone No. 4281 (Najaf Pur) working from Taxila Telephone Exchange was closed on 6-12-1993 due to non-payment of telephone bills.

(3) PCO telephone No. 4280 (Bhirreh) working from Taxila Telephone exchange was closed on 1-9-1993 due to non-payment of telephone bills.

122. ***Akhunzada Behrawar Saeed:** Will the Minister for Local Government and Rural Development be pleased to state whether it is a fact that there is any proposal under consideration of the Government for making changes in the Local Government system, if so, its details?

Syed Iqbal Haider: Various proposals for strengthening and empowering Local Governments are under consideration. The concept of new social contract provinces for decentralisation and transfer of powers till the

gross-root level of the Local Government. A task force on this subject has formulated its preliminary recommendations and is continuing to consider further proposals on this subject.

123. *Hafiz Hussain Ahmed: Will the Minister for Law, Justice and Parliamentary Affairs be pleased to state the names of the candidates debarred from contesting the last general elections being defaulters indicating also the details of amounts outstanding against each at that time?

Syed Iqbal Haider: There were eighteen persons whose nomination papers had been rejected and who had been debarrred from contesting elections to the National Assembly and the Provincial Assembly on account of default in the payment of loan over one million rupees. Of these, 11 persons filed their nomination papers for National Assembly and seven for the Provincial Assembly elections. The names of persons whose nomination papers were rejected and the amount of loan outstanding against them are as under:

(1)	Mr. Muhammad Aslam Butt	Rs.6.001 million
(2)	Mr. Sohail Zia Butt	Rs. 13.285 million
(3)	Ch. Hakim Ali	Rs.67.250 million
(4)	Mr. Akbar Ali Bhatti.	Rs.130.00 million
(5)	Mir Fazal Haque Khan	Over one million
(6)	Mr. Abdul Khaliq Allahwala	Rs.3.381 million
(7)	Mir Dad Muhammad Khan	Rs.3.237 million
(8)	Mr. Ghulam Muhammad Khan	Rs.8.668 million
(9)	Mr. Khursheed Ahmed Jogezai.	Over 1 million
(10)	Mr. Aurangzeb Jogezai	Over 1 million.

(11)	Mr. Ejaz Ali Khan Jatoi	Amount not known

2 In addition, the names of persons, whose nominatin papers were rejected on the ground that they did not sign the declaration, are also given hereunder:-

(1)	Mr. Islamuddin Sheikh (Two)	Amount not known
(2)	Mr. Taj Muhammad Jamali	-do-
(3)	Mr. Tariq Aziz Burior	-do-
(4)	Mr. Muhammad Hanif	-do-
(5)	Mr. Nasir Hussain.	-do-
(6)	Mr. Sarfraz Raja	-do-
(7)	Mr. Liaquat Ali Khan Jatoi.	-do-

124. *Mian Alam Ali Laleka: Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the Telephone Exchange, Rawat, Federal Capital Area, has been given a separate code No. 05777 and placed under the control of G.M. Lahore; and

(b) whether it is also a fact that the Telephone Exchange at Sihala and Humak in the Federal Capital Area are directly connected with Islamabad and Rawalpindi, if so, the time by which Telephone Exchange, Rawat, will be linked directly with Islamabad and Rawalpindi?

Mr. Ghulam Akbar Lasi: (a) Yes. Rawat Exchange falls in the jurisdiction of General Manager Central Telecommunications Region, Lahore.

(b) Yes. At present, there is no proposal to directly connect

Rawat with Rawalpindi and Islamabad.

125. *Mr. Bostan Ali Hoti: Will the Minister for Communications be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the government to change the nomenclature of the employees working in Pakistan postal services corporation, having three years diploma of Associate Engineer in Architecture Technolgy, from Senior Draughtsman to sub-Engineeer (Architecture), if so, when?

Mr. Ghulam Akbar Lasi: No.

126. *Mian Alam Ali Laleka: Will the Minister for Communication be pleased to refer to Senate Starred Questions No. 38 and 1 replied on 24th December, 1992, and 17th August, 1993, respectively and state;

(a) the present stage of work done on the conversion of existing EMD Telephone Exchange with Digital Exchange, Morgah, Rawalpindi;

(b) whether necessary equipments have been sent at the site and work started, if not, its reasons; and

(c) the names of telephone exchanges in Rawalpindi and Islamabad converted into Digital Exchanges during the current financial year?

Mr. Ghulam Akbar Lasi: (a) Engineering Survey completed.

_ Equipment ordered.

_ Building modification in progress.

(b) The equipment has been partially delivered. Balance equipment is under production/procurement and will be ready for delivery at site in March, 1994.

(c) Humak.

127. *Prof. Khurshid Ahmad: Will the Minister for Law, Justice and Parliamentary Affairs be pleased to state whether it is a fact that Government had imposed restriction in 1988 on the publication of judgements in PLD and other Law Journals, if so, its details and the reasons for this restriction?

Syed Iqbal Haider: The Government had imposed no restrictions on such publication in 1988. However, the Law Reports Act, 1875 (XVIII of 1875), was amended by the Law Reports(Amendment) Act, 1989 (Act No. II of 1990), to control the mushroom growth of law reports and law journals in the country and the indiscriminate selection for reporting of cases which were not decisions of the first impression or did not decide new questions of law.

Mr. Chairman: Yes. Dr. Bisharat Elahi Sahib.

جناب ڈاکٹر بشارت الٰہی۔ جناب چیئرمین آپ نے question hour تو ختم کر دیا
لیکن یہ جو ڈسکشن فنڈز کے متعلق اور پالیسی کے متعلق ۔that has not left anybody wiser.

Mr. Chairman: I know but this is what the policy is.

Dr. Bisharat Elahi: Syed Iqbal Haider has been completely confused. I want to bring it on record. Most of the things which he has siad are not relevant. He does not know what he is saying because he has kept on changing his statement and the last time when we were briefed in the Parliament in the Committee Room No.2 where the people from the Ministry of Local Bodieswere there, Syed Iqbal Haider was there and some other Ministers were there, what they said was entirely contradictory to what Syed Iqbal Haider has said. I think the Government is not clear or at least Syed Iqbal Haider is not clear as to what the Government policy is.

جناب چیئرمین۔ ایک منٹ وہ بات یہ کہتے ہیں کہ جہاں پچیس فیصد تک ہوگیا ہے ۔ کام وہ سکیم ہم چلنے دیں گے۔

ڈاکٹر بشارت الٰہی ۔ کس سال کا؟

Mr. Chairman: It is 1992-93 and before.

جناب ڈاکٹر بشارت الٰہیٰ۔نہیں ، جی وہ تو 1992-93 کی تو کئی ابھی جنوری میں approve ہوئی ہیں ۔

جناب چیئرمین۔ ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں کہ میں وضاحت کرتا ہوں ۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی۔ بات یہ ہے کہ جتنی سکیمیں پرانی ہیں ، چاہے وہ 88 سے لے کر اب تو ایسے بھی ہوا ہے کہ اگر آپ اس کا سروے کریں تو آپ کو محسوس ہوگا کہ میرے اپنے حلقے میں جو سکیمیں میں نے دی تھی وہ 50 فیصد مکمل تھیں اور میاں نواز شریف کی حکومت نے آگے نہیں بڑھنے دیا۔ انہوں نے روک دی تھیں ۔

جناب عبدالرحمان جمالی۔ کورم نہیں ہے ۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی۔ آپ جب تک بات کرنا چاہتے ہیں کرتے رہتے ہیں ، سننا چاہتے ہی نہیں تو اس طریقہ کار کو یہ سیدھی سی بات ہے کہ جن سکیموں میں پچیس فیصد خرچ ہو چکا ہے ۔

(Interruption)

جناب چیئرمین۔ لا منسٹر صاحب in the meantime ان کو واپس لانے کی کوشش کریں ۔

(Interruption)

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی۔ کہ پچیس فیصد تک جن سکیموں پر کام ہو چکا ہے وہ آگے چلیں گی جو پچیس سے کم ہیں چاہے کسی سال کی ہیں وہ ختم ہو چکی ہیں ان میں کوئی فنڈ نہیں دیئے جائیں گے وہ ڈراپ ہو چکی ہیں ۔This is the decision of the Cabinet

جناب چیئرمین۔ ڈاکٹر صاحب دیکھیں حکومت نے جو وضاحت کی ہے میرے خیال میں مناسب یہ ہوگا کہ ہفتے والے دن آپ میٹنگ کر لیں کمیٹی کی اس میں مزید آپ اس کو ڈسکس کر لیں کیونکہ یہاں پر تو مشکل ہے ڈسکس کرنا۔

جناب ڈاکٹر بشارت الہیٰ۔ نہیں، وہاں پر بار بار ڈسکس کیا ہے۔

There is utter confusion in the rank of the Government.

جناب چیئرمین۔ نہیں گورنمنٹ یہ کہہ رہی ہے۔

(Interruption)

جناب ڈاکٹر بشارت الہیٰ۔ ابھی یہ جو کہہ رہے ہیں کہ ختم ہو گئی ہیں۔

جناب چیئرمین۔ تو یہ کہہ رہے ہیں۔

جناب ڈاکٹر بشارت الہیٰ۔ ابھی ایک مہینہ پہلے انہوں نے approve کی ہیں تو وہ approve ہو کر ساتھ ہی ختم ہو گئی۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب والا! وہ اور بات ہے یہ سکیمیں نہیں رہے جو سکیمیں پہلے پڑی ہوئی تھیں سابقہ ادوار کی۔۔

جناب ڈاکٹر بشارت الہیٰ۔ کس سال کی میں بات کر رہا ہوں۔ آپ یہ بتائیے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ اس سال کی تو ابھی شروع ہو رہی ہیں۔ اس کی تو بات کرنا ہی بیکار ہے۔

Mr. Chairman: What Iqbal Haider, had said was that 1992-93 and before.

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Sir, 1993-94 is a different phenomena, and 1991-1992...

اور وہ اس کے سابقہ دور کی جو پڑی ہیں ان پر ایک کیبنٹ کا فیصلہ آ چکا ہے کہ جو پچیس فیصد تک مکمل ہیں جن کے فنڈز ریلیز ہونے تھے اور اس کے بعد پچیس فیصد کام ہو چکا ہے زمین پر

یعنی practically that has taken place ان میں تو فنڈز بھی دیئے جائیں گے اور وہ مکمل کی جائیں گی اور جو پچیس فیصد سے کم کام ہوا ہے یا وہاں کام ہی نہیں ہوا ' چاہے پیسے sanction ہو چکے ہیں ' پریکٹلی لینڈ پر کام نہیں کیا وہ ختم ہو چکی ہے وہ ختم ہو چکی ہے ۔

جناب چیئرمین۔ وہی بات میں نے کہی تھی وہی بات آگئی۔ so there policy is کہ 1992-93 and before یعنی کیا 1991-92 ہے ۔

جناب ڈاکٹر بشارت الہیٰ۔ ابھی کچھ سکیموں کی ایک approval آئی ہے ۔ hardly four weeks ago. Then what was the idea of approving those schemes when they have already decided... کہ ان پر 25 فیصد کام نہیں ہوا ۔ ان پر فنڈ نہیں ریلیز ہوئے ۔

جناب چیئرمین۔ اس پر ڈاکٹر صاحب دیکھیں کہ یہ تو بحث کی بات ہے۔

Dr. Bisharat Elahi: No, no. We have not been given any funds for 1993-94. Let me make it very clear and I can bet my botton dollar on this that. یہ جو منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں غلط کہہ رہے ہیں ۔

(Interruptions)

جناب چیئرمین۔ جنرل صاحب ! آپ اس پر میرے خیال میں I would request you کہ ہفتے والے دن ایک دن کی میٹنگ کرا دیں تاکہ کلیئر ہو جائے ان کے جو سوالات جوابات ہیں پتہ تو چلے کہ کیا ہے They are still confused . I think the Government policy as explained by Dr. Sahib and Iqbal Haider appears to me what he is saying. کہ 25 فیصد جہاں پر کام ہو گیا ہے وہ چلائیں گے باقی چاہے فنڈز منظور ہوئے یا نہیں ہوئے ختم ہیں۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Baber: That is what was discussed.

Mr. Chairman: But in spite of that I think let there be an interaction between the Members and them. Let there be a committee.

Maj. Gen.(Retd.) Naseerullah Khan Babar: We will do that.

جناب چیئرمین۔ میرا خیال ہے ہفتے والے دن ایک اور میٹنگ کرلیں تاکہ یہ کلیئر ہو جائے آپ کی باتیں جو یہ سال ہے یہ وہاں discuss ہو جائے ۔ یہاں تو میں نہیں کروا سکتا ۔ جی جناب احسان شاہ صاحب ۔

سید احسان شاہ ۔جناب چیئرمین کورم نہیں ہے جی ۔

جناب چیئرمین۔ دیکھیں جی کورم ہے کہ نہیں، کورم دیکھ لیں جی ہے کہ نہیں ۔

حافظ حسین احمد ۔ جناب اگر اجلاس دس منٹ تک ملتوی کیا جائے اور ہم اپنے رفقاء کو لیں آئیں تو کیا بہتر نہیں ہے جی ؟

جناب چیئرمین۔ کورم تو دیکھ لیں، گنتی کریں جی، کتنے ہیں جی 19

So, I adjourn the House for 15 minutes.

(The House then adjourned for 15 minutes)

[The House re-assembled after interval with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair]

جناب چیئرمین۔ جی آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں ۔ جی جناب فرمائیے ۔

سید اقبال حیدر ۔ میں مشکور ہوں ممبران سینٹ کا جنہوں نے ہمارے ساتھ تعاون کیا اور واک آؤٹ ختم کرکے ہال میں واپس آئے ہیں اور میں یہاں پہ واضع بیان دینا چاہتا ہوں کہ وہ 25 فیصد کی مکمل ہونے کی شرط کا اطلاق 92-1993 کی جو جمع شدہ سکیمیں ہیں ان پر بالکل نہیں ہو گا۔ ایک دو معاملات ہیں جن سینیٹرز نے انتخابات میں حصہ لیا تھا ان کے بارے میں بھی میں کوشاں ہوں کہ ان کا بھی مسئلہ حل ہو جائے ۔ 92-1993 کی سکیموں کے بارے میں اور یہاں تک 1994-1993 کا تعلق ہے اس کے بارے میں ابھی میں کوئی کمٹمنٹ دینے کی پوزیشن میں نہیں ہوں اور اس میں کوئی شک نہیں کہ جنرل 92-1993 کی سکیموں پہ 25% کی مکمل ہونے کی شرط کا اطلاق نہیں ہوگا ۔ جو سکیمیں یہ دے چکے ہیں یہ منظور ہو چکی ہیں اگر اس کا ایک فیصد بھی

کام نہیں ہوا ہے تب بھی اس کے فنڈز ریلیز کئے جائیں گے اور کئے جا رہے ہیں اس میں کوئی شک و شبہ نہیں اور 93-1994 کے بارے میں ٬ میں کوئی اس وقت غلط بیانی سے کام نہیں لوں گا۔

جناب چیئرمین۔ یہ اچھی بات ہے کہ کم از کم پتہ چل جائے کہ کیا بات ہے تو 1993-94 کے بارے میں کب تک واضح طور پر بتا سکیں گے کہ جی وہاں پر کیا ہے ۔

سید اقبال حیدر۔ میں کوشش کروں گا کہ جلد از جلد ہو اور کوشش کروں گا کہ 20 مارچ سے پہلے ہو تاکہ کسی کو غلط فہمی نہ ہو کہ ہم ان کے ریٹائرڈ ہونے کا انتظار کر رہے ہیں لیکن صرف وہ سینیٹرز جنہوں نے انتخابات میں حصہ لیا ہے ان کا مسئلہ ضرور ہے اس کے لئے میں کوشاں ہوں۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب ابراہیم صاحب ۔

جناب محمد ابراہیم خان۔ جناب والا ! اس سے قبل جب نگران حکومت تھی تب پورے ہاؤس نے اس میں اقتدار اور مخالف دونوں اراکین سینٹ اس وقت واک اوٹ میں شامل تھے اور واک اوُٹ کیا ۔ ڈاکٹر پانیزئی چیئرمین تھی انہوں نے یہ ذمہ داری اٹھائی کہ وہ نگران وزیر اعظم صاحب سےبات کرکے سینٹ کے ممبران کے funds restore کریں گے۔ انہوں نے اگلے اجلاس میں یہ یقین دہانی کرائی کہ نگران وزیر اعظم صاحب سے ہم نے یہ تسلی لی ہے اس واک اُوٹ میں ہمارے ساتھ اقبال حیدر صاحب بھی تھے ۔ اب میں اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وزیر صاحب ہمارے یہ یقین دہانی کرائیں کہ یہ 93-1992 کے فنڈز lapsable نہیں ہیں ۔ اس لئے کہ یہ رکاوٹیں بھی لوکل گورنمنٹ کے دفتروں سے پیدا کی گئی تھیں deliberately پیدا کی گئی تھیں۔ کچھ کام ہوا کچھ نہیں ہوا بلکہ جو وقفہ دیا گیا تھا وہ صرف ایک ہفتے کا کہ اس میں سکیم بھی لائی جائے ٬ اس کی فیزیبیلٹی رپورٹ بھی ہو اور اس کا کاسٹ ایسٹمینٹ بھی ہو جو ممکن ہی نہیں تھا ایک ہفتے میں سمٹ کرنا ۔ میں اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وہ یہ یقین دہانی کرائیں کہ 93-1992 کے فنڈز سینیٹرز کے lapsable نہیں ہیں ۔

جناب چیئرمین۔ جی فرمائیے لاءمنسٹر صاحب ۔

سید اقبال حیدر۔ جی میں مکمل اتفاق کرتا ہوں معزز رکن سے اور میں پہلے بھی یہ

بیان دے چکا ہوں کہ ہم نے واضح طور پہ کہا ہے کہ جو ان کے 40 ملین کی ایلوکیشن ہوئی تھی وہ non-lapsable ہے ۔ یہ lapsable نہیں ہے ۔ یہ فنڈز lapsable نہیں ہیں ۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے جی ۔ so that is all۔

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین ۔ جی جناب آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں ۔ leave applications میں کر لوں ۔ پھر آپ کر لیں ۔ جی ۔ حاجی نور شیر خان صاحب ذاتی مصروفیات کی بناء پر مورخہ 13 تا 15 فروری اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے اس لئے انہوں نے ان تاریخوں کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیاآپ منظور فرماتے ہیں ۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین ۔ ملک محمد قاسم صاحب ناگزیر وجوہات کی بنا پر مورخہ 22 فروری کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے کیا آپ منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین ۔ پروفیسر خورشید احمد صاحب عمرہ کی ادائیگی کے لئے سعودی عرب تشریف لے گئے ہیں اس لئے انہوں نے مورخہ 22 فروری تاحالیہ مکمل اجلاس ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ منظور فرماتے ہیں ۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین ؛ چوہدری شجاعت حسین صاحب ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 24 فروری کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے۔ انہوں نے اس دن کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین ۔ دو منسٹر صاحبان ' احمد مختار صاحب اور مخدوم شہاب الدین صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ 24 تاریخ کو اجلاس میں حاضر نہیں ہو سکیں گے ۔ جی جناب بریگیڈئر

صاحب ۔ بریگیڈئر صاحب کو پہلے میں سن لوں ۔

بریگیڈئر (ریٹائرڈ) ملک محمد حیات۔ ہاؤس سے اور لاءمنسٹر صاحب سے اور آپ سے گزارش کرنا چاہتاہوں کہ معاملہ جو ہے ڈویلپمنٹ ورکس کا یہ کافی serious ہو گیا ہے اور لوگوں کو بہت سے شکوک و شبہات ہیں، گورنمنٹ نے ایک اچھی پالیسی دی ہے لیکن میں یہ گزارش کروں گا کہ اگر اس کو اتوار کو زیر بحث لایا جائے تو بہتر ہو گا۔

جناب چیئرمین۔ کیوں جی ۔ لاءمنسٹر صاحب یہ فرما رہے ہیں کہ اب اس مسئلے کو چھوڑیں یہ جو فنڈز والا ہے اور اتوار کو پرائیویٹ ممبرز ڈے ہے اس دن اگر اس کو کسی طریقے سے ڈسکس کرنا چاہیں تو کرلیں ۔

سید اقبال حیدر۔ سر اتوار کو میری منسٹری والے پوری طرح تیار نہیں ہوں گے ۔

جناب چیئرمین ۔ نہیں۔ اس میں تیاری کی بات نہیں ۔ دیکھیں پالیسی سمجھانے کی بات ہے اب جہاں تک میں سمجھا ہوں ابھی یہاں پر اس میں کچھ آپ نے flexibility پیدا کی ہے لیکن میں تو بڑا کلیئر ہوں کہ آپ کی پالیسی کیا ہے ۔ مطلب تو ہے ان کو پالیسی سمجھانا اور اگر ان کی بات سن لیں۔If you feel that is something genuine ۔

سید اقبال حیدر۔ ٹھیک ہے سر، پرائیویٹ ممبرز ڈے ہے وہ تو ممبران کو خود اختیار حاصل ہے ۔

میر عبدالجبار ۔ جناب چیئرمین ۔ میں جناب بریگیڈیئر صاحب کی اس بات سے اتفاق کرتے ہوئے آپ سے اور تمام ممبران سے گزارش کروں گا کہ اس کو ڈسکس کرلیں ۔

سید اقبال حیدر۔ کرلیں سر اس پہ ۔ اتوار کو کرلیں ۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے ۔ اتوار کو باقاعدہ موشن لا کر پرائیویٹ ممبرز ڈے ہے تو لاءمنسٹر صاحب کو کوئی اعتراض نہیں ہے ۔ So you discuss it and if you have any objection, raise it on the same day during the discussion. اس دن raise کر دیں ڈسکشن میں کیونکہ آج تو ٹھیک نہیں ۔

میر عبدالجبار۔ جناب والا ! یہ بات واضح نہیں ہے کہ آیا حکومت نے سارے فنڈز

ریلیز کرنے ہیں جیسا کہ وزیر صاحب ابھی فرما رہے ہیں اس سے قبل انہوں نے کچھ اور کہا تھا ابھی کچھ اور فرما رہے ہیں لہذا ہم چاہتے ہیں کہ اس پر بحث کی جائے ۔

جناب چیئرمین ۔ any how یہ سارا مسئلہ جو ہے -- میں پالیسی میں تو بڑا کلیئر ہوں کہ پالیسی کیا ہے اب اس پہ ڈسکشن کرنی ہے آپ نے تو پھر اس کو باقاعدہ موشن کے ذریعے ڈسکس کریں ۔ I am now very clear that what is the policy.

حافظ حسین احمد ۔ جناب چیئرمین ۔ ہمارے وزیر قانون صاحب بڑی مشکل سے یقین دھانیوں پہ آمادہ ہو گئے ہیں اور ماحول بھی یقین دھانیوں کا پیدا ہوا ہے میں ان کی توجہ دلانا چاہتاہوں کہ کچھ اخبارات کو شکایت ہے کہ ظاہر ہے ہم سب کہتے ہیں اخبارات آزاد ہیں چاہے ان کا تعلق کسی بھی سیاسی جماعت سے ہو یا نقطہ نظر سے ہو ۔ میں سمجھتا ہوں روزنامہ " خبریں " اور نوائے وقت " کے اشتہارات جو ہیں وہ کم کئے گئے ہیں اورختم کئے جا رہے ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی زیادتی ہے کہ اگر کوئی اخبار حکومت کی پالیسیوں پہ تنقید کرتی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ چونکہ یقین دھانیوں کا ماحول انہوں نے بنایا ہے --

جناب چیئرمین ۔ جی بہرحال آج یہ موقع نہیں ہے ۔

حافظ حسین احمد ۔ نہیں وہ اگر آج یقین دھانی کرا دیں اس مسئلہ پہ ۔

جناب چیئرمین ۔ اب ابھی یہ موشن ہے ہائی جیکنگ والی ۔ اس پہ بحث ہو رہی ہے ۔

سید اقبال حیدر ۔ سر یہ آئٹمز ہیں 3،4 اور 5 ۔ یہ ایک ایک منٹ کے ہیں ان کو پہلے لے لیں ۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید ۔ جناب چیئرمین ۔ ایڈجرنمنٹ موشن بھی ہیں ۔

جناب چیئرمین ۔ جی ایڈجرنمنٹ موشن بھی آتے ہیں ۔ ابھی ہیں جی ۔ یہ پہلے پلیسمنٹ آن دی ٹیبل آف دی ہاؤس ہے ۔ یہ وہی ہے جی ۔ آئیٹم نمبر 3 جی راجہ محمد ظفر الحق صاحب ۔

MOTION UNDER RULE 171(1)

Raja Muhammad Zafar-ul-Haq: Mr. Chairman, I beg to move

that under sub-rule(1) of Rule 171 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988 the time for presentation of report of the Standing Committee on the Bill for further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan (The Constitution (Thirteenth Amendment) Bill, 1993) be condoned till today.

Mr. Chairman: It has been moved by Senator Raja Muhammad Zafar-ul-Haq, under Sub-rule (1) of Rule 171 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, the time for presentation of report of the Standing Committee on the Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan (The Constitution (Thirteenth Amendment) Bill, 1993) be condoned till today.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Item No.4.

REPORT OF THE STANDING COMMITTEE ON BILL FURTHER TO AMEND THE CONSTITUION

Raja Muhammad Zafar-ul-Haq: Sir, I beg to present a report of the Standing Committee on the Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan (The Constitution (Thirteenth Amendment) Bill, 1993).

(The moiton was carried)

Mr. Chairman: Item No.5.

ORDINANCES - LAID

Syed Iqbal Haider: With your permission Sir, I lay before the

Senate the following Ordinances as required by Clause (2) of Article 89 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan.-

(1) The Banking Companies (Amendment) Ordinance, 1994 (III of 1994).

(2) The Pakistan Council of Architects and Town Planners (Amendment) Ordinance, 1994 (IV of 1994),

(3) The National Fund for Culture Heritage Ordinance, 1994 (V of 1994).

(4) The Banks (Nationalization) (Amendment) Ordinance, 1994 (IX of 1994).

(5) The Securities and Exchange (Amendment) Ordinance, 1994 (XIV of 1994).

(6) The Civil Servants (Amendment) Ordinance, 1994 (XV of 1994).

Mr. Chairman: Now we come to do discussion on the adjournment motions.

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔ جناب والا ! میں نے منگل کو ایڈجرنمنٹ موشن دی تھی سندھ کے اندر ڈویژن کی بات تھی ۔ مجھے assure کیا گیا تھا کہ آج ہی وہ ٹیک اپ کر رہے ہیں ۔

جناب چیئرمین۔ ایڈجرنمنٹ موشنز ترتیب کے لحاظ سے آتی ہیں ۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔ آوٹ آف ٹرن کے لئے میں چاہتا ہوں ۔

جناب چیئرمین۔ اس کے لئے پھر آپ کو موشن move کرنی پڑے گی ۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔ تو میں اس کو move کرا دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ لاءمنسٹر صاحب ! جتوئی صاحب فرماتے ہیں کہ ان کا ایک ایڈجرنمنٹ

موشن ہے ۔ ایک سٹیٹمنٹ ہے ۔ ڈویژن آف سندھ کے متعلق ۔ اس پر وہ ایڈجرنمنٹ موشن move کرنا چاہتے ہیں۔ یعنی He wants to take it out of term.

سید اقبال حیدر۔ پہلے ہی دو ایڈجرنمنٹ موشنز پر ڈسکشن باقی ہے ۔ پہلے ان کو لے لیں تو بہتر رہے گا ۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔ جناب چیئرمین ! اس کا tentative nature تھا ۔ اس کے بعد آپ نے دیکھا ہے کہ سندھ کے اندر ایک بڑی tense situation پیدا ہوئی ہے ۔ اسی ہاؤس میں پہلے بھی ایک کمیٹی بنائی تھی جناب چیئرمین ! آپ کو یاد ہوگا جس نے باقاعدہ investigation کی تھی ، رپورٹ پیش کی تھی ۔ اب حیدر آباد کے اندر سے رپورٹس آ رہی ہیں ، کراچی کے اندر سے رپورٹس آ رہی ہیں کہ بڑی tense situation ہے اور میں چاہتا ہوں کہ اس کو ایک مرتبہ یہاں پر ڈسکشن میں لایا جائے ۔ یہ کافی اہم نوعیت کا مسئلہ ہے ۔

جناب چیئرمین۔ آج کافی پینڈنگ بزنس ہے۔ آپ لاء منسٹر صاحب سے بات کر لیں۔ نمبر 2 حافظ حسین احمد صاحب !

ADJOURNMENT MOTIONS

(i) Re : DIPLOMATIC RELATIONS WITH ISRAEL

میں تحریک کرتا ہوں کہ مندرجہ ذیل اہم قومی مسئلہ کو فوری طور پر زیر بحث لایا جائے ۔ روزنامہ "خبریں" 28 دسمبر کے اداریہ اور "جنگ" لاہور 23 دسمبر 93 کی خبروں کے مطابق اسرائیل regime حکومت پاکستان کے ساتھ اپنے سفارتی تعلق کو قائم کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہا ہے ۔ جب کہ بھارت میں متعین اسرائیلی سفیر کے مطابق اسرائیل کی حکومت یہ سمجھتی ہے کہ سفارتی تعلقات مذہب کی بنیاد پر نہ ہوں ۔ اس کے ساتھ اسرائیل کی نواز حکومت کے دوران اور پھر معین قریشی کی نگران حکومت کے دوران حوصلہ افزائی بھی ہوتی رہی جب کہ امریکہ میں پاکستان کی سابق سفیر سیدہ عابدہ حسین نے بھی اپنے ایک پالیسی بیان میں اسرائیل کو تسلیم کرنے کا عندیہ دیا تھا ۔ موجودہ صورت حال میں ایک بار پھر یہی مسئلہ موضوع بن چکا ہے ۔اس لئے اس اہم مسئلہ پر اجلاس کی کارروائی کو روک کر بحث کی جائے ۔

جناب چیئرمین۔ کیا اسے اپوز کیا جا رہا ہے ۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: Opposed, technically opposed.

حافظ حسین احمد۔ جناب چیئرمین! جہاں تک میری ناقص معلومات ہیں اس کا تعلق وزارت خارجہ سے ہے، وزارت داخلہ سے نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔ لیکن کوئی بھی وزیر ان کی طرف سے بات کر سکتا ہے۔

حافظ حسین احمد۔ آپ ملک مکاؤ کی پالیسی تو اختیار نہ کریں۔ وزیر داخلہ صاحب ہمارے لئے قابل احترام ہیں لیکن وہ امرت دھارا تو نہیں ہیں کہ وزارت داخلہ بھی سنبھالیں اور وزارت خارجہ بھی سنبھالیں۔

جناب چیئرمین۔ آپ نے صحیح فرمایا لیکن وہ وزیر خارجہ کی جانب سے بھی تو بات کر سکتے ہیں۔ ہے یہ وزارت خارجہ کا۔

حافظ حسین احمد۔ جناب چیئرمین! تحریک التواء کا پیش کرنے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اس کے بارے میں صحیح صورت حال پارلیمنٹ کے سامنے آئے اور اراکین پارلیمنٹ اور آپ اگر محسوس کرتے ہیں تو اس پر بحث کی جائے۔

جناب چیئرمین۔ دیکھتے ہیں۔ آپ اپنی بات تو کریں۔

سید اقبال حیدر۔ جناب چیئرمین! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جو ایشو raise کیا گیا ہے اس ایشو پر بحث پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن آج نہ ہو۔ آج کے علاوہ کسی دن مقرر کرلیں۔ یہ بہت اہم ایشو ہے۔ اسرائیل کے ساتھ سفارتی تعلقات ہونے چاہیں، نہیں ہونے چاہیں۔ یہ بات اہم ایشو ہے اور ماضی میں ہو۔ جس تشویش کا اظہار معزز رکن نے کیا ہے اس سے میں اتفاق کرتا ہوں۔ اس کے اوپر بحث ہونی چاہیے۔ اس کے لئے دن مقرر کیا جائے۔

جناب چیئرمین۔ کیا آپ چاہتے ہیں کہ اس کو ایڈمٹ کر لیا جائے۔

سید اقبال حیدر۔ ٹیکنیکل صرف اس میں تھا۔

جناب چیئرمین۔ ٹیکنیکل پھر سن لیں۔

سید اقبال حیدر۔ سننے کے بعد آپ اسے ایڈمٹ کر لیں اور بیان سن لیں ہمارے وزیر داخلہ صاحب کا۔

حافظ حسین احمد۔ جناب چیئرمین ! میرا موقف درست ثابت ہوا کہ وزیر کی تبدیلی سے موقف تبدیل ہو گیا یعنی ہمارے وزیر داخلہ صاحب نے اسے اپوز کیا ہے اور میں محترم جناب اقبال حیدر کا مشکور ہوں کہ انہوں نے اسے کہا کہ --

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ ٹیکنیکلی اپوز کیا ہے۔

حافظ حسین احمد۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر واقعی تمام ایوان بھی اس سے متفق ہو سکتا ہے کہ آپ اسے اگر منظور کر لیں اور وہ اعتراض نہیں کرتے۔ یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے اس پر بحث کی جائے اور پر تمام معزز اراکین بات کریں تو اس وقت میں بھی اپنی بات کروں گا۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب منسٹر صاحب۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Babar: The point is that the issue raised pertains to two different governments. My own policy, I can explain straight away, that did not , because we just met the PLO President, Yasir Arafat in Devos. Since in all it is embracing this thing, it would be in fitness of things that full discussion follows at a later date.

Mr. Chairman: O.K. So, if the House has no objection then we can take it up for full discussion and admit this motion.

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Baber: It would also bring the period of the Jehad because there were people who were instructors here from Israel, so that will all come on record.

جناب چیئرمین۔ ان کو بھی اعتراض نہیں ہے۔ اگر ہاؤس کو بھی اعتراض نہیں ہے تو پھر اس کو ایڈمٹ کرتے ہیں۔

حافظ حسین احمد۔ آپ کو بھی اعتراض نہیں ہونا چاہیے۔

جناب چیئرمین۔ مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے ۔ اگر آپ کو اس پر اعتراض نہیں ہے ۔

حافظ حسین احمد۔ پھر اس کو ایڈمٹ کر لیں اور تاریخ متعین کر لیں ' اس پر بحث کے لئے ۔

سید اقبال حیدر۔ اتوار کو کریں ۔

جناب چیئرمین۔ اتوار کو تو وہ چاہ رہے ہیں۔ آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہر روز کوئی کچھ کہنا چاہ رہا ہے So, this is held to be in order۔

پھر اس کا وقت تعین کریں ۔ اب ہم ہائی جیکنگ کی طرف آتے ہیں ۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید۔ میری نمبر اکیس ہے جی ۔

جناب چیئرمین۔ نمبر اکیس کیا ہے ۔ جب ایک ایڈمٹ ہو جاتی ہے تو باقی ختم ہو جاتی ہیں ۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید۔ ختم ہو جاتی ہیں ؟ نہیں نہیں ۔ ختم نہیں ہوتی ہیں ۔

جناب چیئرمین۔ فضل آغا صاحب پوائنٹ آف آرڈر ۔

سید محمد فضل آغا۔ آج ایک بہت سیریس ایشو پر میں نے ایڈجرنمنٹ موشن دی ہے ۔ گورنمنٹ نے پچھلے سال سے جو لوگ ایڈہاک پر کام کر رہے تھے ' خاص طور پر پاک پی ڈبلیو ڈی میں اور ریلوے میں اور باقی جو فیڈرل آرگنائزیشنز ہیں ' کوئی 544 انجینئرز ہیں اور ان کو انہوں نے نکالنے کے لئے پروگرام بنایا ہے ۔ ان کی چھ چھ سال سروسز ہو گئی ہیں۔ ایک منٹ میری عرض سن لیں ۔

جناب چیئرمین۔ اس پر کوئی موشن دے دیں ۔

سید محمد فضل آغا۔ میں نے موشن دیا ہوا ہے ۔ ان کے پہلے ہی جو removal orders issue ہو رہے ہیں تو بجائے اس کے کہ پلیسمنٹ بیورو کے 26 ہزار آدمیوں کو رکھا جا رہا ہے ۔ یہ جو پہلے ہی ایڈہاک کام کر رہے ہیں ن' وہ ساڑھے پانچ سو بندے ہیں اور کوالیفائیڈ

انجینئرز ہیں۔ کچھ over age ہو چکے ہیں جن کو پانچ پانچ چھ چھ سال ہو چکے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت اہم مسئلہ ہے ۔ نیشنل ایشو ہے ۔ اس کو بحث کے لئے لایا جائے اور ٹریژری بنچز کی طرف سے اس کا کوئی خاطر خواہ جواب ہونا چاہیئے ۔

جناب چیئرمین۔ اس کو آپ مناسب طریقے سے لے آئیں ۔

سید محمد فضل آغا۔ میں نے پہلے ہی ایڈجرنمنٹ موشن دی ہوئی ہے ۔

FURTHER DISCUSSION ON THE ADJOURNMENT MOTION RE: HIJACKING OF SCHOOL CHILDREN FROM PESHAWAR.

جناب چیئرمین ۔ ٹھیک ہے اس کو ایگزامن کر لیں گے ۔ جی جناب عبدالرحیم مندوخیل صاحب ۔ اس کے بعد کوئی پارٹی ایسی تو نہیں ہے جو اس پر نہیں بول سکی ہے۔ کوئی نہیں ہے ۔ جی جناب مندوخیل صاحب ۔ چونکہ میرے خیال میں ہاؤس میں پانیز ہیں تو یہ بھی تھوڑا سا ڈسپلن آپ دیکھ لیں کہ ہر ایشو پر ہر کوئی تو نہیں بول سکتا ۔ دو گھنٹے کا ٹائم ہو گا تو ہر کوئی تو نہیں بول سکے گا۔ تو پارٹیز آپس میں فیصلہ کر لیں کہ جی ہماری پارٹی سے فلاں بولے گا فلاں بولے گا تاکہ سب کا موقف بھی سامنے آ جائے اور وقت بھی بچ جائے تو یہ تھوڑا سا ڈسپلن آپ ذرا ڈیویلپ کر لیں ۔ مندوخیل صاحب۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب چیئرمین ! آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے یہاں ہمارے ملک کے ایک بہت اہم سانحے پر ایڈجرنمنٹ موشن کی شکل میں جو بحث ہو رہی ہے اس میں اپنے خیالات کے پیش کرنے کاموقع دیا ۔ جناب چیئرمین ! جس طرح یہ واقع پیش ہوا ہے کہ معصوم بچے ، طالب علم بس میں سوار اور تین افراد ان کو طاقت سے ، زور سے اسلحے کے زور سے دھمکی سے اسلام آباد لے آئے اور پھر اسلام آباد میں افغان سفارت خانے میں اس سے پہلے دوپہر کو اکثریت بچوں کی اور سٹوڈنٹس کی ، ان کی استانیوں کی ، خواتین رہا کی گئی اور کچھ جو وہاں بچے رہ گئے ، اس کے بعد ان پہ ایک کمانڈو ایکشن ہوا 21 تاریخ کی شام کو اور وہ 3 افراد ہلاک کئے گئے ، مارے گئے ، شہید کئے گئے ۔ میں یہ الفاظ استعمال کرتاہوں۔

سید اقبال حیدر۔ جناب والا! دہشت گردوں کو اس طرح شہید کہنا ایوان کی توہین ہے۔

جناب چیئرمین۔ یہ ان کا اپنا موقف ہے۔

سید اقبال حیدر۔ اظہار رائے ہے لیکن criminals کو، بچوں کو اغوا کرنے والوں کو، شہید کہنا تمام دیگر شہیدوں کی توہین ہے ۔ اصل شہیدوں کی توہین ہے ۔ پورے ہاؤس کی توہین ہے ۔

جناب چیئرمین ۔ یہ باتیں ایسی ہوتی ہیں کہ اس سے کوئی بات آگے بڑھتی نہیں، مسئلہ خواہ مخواہ الجھتا ہے تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب والا! میں عرض یہ کر رہا ہوں کہ ہماری بدقسمتی یہ ہے کہ اس کیس میں ایک طرف معصوم بچے دہشت زدہ ہوئے، بڑی مشکلات کا سامنا ہوا ۔ ان کے والدین پریشان ہوئے ۔ تمام ملک کے عوام پریشان ہوئے۔ دوسری طرف تین افراد مارے گئے ۔ میں جو کچھ اخبارات سے سمجھ سکا ہوں ۔ میں یہ کہوں گا کہ ہمارے بچے اور یہ تین افراد معصوم ہیں ۔ اصل بات کیا ہے؟ جناب چیئرمین بات یہ ہے جو کچھ یہاں ہوا ہے، وہ یہ ہے کہ زور سے بچوں کو اسلام آباد پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے لایا گیا ۔ کیوں، یہ باقاعدہ سمجھنے کی بات ہے کہ اگرکوئی اغوا، کرتا اس نقطہ نظر سے یا بلیک میل کرے پیسوں کے لئے یا کسی کو جانی خطرہ ہو تو اور بھی مختلف جگہیں تھی لیکن ہو، کیا پارلیمنٹ میں لے آئے ۔

جناب والا! بات یہ ہے کہ ان افراد کا مطالبہ جو بنیادی ہے وہ یہاں نہ پریس میں اس کو زیادہ توجہ دی گئی ہے بلکہ نہیں دینا چاہ رہے ہیں اور نہ ہمارے پارلیمنٹ کے ممبران نہ ہمارے گورنمنٹ کے ممبران، وہ یہ ہے کہ انہوں نے جو مطالبہ کیا ہے وہ یہ ہے کہ یہاں کی حکومت، یہاں کے ادارے براہ مہربانی افغانستان میں مداخلت نہ کریں ۔ یہ تمام جناب والا! آپ یہاں جنہوں نے مذاکرات کئے ہیں ۔ یہاں آپ دیکھ سکتے ہیں جن لوگوں نے یہ کارروائی کی ہے ان کے الفاظ یہ ہیں۔ جناب والا! وہ کہہ رہے ہیں ان ہائی جیکرز نے کہا ہے کہ معصوم طالب علموں کے اغوا پر ہم فخر نہیں کرتے۔ یہ اقدام ہمارے لئے بھی ناپسندیدہ ہے ۔ لیکن ہمیں مجبوری کے تحت یہ سب کچھ کرنا پڑا ہے۔ ہم حکومت پاکستان پر یہ واضح کرتے ہیں کہ وہ یا افغان بھائیوں کی واضح

طور پر مدد کرے یا پھر افغانستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت بند کرے - یہ ہے وہ بنیادی نقطہ، دوسرے نکات جناب والا ---

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب ۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: The point is whether he was present in the negotiations?

جناب چیئرمین۔ ہر ایک کوئی اپنے اپنے طریقے سے بات کرتا ہے آپ فائنل جواب دے دیں - That is his point of view, it my be right, it may be wrong.

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب یہ ان کے اپنے الفاظ ہیں، وزیر داخلہ نے کہا کہ ہائی جیکرز تمام افغان لیڈروں کو برا بھلا کہہ رہے ہیں - ان کا کسی افغان گروپ سے کوئی تعلق ماخوذ نہیں ہوتا - ہائی جیکروں نے مطالبہ کیا کہ دو ہزار ٹرک گندم افغانستان پہنچائی جائے - جناب والا! اصل بات یہ ہے کہ افغانستان میں مداخلت ہو رہی ہے، یہ مسئلہ ہم چھوڑ دیتے ہیں کہ افغانستان میں پہلے کس طرح ہوا، کیا نیک جذبات تھے یا نہیں - لیکن اس وقت جو افغانستان میں خانہ جنگی ہے اس میں ان لوگوں کے کہنے کے مطابق آج جو افغانستان میں قتل عام ایک دوسرے کا کر رہے ہیں، آج جو افغانستان میں لوگ بے گھر ہو رہے ہیں، آج جو افغانستان میں بچے بھوک سے مر رہے ہیں ہیں، اس میں افغانستان کے لوگوں کی رائے یہ ہے کہ ہماری حکومت اور ہماری حکومت کے ادارے غلط رول پلے کر رہے ہیں - یہ ہے وہ بنیادی نکتہ، اب اس بات کو ہم یہاں ایسے cover کرکے رکھ دیتے ہیں کہ جی وہ پیسوں کا مسئلہ نہیں، پیسوں کا مسئلہ بھی جناب والا آپ جب صحیح طور پر پریس کو پڑھیں گے پیسوں کا مسئلہ نہیں اٹھایا گیا - یہ میں آپ کو بتا رہا ہوں - جناب وزیر داخلہ کو quote کرکے میں بتاؤں گا۔

جناب والا۔

جناب چیئرمین۔ بہرحال وزیر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، وہ خود بیان دے دیں گے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ وہ تو بعد میں دیں گے، وہ اپنا دیں گے لیکن

جو کچھ حقائق ہیں میں ان کو بتانا چاہتاہوں اس مرحلے پر ہائی جیکروں نے وزیر داخلہ سے 50 لاکھ روپے کا مطالبہ کیا جناب والا جب تمام دن گزر گیا ۔ چھ بجے شام کے بعد جب وزیر داخلہ نے اخبار نویسوں سے یا میڈیا کے نمائندوں سے بات کی اس کے بعد یہ بات درمیان میں آئی ۔ بات یہ ہے جناب والا کہ اصل مسئلہ جو ہے وہ یہ ہے کہ افغانستان کے اندر جو کچھ ہو رہا ہے ۔ اب یہ جدا مسئلہ ہے کہ ہمارے وزیر داخلہ صاحب یا ہماری منسٹری کو پتہ نہ ہو۔ لیکن انڈر گراؤنڈ وہ ہاتھ افغانستان کے عوام کو آپس میں لڑا رہے ہیں ان کا یہ احساس ہے یہ کچھ جو کچھ آپ کر رہے ہیں آپ براہ مہربانی یہ یہ مداخلت بند کریں ورنہ کوئی وجہ نہیں جناب والا جو لوگ یہاں رہے دس پندرہ سال اور وہ بچوں کو اغوا کریں اور پھر پارلیمنٹ لے آئیں اور پھر جناب والا ان کا رویہ دیکھیں پہلے ہی ایک دو گھنٹے میں جناب والا انہوں نے 60 بچے استانیاں رہا کیں ۔ بعد میں جب وہاں افغان سفارت خانے میں گئے وہاں بھی جناب ان کا رویہ بچوں کے ساتھ اچھا تھا ' ایسے بچے تھے جن کو والدین سے ملاقات کا موقع دیا یعنی اس کے معنی ہیں کہ وہ لوگ ایسے نہیں کہ ان بچوں پر وہ تشدد کرنا چاہتے تھے ۔ کوئی ایسا رویہ ان کا نہیں تھا ۔ بچوں کو ملاقات کا موقع دیا اور بعد میں اخباروں میں یہ ہے کہ آخری شرط یہ ہے کہ پانچ بچے بقول ان کے یہ بچے جلال آباد ان کے ساتھ جائیں گے۔ لیکن اس کے باوجود ۔ جناب والا ! آپ کے علم میں ہے اس شرط سے بھی وہ ہٹ گئے ۔ چھ بچوں کو ساتھ لے کر جانا ' یعنی ان کو اعتماد ہو گیا ہے اور وزیر داخلہ صاحب نے بڑے بڑے وعدے اگر میں پشتو میں یہ کہوں کہ قسم اٹھا کر ان کو یہ اعتماد دلایا کہ ان کے ساتھ کوئی ایسا سلوک نہ مقدمے کا ' نہ مارنے کا ' ان سے کیا جائے گا ۔ وہ اس پر قائل ہو گئے تھے کہ بچوں کو رہا کریں ۔ یہ 22 تاریخ کے اخبار میں آپ پڑھ سکتے ہیں کہ آخری لمحے جب انہوں نے 5 بچوں کا مطالبہ کیا کہ انہیں جلال آباد لے جائیں گے بعد میں وہ چھوڑ گئے اس مطالبے کو جناب والا ! آخری لمحے وہ اس مطالبے کو بھی چھوڑ گئے ۔ جس کے معنی کیا ہونے اس کے بعد ہماری گورنمنٹ کی negotiating team ہے انہوں نے اسے غلط تاثر دیا یہ خود کہہ رہے ہیں کہ جناب والا کمانڈو آپریشن کا فیصلہ ہائی جیکرز کے 5 بچوں کو گارنٹی کے طور پر افغانستان نہ لے جانے کے وعدے سے منحرف ہونے پر ہنگامی طور پر کرنا پڑا یعنی ایک سٹیج ایسا آیا ہے کہ مذکرات کے دوران وہ تین افراد اپنے تمام مطالبوں سے دستبردار ہو گئے پھر کیا بات تھی کہ ہنگامی طور پر یہ عمل ہوا ۔

ہم یہ سمجھتے ہیں جناب والا ! کہ ہماری جو negotiating team والے تھے انہوں نے ایسا طریقہ اختیار کیا کہ ان کا اعتماد ختم ہو گیا اور اس کا نتیجہ یہ ہوا ۔ جناب والا! کہ جو کچھ انہوں نے وعدے کئے تھے وہ وعدے ان سے ہماری negotiating team منحرف ہو گئی ۔ اس کے بعد جناب والا !انہوں نے کمانڈو ایکشن کیا اور وہ تین افراد مارے گئے ۔ میں یہ کہوں گا کہ جناب والا کہ دونوں طرف ہمارے معصوم بچے اور وہ معصوم لوگ ، وہ خود کہہ رہے ہیں کہ ہماری کوئی دلچسپی نہیں ہم غمزدہ لوگ ہیں ہماری کوئی اغوا سے یا بچوں کے اغوا کرنے سے ہماری کوئی دلچسپی نہیں لیکن مسئلہ کیا ہے ؟ ہم یہ احساس دلانا چاہتے ہیں کہ آپ مہربانی کریں یہ مداخلت کریں ۔

اب جو یہاں آ کر ہم سب خوش ہیں کہ بہت اچھا ہوا اور یہاں ہم کہتے ہیں کہ افغانستان کے سفارت خانے میں جو ایکشن ہوا اس کے بارے میں بھی یہاں فرماتے ہیں کہ نہیں کہ ہمارا رشتہ ہمارے تعلقات خراب نہیں ہوں گے لیکن آپ نے کل دیکھا ۔ جناب والا ! کل کیاہوا۔ کیا افغانستان میں پاکستان کے سفارت خانے پر ایک مشتعل ہجوم نے یلغار نہیں کیا۔ اس کے کیا معنی ہیں۔ اس کے معنی یہ ہیں جناب والا کہ حقیقت میں جو کچھ وہ لوگ اظہار کرنا چاہتے تھے ۔ جو ہمارے ملک کے عوام کو اپیل کرنا چاہتے تھے وہ یہ تھا کہ آپ مہربانی کریں ۔ افغانستان میں خون خرابہ بند کریں ۔ مداخلت بند کریں بظاہر جو کچھ آپ کر رہے ہیں وہ ایک طرف اصل بات یہ ہے کہ افغانستان میں لڑائی اور اس میں یہاں کے ایسے ہاتھ ہیں جو افغانستان کو اب بھی امن اور سکون کی زندگی کی اجازت نہیں دے رہے ۔ یہ ہے اصل میں بنیادی بات ۔

جناب والا ! اس مسئلے کو اس طرح لیا جائے کہ اگر ہماری گورنمنٹ واقعی اگر اس کا دعویٰ ہے کہ وہ مداخلت نہیں کر رہے ہم خوش ہیں اس بات سے لیکن جو کر رہے ہیں ان اداروں کو چیک کرے ،اور یہ سانحہ یہ جو ہمارے بچوں کے ساتھ پیش آیا اور ان لوگوں کے ساتھ پیش آیا اور دونوں طرف عوام میں جو تشویش ہے اور جو مشکلات ہیں یہ ختم ہو سکتی ہیں ۔ یہ ہے بنیادی مسئلہ جناب والا ۔ یہ مداخلت ختم کی جائے اور پھر یہ باہمی افہام وتفہیم سے یہ مسائل حل ہوں ۔ میں اپنے طور پر ان بچوں کے لئے ہمدردی کا اظہار کرتاہوں اور والدین کے لئے بھی لیکن میں ساتھ ہی ان لوگوں نے جو اس سانحہ میں ابھی مارے گئے ہیں ان کے اس نکتے کیطرف گورنمنٹ کو توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ آپ مہربانی کریں افغانستان میں مزید خون اور آگ کا کھیل ختم کریں۔۔

جناب چیئرمین۔ اب ساری پارٹیوں نے بول لیا ہے ۔ اب جنرل جو رہ گئے ہیں ۔ جی ڈاکٹر شیر افگن صاحب ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب چیئرمین ۔ میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا ہے ۔ سب سے پہلے میں جنرل نصیر اللہ خان بابر وزیر داخلہ اور کمانڈوز کو مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے پاکستان کو ایک بہت بڑے مسئلے سے جو اغوا کی وجہ سے دوچار ہوا تھا اپنی محنت ' جرات اور بہادری سے بچایا ہے ۔ ورنہ جہاں یہ کہا جا رہا ہے کہ وہ اب شہید ہو گئے ہیں وہاں پر کون کون سی باتیں نہ ہوتیں ۔ خدانخواستہ اگر کسی بچے کو کوئی گزند پہنچتی تو یہ کہا جاتا کہ یہ پیپلز پارٹی نے اور اس کی حکومت نے جان بوجھ کر یہ کام کیا ہے۔ اسی لئے میں اس کے ایک پہلو کی طرف آپ کی اور اس معزز ہاؤس کی توجہ مبذول کراؤں گا کہ بات یہ ہے کہ یہ واقعہ کب ہوا اور کن حالات میں ہوا ۔ صوبہ سرحد میں سیاسی صورت حال کیاتھی اور یہ کیوں کیا گیا۔ اب جو یہ بات بتائی جا رہی ہے اور کہا جا رہا ہے کہ وہ معصوم تھے شہید تھے اگر ان کو مارا نہ جاتا زندہ پکڑ لیا جاتا تو مزید تفتیش سے بہت سی صورت حال واضح ہو سکتی تھی اور بہت ساری اس قسم کی الزام تراشی اور یہاں پر بھی ہمارے معزز اراکین نے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا ہے اور مختلف زاویوں سے اس مسئلے پر روشنی ڈالی ہے ۔

میں آپ کی توجہ ان چند حقائق کی طرف دلانا چاہتا ہوں اور سب سے پہلے چونکہ اس ملک میں اب اس میں شک نہیں رہا کہ دو بنیادی پارٹیاں وجود میں آ چکی ہیں اور ایک اقتدار میں ہے اپنے ساتھیوں کے ساتھ اور دوسری حزب اختلاف کے بنچوں پر ہے یا حزب اختلاف میں ہے ۔ اب جب ہمیں تجزیہ کرنا پڑتا ہے تو اس میں اس کے قائد جو حزب اختلاف کے ہیں ان کے خیالات ہمیں جانتے ہوں گے کہ اس واقعہ کے بارے میں ان کے خیالات کیا تھے اور ان کی کیا لائن تھی وہ کیا سمجھے ہیں اور انہوں نے کیا صورت حال کا تجزیہ کیا اور اپنا بیان دیا تو آپ کی توجہ میں ان کے بیان کی طرف دلانا چاہتا ہوں اور یہ بہت اہم ہے جو " نوائے وقت " میں انہوں نے ایک پریس کانفرنس کی شکل میں دی ہے اور وہ فرماتے ہیں کہ " بچوں کا اغوا انتہائی سفاکانہ واردات ہے " بڑی صحیح بات ہے اور اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے وہ کم ہے ۔

جناب نواز شریف نے کہا کہ اگر انتہائی جیگروں کو پاکستانی قوم کی قربانیوں کا ذرہ بھی

خیال ہوتا تو وہ اس گھناونی واردات کا ارتکاب کرنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتے تھے۔ وہ پیر کو یہاں کشمیر ہاؤس میں اخبار نویسوں سے غیر رسمی طور پر بات کر رہے تھے ۔

جناب نواز شریف نے کہا کہ بدقسمتی سے پیپلز پارٹی کے برسراقتدار آتے ہی پاکستان کے خلاف سازشوں نے زور پکڑ لیا ہے ۔ یہ بڑی منطق کی بات ہے اور بات بھی درست ہے کہ جب بھی پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت آتی ہے جیسے 1988 میں آئی تو آپ کو یاد ہوگا کہ دھماکے ' شور شرابہ ' اس قسم کی وارداتیں نمودار ہونا شروع ہو جاتی ہیں اور وہ کیوں ؛ وہ کون کرتے ہیں ؟۔۔ آپ کو بھی علم ہے ۔ سارے پاکستان کو بھی اب علم ہو چکا ہوا ہے کہ پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت جو عوام لاتی ہے ۔ یہ مخصوص طبقہ اسے پسند نہیں کرتا اور تخریب کاروں اور سازشیوں کی پشت پناہی کرتا ہے ۔ اس وجہ سے اس قسم کی وارداتیں شروع ہو جاتی ہیں ۔ چاہے سندھ میں دھماکے ہوں ۔ چاہے اس قسم کی باتیں ہوں ' وہ کون کرتے ہیں۔۔ وہ صاف ظاہر ہے وہی لوگ کرواتے ہیں اور کرتے ہیں جو پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت چاہتے نہیں یا اس کے مخالفین ہوتے ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے اور جو وجہ بیان فرماتے ہیں کہ " موجودہ حکمرانوں کی نہ صرف ملک سے وفاداری مشکوک ہے بلکہ انداز حکومت بھی انتہائی غیر موثر ہے اس حقیقت کو جانتے ہوئے مجرم اور سازشی عناصر دیدہ دلیر ہو گئے ہیں۔ جناب نواز شریف نے کہا کہ ان کی جماعت اور پوری قوم کی ہمدردی معصوم ان بچوں اور ان کے والدین کے ساتھ ہے اور وہ ظالموں کے ہاتھوں سے بچوں کی فوری اور محفوظ رہائی کے لئے خدا کے حضور دعا گو ہیں ۔ ایک سوال کے جواب میں کہا کہ ہائی جیکنگ کے لئے وقت کا تعین کسی گہری سازش کی طرف اشارہ نہیں کرتا ہے " یہ ایسی بات ہے جو بڑی قابل غور ہے ۔ اوپر والی باتوں کو ہم دیکھیں تو یہ فقرہ بہت اہم ہے کہ جب اس پر سوال کیا گیا کہ جناب والا! یہ جو time factor ہے کہ اس وقت وہ بس اغوا ہوئی ہے کیا اس کا تعلق اس سیاسی واقعہ سے تو نہیں کہ عدم اعتماد کی تحریک جو چل رہی ہے صوبہ سرحد کی حکومت کے وزیر اعلیٰ کے خلاف ' تو اس سے تو اس بات کا کوئی تعلق نہیں ہے تو وہ واضح کرتے ہیں " کہ نہیں ' اس کا اس سے کوئی تعلق نہیں " یہ بات قابل غور ہے اور جناب نوازشریف نے کہا ۔

" کہ معصوم بچوں کو اس وقت اغوا کیا گیا جب ایک طرف بھارت کو مدد فراہم کرنے کے لئے بے نظیر کے اعتراف سے قوم میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے اور دوسری طرف سوات میں آئینی حکومت کو ہارس ٹریڈنگ کے ذریعہ ہٹانے کی سازش کی جا رہی ہے ۔ لہذا اس شبہ کو

تقویت ملتی ہے کہ کہیں یہ گھاؤنی واردات "را" اور "خاد" کے ایجنٹوں نے پیپلز پارٹی میں اپنے دوستوں کے ساتھ مل کر اس لئے بنائی ہے تاکہ پاکستان کے عوام کی توجہ ان بڑی سازشوں سے ہٹائی جا سکے"۔

ساتھ ہی ساتھ اگر مختلف اخبارات کا مطالعہ کریں تو انہوں نے اور کئی دیگر حضرات نے وزیر داخلہ پہ الزام لگایا کہ ہائی جیکرز ان کے عزیز ہیں اور یہ ان کو باحفاظت ہیلی کاپٹر کے ذریعہ اس مسئلہ کے بعد افغانستان چھوڑ کرآئیں گے ۔ لیکن قدرت کو کچھ اور منظور تھا جو ان کی اس سوچ کے ساتھ نہ مل سکا۔

اصل میں بنیادی نکتہ ایک ہی میں پیش کرنا چاہتاہوں ۔ چاہے وہ تردید کریں ' کچھ کریں ۔ یہ جو ہے ' چاہے جیسے ہمارے ساتھی کہتے ہیں کہ یہ ڈرامہ ہے ۔ یہ ڈرامہ اگر رچایاہے تو صوبہ سرحد کی جو موجودہ حکومت ہے انہوں نے اور ان کے ساتھیوں نے رچایا ہے ۔ یہ وقت بھی انہی نے منتخب کیا ہے تاکہ وفاقی حکومت کو بلیک میل کیا جا سکے ۔ یہ حقائق ثابت کریں گے اور واقعات ثابت کریں گے کہ بس جو صبح سے اغوا ہوتی ہے کیا صوبائی حکومت کو علم نہیں تھا بات یہ بنتی ہے کہ اس کو علم ہو گیا ہوگا اس نے وفاقی حکومت کو کیوں نہیں مطلع کیا جب کہ یہ پہلی دفعہ واقعہ ہوا ہے ۔ بس دانستہ طور پر بھجوائی گئی ہے یا لائی گئی وفاقی حکومت میں پارلیمنٹ کے سامنے تاکہ یہ ڈھونگ رچایا جا سکے اس وجہ سے میں یہ پوچھتا ہوں کہ اٹک کے پل پر وہاں باقاعدہ سرحد کی طرف بھی پولیس موجود ہے ایجنسیوں کے افراد بھی موجود ہیں باقاعدہ طور پر ہیں اس کو کوئی جھٹلا نہیں سکتا ان کے پاس وائرلیس سیٹ ہیں ۔ انہوں نے بھی اطلاع نہیں دی یہ کیا وجہ تھی اس کی وجہ یہ ہے کہ اب بات سمجھنے کی ہے فوری طور پر ان کو یہ نہیں پتہ تھا کہ وہ تخریب کار یا ہائی جیکر جو یہاں آئے وہ اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے اگر انکو پتہ ہوتا کہ اس کا end یہ ہوناہے تو وہ کوئی اور روش اختیار کرتے اب یہاں پر افسوس ناک پہلو یہ ہے اب یہ ثابت ہو چکا ہے ان چند ہمارے ساتھیوں کے اظہار خیال کے بعد کہ پاکستان پیپلز پارٹی یقینی طور پر تخریب کاری کےخلاف ہے اور یہی تخریب کار ہیں جب بھی پیپلز پارٹی کا دور آیا ہے سندھ میں بھی دھماکے ہوئے ہیں فرنٹیئر میں بھی ہوئے ہیں ہیروئن کی بھی بے شمار ترسیل ہوئی ہے کلاشنکوف بھی بکے ہیں تو اس طریقہ کار سے صرف اس لئے قوم کو خراب کرنے کے لئے پیپلز پارٹی ۔کی حکومت کو ڈیفائی کرنے کے لئے اور میں یہ کہتاہوں اور اس پر میں جنرل

صاحب سے بھی گزارش کروں گا کہ آپ پوری طرح سے اس کی انکوائری کریں اور جو بھی ہو چاہے وہ ہمارے مخالفین ہوں یا موافقین ہوں ان کو سخت سزا دی جائے تاکہ آئندہ کسی کو یہ جرات ہی نہ ہو کہہ اس قسم کی کہ 67 بچے بمع استانیوں کے وہ یہاں پر لے آئے ۔ میں یہ یقین سے کہتا ہوں کہ اگر ایک بچے کو ذرا سی گزند پہنچ جاتی یہاں پر جو اپوزیشن والے ہیں یا ہمارے جو دوسرے ساتھی ہیں یہ پاکستان کو سر پر اٹھا لیتے بلکہ مجھے یہ توقع تھی اس کام کے بعد ان کا یہ اخلاقی فرض تھا کہ حکومت کو اور جنرل صاحب کو جو ہمارے وزیر داخلہ ہیں یہ خراج تحسین پیش کرتے۔ وہ کہتے ہیں کہ وہ لوگ جو مارے گئے جو ہائی جیکر تھے جو دہشت گر تھے جنہوں نے ہماری قوم کے اعصاب پر حقیقت میں بجلی گرائی تھی ساری قوم پریشان تھی اس وجہ سے ان کے مارنے کے بعد ان کو شہداء کا القاب دیا جا رہاہے اور باقاعدہ یہ بات حقیقت ہے کہ انہوں نے 5 ملین ڈالر تاوان مانگا تھا دو ہزار ٹرک فوڈ کے مانگے تھے اور کئی چیزیں انہوں نے ڈیمانڈ کی تھیں اور ہماری حکومت کے اعصاب مضبوط تھے اس وجہ سے ہم نے ان کی کوئی بات نہیں مانی تاکہ آئندہ یہ صورت حال بگڑ نہ جائے۔ جو بھی وہاں سے اٹھے اور ایک بس اغوا کر لے اور قوم کے اعصاب پر سوار ہو جائے کیوں ؟ میں یہ کہتا ہوں کہ یقینی طور پر صوبے کی حکومت جو صابر شاہ کی ہے اس کے لواحقین جو میاں نواز شریف ہیں یہی ملزم ہیں انہوں نے جس طریقے سے بس اغوا کرائی ہے جس طریقے سے arrange کرایا ہے اس کی نشاندھی ہے کہ پاکستانی سفارت خانے پر کل حملہ کیوں ہوا ہے ایک بٹ جو انہوں نے فائر کی تھی وہ مس ہو گئی ہے اب دوسری بٹ فائر کروانا چاہتے ہیں ۔ اس کی یہ وجہ صاف طور پر ہے کہ ربانی صاحب جو افغانستان کے صدر ہیں انہوں نے ان کی مذمت کی جو وزیر اعظم ہیں گلبدین حکمت یار انہوں نے مذمت کی تھی اور اس نے کہا تھا کہ ہم انہیں سخت سزا دیں گے تاکہ ان کو یاد رہے چونکہ ان کی وہ بات کارگر نہیں ہو سکی اب یہ دوسری بات انہوں نے کارگر کی ہے ہمارے اپنے سفارت خانے پر انہوں نے خود افغانوں کی مدد سے حملہ کروایا ۔ اس لئے جناب چیئرمین میں آپ کا مشکور ہوں کہ یہی سازشی ہیں ، یہی ہائی جیکرز ہیں ،یہی ہائی جیکرز کے ساتھی ہیں جو ان کے شہداء ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ زندہ پکڑے جاتے ۔

جناب چیئرمین ۔ مطلب یہ ہے کہ حکومت کا فیصلہ ہو گیا ہے ۔ Is that the decision of the Government? وہ یہ فرما رہے ہیں یا ابھی انکوائری ہونی ہیں ۔ یہ انہوں نے

جو فیصلہ دے دیا ہے کہ فلاں ہائی جیکر ہے ۔ فلاں ۔۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ نہیں نہیں ابھی انکوائری ہونی ہے ۔ یہ پولٹیکل ہے ۔

جناب چیئرمین۔ جناب شہزاد گل صاحب ۔

جناب شہزاد گل۔ محترم چیئرمین صاحب ! جتنے اغوا کے واقعات ہوئے ہیں ۔ ان میں یہ ایک انوکھا اور عجیب سا واقعہ ہے عام طور پر جب اغوا ہوتے ہیں تو ہائی جیک جہاز ہوتے ہیں یا اور بھی قسم کے ۔ تو ان کی ڈیمانڈ ہوتی ہے اور ان کا طریقہ کار یہی رہا ہے ۔ جس طرح کے ہم اخبارات میں پڑھتے ہیں یا سنتے ہیں کہ وہ جو چیز بھی اغوا کر لیتے ہیں اس میں وہ پوری طرح تیار بیٹھے رہتے ہیں۔ہوشیار بیٹھے رہتے ہیں ، کسی کو نزدیک آنے نہیں دیتے ۔ اب یہ ایک عجیب قسم کا اغوا کا واقعہ ہے کہ ہمارے ملک کے وزیر داخلہ صاحب ان کے پاس جاتے ہیں وہ بس میں چڑھ جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ان بچوں کو چھوڑ دو مجھے یہاں بٹھا دو ۔ اب ان کے لئے اس سے بہتر اور کیا موقع ہو سکتا تھا کہ جناب والا کہ ملک کے وزیر داخلہ کو وہاں بٹھا دیتے اور سارے بچوں کو چھوڑ دیتے لیکن جب ہم یہ ساری باتیں دیکھتے ہیں تو اس پر وزیر داخلہ صاحب اور وفاقی حکومت کسی طرح سے بھی اپنے دامن کو صاف نہیں کر سکتی اور اس سے اپنے آپ کو نہیں چھڑا سکتی۔

جناب والا ! اس واقعہ کو صوبہ سرحد کے موجودہ سیاسی حالات کے پس منظر میں دیکھنا ہوگا اور دیکھنا چاہیے ۔ وفاقی حکومت یہاں پر شیر پاؤ کو بٹھا کر ہمارے وزیر داخلہ صاحب وہاں پر جا کر مسلسل یہی کوشش کرتے رہے ہیں کہ صوبہ سرحد کی حکومت کو کس طرح topple کیا جائے اور اسکے لئے مختلف سازشیں ہوئیں۔ اب یہ تھا کہ پولیس صوبائی حکومت کے ماتحت ہے اور F.C ۔۔

(وقفہ اذان کے بعد)

جناب چیئرمین۔ جی جناب شہزاد گل صاحب ۔

جناب شہزاد گل۔ شکریہ جناب چیئرمین ! میں گزارش کر رہا تھا کہ یہ انوکھا واقعہ ہے کہ اس میں وزیر داخلہ صاحب ، سیکرٹری داخلہ صاحب اور بہت سی اہم شخصیات اغوا کنندگان ہائی جیکرز کے پاس جاتے ہیں ، ان کے ساتھ باتیں کرتے ہیں ، ان کے ساتھ بیٹھتے ہیں، ان کو آفر بھی کرتے ہیں اپنے آپ کو بٹھانے کی لیکن وہ نہیں مانتے ہیں ۔ اب یہ کیا ہے اور باہر نکلتے

ہیں تو پھر اخبارات میں --- کیا یہ نہیں ہے کہ یہ وزیر داخلہ صاحب کی شخصیت کو project کرنے کے لئے، ان کے image کو بڑھانے کے لئے اس طرح کا کوئی ڈرامہ چل رہا تھا اور یا اس ڈرامے کے پس منظر میں یہ تھا کہ سرحد میں کسی طریقے سے FCs کو سڑکوں پر لایا جائے کہ سرحد کی حکومت جو ہے وہ لاء اینڈ آرڈر قائم کرنے میں ناکام ہو چکی ہے اور دوسرے دن Vote of no confidence ہو رہا ہے، پتہ نہیں کہ کیا ہوگا۔ لہذا FCs کو بلایا جائے اور FCs کو صوبہ سرحد کے امن و امان کی ذمہ داری سونپی جائے۔ اس سارے پس منظر میں اس کو دیکھنا چاہیے۔

دوسری بات یہ تھی کہ حکومت افغانستان میں کسی طریقے سے اپنے لئے مسلح یا فوجی ایکشن کے لئے بہانہ تلاش کر رہی ہے۔ جس طرح کہ مندوخیل صاحب نے کہا اور اس کا reaction بھی ہوا، وزیر خارجہ صاحب وہاں پر جاتے تو وہاں پاکستان کی ایمبیسی پر حملہ ہوتاہے یا سرحد میں لاء اینڈ آرڈر کے لئے افغانوں کے خلاف جلوس نکلے۔ جناب والا۔ یہ ایک ایسا افسوسناک واقعہ تھا کہ لوگ لازمی طور پر سڑکوں پر آتے، انہوں نے افغانوں پر حملے بھی کئے، ہم نے افغانوں کو پناہ دی ہے، ہم تو کہتے ہیں کہ افغانوں کو واپس بھیج دو لیکن انہوں نے بٹھایا ہے اور ابھی بھی ان کو واپس بھیجنے کے انتظامات نہیں کر رہے ہیں تو اس وجہ سے یہ ساری سازشیں دکھائی دے رہی ہیں کہ یہ ایک منظم سازش تھی، ایک منظم سکیم بنائی گئی تھی اور اس کا انجام وہی ہوا کہ کل سرحد میں Vote of no confidence کے موقع پر میلی کپڑوں میں اور سپیشل جہاز میں تو ممبران کو وہاں پر لے جایا گیا۔ پھر ان کو FCs کی نگرانی میں ہال تک لایا گیا لیکن جب وہاں پر سپیکر نے ایک آئینی، قانونی رولنگ دی کہ یہ جو دو ممبر ہیں انہوں نے defection کی ہے اور یہ بک گئے ہیں اور یہ نااہل ہو چکے ہیں، اس کے خلاف ہنگامہ اٹھتا ہے اور شوروغل ہوتا ہے اور پھر اسی دن ہائی کورٹ میں رٹ دائر کی جاتی ہے لیکن ہائی کورٹ میں رٹ تو الگ بات ہے، ہائی کورٹ میں مسئلہ جو بھی ہے اس کا فیصلہ ہو گا لیکن گورنر صاحب کا اقدام کہ اس نے 26 تاریخ کو صرف ایک دن چھٹی کا، 26 تاریخ کو صوبائی اسمبلی کا اجلاس بلایا اور ان کو کہا کہ Vote of confidence لیں --

جناب چیئرمین۔ دیکھیں ناں۔ اب آپ ہائی جیکنگ کے واقعے کے بعد آپ --

جناب شہزاد گل۔ میں یہ گزارش کر رہا ہوں کہ یہ ساری کڑیاں ہیں یہ بالکل ایک

دوسرے کے ساتھ لگی ہوئی کڑیاں ہیں اور یہ اس واقعہ کا آخری منطقی انجام تھا کہ صابر شاہ کی حکومت جو ہے وہ کسی طریقے سے ختم ہو جائے ۔ اب گورنر صاحب جو ہیں وہ صدر پاکستان کے نمائندے ہیں ۔ صدر پاکستان ابھی تک پیپلز پارٹی کے خول سے نہیں نکلے ہیں ' ابھی تک وہی باتیں کر رہے ہیں۔ پیپلز پارٹی کے لئے وہ عملی طور پر کام کر رہے ہیں جو دکھائی دے رہا ہے ۔ اس کی غیر جانبداری جناب والا! بالکل ہم دیکھتے ہیں کہ وہ غیر جانبدار نہیں رہا ہے ۔ اب گورنر صاحب نے اجلاس بلا لیا تو صدر صاحب کو بھی involve کیا ' وفاقی حکومت کو بھی directly involve کیا تو یہ ہے کہ اعتماد کا ووٹ لو ---

جناب چیئرمین۔ جی شہزاد گل صاحب آپ وائنڈ اپ کرلیں جی ۔

جناب شہزاد گل۔ میں جناب گزارش کرتا ہوں بس ایک منٹ جی ۔ اس سازش کو چھپانے کے لئے ان ہائی جیکرز کو قتل کیا گیا ' اب انکوائری ہوگی تو کس سے واقعات کیسے سامنے آئیں گے کہ انہوں نے یہ مطالبات کئے ' انہوں نے کیوں بس اغوا کی اور کیا واقعات تھے ۔ اب سارے واقعات جو وہ ہیں وہ پردے میں ہیں' وہ خفیہ رہے ' دفن ہو گئے ' ان کو قتل کرنے کے ساتھ ہی وہ سب کچھ ختم ہو گیا ۔ اب یہ ہے کہ اغوا کے خلاف ایک کامیاب کمانڈو ایکشن ہوا ' ٹھیک ہے ہم اپنی فوج پر فخر کرتے ہیں ' انہوں نے اپنی مہارت دکھائی اور بچوں کو رہا کرایا ' لیکن یہ ہے کہ ایسی سازشیں --- اگراغواکنندگان کو قتل نہ کیا جاتا اور ان کو گرفتار کیا جاتا ' افغانستان میں حکومت کے سارے دھڑے یہی کہتے ہیں کہ اگر ان کو گرفتار کرتے تو ان سے حالات معلوم ہو جاتے کہ اس میں کون سا دھڑا involve ہے لیکن وہ نہیں ہونے ' جناب والا! آپ کو تو پتہ ہے کہ لیاقت علی خان قتل ہونے اور لیاقت علی خان کے قتل میں ----- آج تو ہر ایک کو پتہ ہے کہ لیاقت علی خان کو کس نے قتل کیا تھا اور کیا سازش تھی اور وہ کون سا شخص تھا جس نے اس پر گولی چلائی تھی ۔ہر ایک کو پتہ ہے لیکن اس وقت ایک بے گناہ افغان بیٹھا تھا اس کو قتل کر دیا اور کہا کہ قاتل کو مار دیا گیا ۔ اسی طرح آج اس واقعہ میں بھی ان ہائی جیکر کو قتل کر دیا گیا تاکہ سازش جو ہے وہ دفن ہو جائے اور سازش آشکار نہ ہو تو یہ ایک ڈرامہ رچایا گیا تھا اور اس میں جو بھی سازش تھی وہ اب آشکار نہیں ہو سکتی۔ وہ ظاہر نہیں ہو سکتی ہم چاہیں گے اور پاکستانی قوم بھی یہی جاننا چاہے گی کہ اس کے پیچھے وہ کیا وجوہات تھیں وہ کیا اسباب

تھے کیا واقعات تھے اور یہ اخبارات میں آ رہا ہے کہ انہوں نے یہ مطالبہ کیا۔۔ یہ مطالبہ کیا۔ ان کو کیوں قتل کیا ۔ ان کے خلاف کیوں ایکشن کیا ۔ انہوں نے وزیر داخلہ صاحب کو کیوں نہیں بٹھایا ۔ یہ سارے واقعات جو ہیں چاہیئے کہ انکوائری ہو اور عوام کے سامنے لانے جائیں ۔

Mr. Chairman: Syed Iqbal Haider.

Syed Iqbal Haider: I wish to put on record that the honourable Member , Senator Shahzad Gul has strengthened those apprehensions and suspicions that this act of hijacking was an act of retaliation on account of certain internal politics of Frontier and it is unfortunate that those forces are involving foreigners and using foreign criminals.

جناب چیئرمین۔ لیکن میرا خیال ہے کہ اس کی انکوائری تو ہوگی اور انکوائری میں پتہ چل جائے گا۔ ملک فرید اللہ خان صاحب ۔ غیر حاضر' جناب ذکی الدین پال صاحب۔ غیر حاضر۔ خالد احمد کھرل صاحب ۔ غیر حاضر۔ ابراہیم خان صاحب ۔

سید اقبال حیدر۔ سر اسے conclude کرلیں ۔

جناب چیئرمین۔ کوشش تو کرتا ہوں اب دو سپیکر رہ گئے ہیں ۔ ایک یہ رہ گئے ہیں ۔ ایک ڈاکٹر ریحان صاحب رہ گئے ہیں اگر جلدی ختم کرلیں کیونکہ ڈیڑھ بجے نماز بھی ہے ۔

جناب محمد ابراہیم خان۔ جناب چیئرمین صاحب ۔ شکریہ ۔ میرے فاضل دوستوں نے تحریک التوا۔۔

جناب چیئرمین۔ پونے دو بجے جماعت ہے ' کتنے بجے جماعت ہے' ذرا چیک کرلیں راجہ صاحب ۔ جماعت کتنے بجے ہے ۔ جی جناب ابراہیم صاحب ۔

جناب محمد ابراہیم خان۔ جناب والا ! میرے فاضل دوستوں نے بس کی ہائی جیکنگ پر تحریک التوا پیش کرکے بڑی مہربانی کی ہے اور اس سینٹ کی توجہ اور حکومت کی توجہ اور پاکستان کے عوام کی توجہ ایک نہایت ہی سنگین اور اہم مسئلہ کی طرف مبذول کرائی ہے ۔ جناب عالی ! اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ہائی جیکنگ کا عمل ایک نہایت ہی مذموم حرکت ہے اور پھر

طلبہ یا خواتین جس بس میں بیٹھی ہوں ان کو ہائی جیک کرنا تو اور بھی مذموم ہو جاتا ہے لیکن اصل بات سوچنے کی یہ ہے کہ اس پورے واقعہ کا تجزیہ کیا جائے اور اس کے محرکات معلوم کئے جائیں کہ کیا محرکات تھے کہ جس کی وجہ سے ان ہائی جیکرز نے بس کو ہائی جیک کیا اور معصوم بچوں کو انہوں نے مصیبت میں ڈالا۔

جناب عالی ! ان کے مطالبات میں دو نہایت ہی اہم مطالبات تھے ایک مطالبہ تو افغانستان میں بالخصوص کابل میں فاقہ کشی اور خوراک کی کمی اور ادویات کی کمی کا تھا اور مطالبہ افغانستان کے معاملات میں دخل نہ دینے کا تھا ۔ یہ پریس میں بھی آیا تھا بی بی سی سے جو براڈ کاسٹ ہوا اس میں واضح طور پر یہ بیان کیا گیا تھا۔ ان کے مطالبات کو اور یہ اقرار بھی تھا کہ وہ معصوم بچوں کو کچھ گزند نہیں پہنچانا چاہتے، تو وہ کس طرف عوام کی اور لوگوں کی توجہ مبذول کروانا چاہتے تھے ۔دراصل وہ افغانستان میں ان تکالیف کی طرف لوگوں کی توجہ مبذول کروانا چاہتے تھے ۔ یہ تو نہایت خوشی کی بات ہے کہ ہمارے بچوں کو کوئی گزند نہیں پہنچی ہے لیکن یہ کوئی داد کی بات نہیں ہے کہ ہائی جیکرز کو قتل کیا گیا شوٹ کیا گیا اور وہ ثبوت بھی نہ رہے کہ جس سے یہ ظاہر ہو سکے کہ اصل محرکات کیا تھے ان کے مطالبات کیا تھے ۔ وہ کیا کہہ گئے تھے وہ کیا چاہتے تھے ۔ وہ سارا قصہ شہادت ہی ختم ہو گیا ۔ بہرحال اس دوران میں ہماری وزیر اعظم صاحبہ اور گلبدین حکمت یار ، وزیر اعظم افغانستان کے درمیان 27 منٹ تک ٹیلیفون پر بات چیت ہوتی رہی ۔ انہوں نے کہا کہ ہائی جیکرز کو ہمارے پاس بھیج دیں ہم ان کو عبرت ناک سزا دیں گے ۔ اب تو وہ بےچارے فوت ہو چکے ہیں ، مر چکے ہیں ۔ پس از مرگ ان کو سزا دینا کیا معنی رکھتا ہے ۔ البتہ یہ میں عرض کرتا ہوں کہ ان کو بھیج دیں ضرور ۔ ایک لاش کو بھیج دیں گلبدین حکمت یار کے پاس ، دوسری کو برہان الدین ربانی کے پاس بھیجئے اور تیسری لاش کو رشید دوستم کے پاس بھیجئے ۔ میں وزیر داخلہ سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ اپنے ملک میں ان کو نہ دفن کریں بلکہ اپنی گلی میں ان کو نہ دفن کریں ، ان کی گلی میں دفن کریں غالب نے شاید اسی موقع کے لئے کہا تھا

اپنی گلی میں مجھ کو نہ کر دفن بعد قتل
میرے پتے سے کیوں غیر کو تیرا گھر ملے

شاید اسی موقع کے لئے کہا تھا اب بات دراصل یہ ہے کہ جو مصیبت زدگان ہیں۔ ان میں کون کون ملوث ہے ۔ ان میں رشید دوستم ملوث ہے کابل کو امداد نہیں پہنچنے دیتا شمال کی

طرف سے ان میں مجاہدین حکمت یار کے گوریلے شامل ہیں کہ وہ طورخم سے امداد نہیں پہنچنے دیتے اس میں برہان الدین ربانی کا بھی کوئی قصور ہوگا ۔ البتہ یہ واضح ہو گیا ہے کہ حکمت یار صاحب یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ جب تک ربانی استعفیٰ نہیں دیتے اس وقت تک وہ امداد نہیں چھوڑیں گے ۔ یہ سارے ایسے امور ہیں جس پر سوچا جائے اور چونکہ پاکستان کو اس معاملے میں نہایت دلچسپی ہے اور یہ نہایت اہم معاملہ ہے ہمارا پڑوسی ملک ہے بلکہ ہمارا تو ان کے ساتھ خونی رشتہ ہے ۔ قومی رشتہ بھی ہے ہم چاہتے ہیں کہ افغانستان میں امن ہو لیکن یہ جو ان کے چہیتے ہیں جن کو انہوں نے مسلط کیا ہے ان کو روکیں اور افغانستان میں امن لانے کی کوشش کریں ۔

جناب والا! میرے فاضل دوستوں نے یہاں صوبہ سرحد اور پنجاب اور فیڈرل فورسز کے متعلق بھی شکایت کی ہے کہ انہوں نے بروقت کوئی اطلاع نہیں دی اتنی ساری پھاٹکیں ہیں پشاور سے لے کر اسلام آباد تک ۔ یہاں میں ایک عرض کرنا چاہتا ہوں جناب والا کہ ہم پشاور سے تو روز مرہ آتے رہتے ہیں یہاں اسلام آباد پشاور سے اٹک تک تو ہم نے کوئی باقاعدہ پھاٹک نہیں دیکھا البتہ انٹی نارکاٹکس والے یا ایکسائز والے کہیں کہیں گاڑیوں میں بیٹھے رہتے ہیں وہ روکتے ہیں جو مشکوک لوگ ہوں ان کو دیکھتے ہیں لیکن اٹک پر اس طرف پنجاب میں ایک باقاعدہ پھاٹک ہے وہاں ہر کسی کو رات کے وقت ٹارچ جلائی جاتی ہے روکنے کے لئے اور روکتے ہیں دن میں ہاتھ کے اشارے سے روکتے ہیں ۔ تلاشی لیتے ہیں مگر میں ان کی توجہ اس طرف دلاتا ہوں کہ وہ بس میں کسی مسافر کو نہیں چھوڑتے یہاں تک کہ دو گز کپڑا بھی حیات آباد سے یا لینڈی کوتل سے خریدا ہوا ہو اس کے پاس میں یہ کہتا ہوں کہ یہ کیا ستم ہے اس ملک میں؟ کیا ہر شہری ڈاکو ہے؟ کیا ہر شہری چور ہے ؟ کیا ہر شہری سمگلر ہے کہ ہمارے شہریوں کی عزت نفس کی توہین ہوتی ہے اور کیوں ہوتی ہے ؟ میں نے ایسے ملک دیکھے ہیں بالفاسٹ میں جن کے مابین تنازعات تھے دھماکے ہوتے وہاں foreigners کی بھی چیکنگ نہیں ہوتی ۔ مسلح سپاہی کھڑے ہیں ۔ کھڑے ہیں ۔ گاڑیاں آتی جاتی ہیں ۔ پاسپورٹ کی بھی چیکنگ نہیں ہوتی۔ انہوں نے اپنے شہری کو اتنا مشکوک اور اتنا چور کیوں سمجھا ہوا ہے ؟ میں کہتاہوں یہ سب پاکستانی پھاٹک فضول ہیں بیکار ہیں یہ دکانیں اس ہاتھ لے اس ہاتھ دے ۔ آپ دیکھیں کہ اسی اٹک پھاٹک پر دو جھگیاں بنی ہیں مسافر کو اٹھا کر اس کے پیچھے کھڑا کرتے ہیں سودا ہو جاتاہے پھر بس میں بٹھاتے ہیں ۔ یہ کیا ہے ؟ آپ کے اتنے مخبری کے ادارے ہیں اتنے سی آئی ڈی کے ادارے ہیں ۔ اتنے انفارمیشن کے ادارے

ہیں کیا ان کو مشکوک لوگ نہیں معلوم ہیں ؟ کیا ہر بس کو روکا جائے اور ہر موٹر گاڑی کو روکا جائے ؟ ہر اخبار والے کو روکا جائے کہ تلاشی لی جائے؟ کیا یہ ضروری ہے ؟ یہ وزیر داخلہ بیٹھے ہوئے ہیں مہربانی کریں قوم پر مہربانی کریں یہ ناکردہ گناہوں کی سزا کیوں دیتے ہیں ؟

جناب چیئرمین۔ آپ وائینڈ اپ کرلیں ۔

جناب محمد ابراہیم خان ۔ جناب والا ! دو منٹ میں ختم کرتاہوں اور وہ لوگ جو ایسا کرتے ہیں یہ پھانک والے تو باقاعدہ ان کے حصہ دار ہیں وہ تو چاہیں گے پھر بھی جائیں گے تو پھر کیا ضرورت ہوئی ان باتوں کو کریدنے کی ؟ آپ کی وساطت سے میں ان کے نوٹس میں لانا چاہتاہوں اس قوم کی عزت نفس کو بحال کریں اور یہ تلاشیاں چھوڑ دیں بالکل چھوڑ دیں ۔ معصوم بچوں کی بس آ رہی ہے ۔ پشاور سے نہ فرنٹیئر والا روکتا ہے ۔ میں یہ نہیں کہتا کہ غفلت فرنٹیئر سے نہیں ہوئی مگر ان کا باقاعدہ کوئی چیک پوسٹ نہیں ہے مگر اٹک پر تو سنٹیر کا بورڈ لگے ہوئے ہمیں ہاتھ دے کر روکتے ہیں تو یہ بس کیوں نہ روکی گئی ۔ اس میں بچے تھے ، کتابیں تھیں۔ کچھ ان سے ملنا نہیں تھا اس لئے نہیں روکی ۔ یہ سب سوچنے کی باتیں ہیں ہمارے وزیر داخلہ اس کو سوچیں ۔

اس کے علاوہ میں ایک اور عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں دھماکوں کی بات ہوئی ۔ ہمارے ڈاکٹر صاحب نے دھماکوں کی بات کی ہے ۔ میں ان کی حکومت کی بات کرتا ہوں 1975 اپریل میں ان ہی کی حکومت کے ہاتھوں میری رہائی سے دو روز پہلے میرے ہی گھر میں میرے ہی شہر میں ایک پل کے نیچے دھماکہ ہوا ۔ پل کو نقصان نہیں پہنچا مگر شہر والوں نے ان کو پکڑ لیا ۔ پکڑ کر پولیس اسٹیشن لے گئے ۔

جناب چیئرمین۔ جی ۔ اب آپ وائنڈ اپ کریں نماز کا بھی ٹائم قریب ہے ۔

جناب محمد ابراہیم خان ۔ یہ کیا چیز ہیں بتاؤں تو سہی میں ۔

جناب چیئرمین۔ جی۔

جناب محمد ابراہیم خان۔ لوگوں نے شہریوں نے اس آدمی کو پکڑا اور پولیس اسٹیشن لے گئے کہ اس آدمی نے دھماکہ کیا ہے ۔ ایک ڈی ۔ ایس ۔ پی صاحب آ گئے انہوں نے اس لڑکے سے کہا ۔ وہ ہزارے کا لڑکا تھا ۔ فیڈرل سیکورٹی فورس میں اس کی ملازمت تھی اس کو

کہا دفع ہو جاؤ : تم نے کام تو کیا ہے جاؤ۔ لہذا اس کو دفع کیا حالانکہ اس کو لوگوں نے پکڑ کر پولیس کے حوالے کیا تھا۔ میں اس ڈی ۔ ایس ۔ پی کا نام بھی انہیں بتا سکتا ہوں ۔ اس کے برعکس میرے چار بچوں کو جیل میں بند کیا ۔یہ دوسروں کو الزام دیتے ہیں ۔ دھماکے کا یہ کیس ان کی جب حکومت تھی ہوا تھا تو دوسروں کو بدنام کرنے کے لئے ایسے کرتے ہیں پھر اس پارٹی کی حکومت ہی کیا ہوئی جس میں ہنگامہ نہیں ہے شور نہیں ہے جس میں ملک نہیں ٹوٹتے اور لوگ جیلوں میں نہیں جاتے ۔ ان کی پھر حکومت ہی کیا ہے ۔ آج ہی کی بات ہے جب بھی آپ اپوزیشن میں ہوتے ہیں تو مطالبات کرتے ہیں اور جب حکومت میں ہوتے ہیں تو مطالبات نہیں مانتے خود بھی اور یہ عدالتوں کو بھی نہیں مانتے ۔ جناب والا! ان کے اقدار مختلف ہیں ۔

جناب چیئرمین۔ میرا خیال ہے ٹائم ختم ہو گیا ہے ۔

جناب محمد ابراہیم خان ۔ میں عرض کرنا چاہتا ہوں اگر انہوں نے ٹھیک طریقے سے عوام کی --- خدمت کرنی ہے ۔ بسم اللہ کریں ۔ ہم ان کے ساتھ ہیں لیکن اگر اسی طرح تشدد اور زیادتیوں سے یہ چاہتے ہیں کہ پورے ملک میں چھا جائیں ان کے علاوہ کوئی بھی اس ملک میں نہیں ہے یہ کوئی ماننے والی بات نہیں ہے ۔ شکریہ جناب ۔

جناب چیئرمین۔ جی فرمائیے جی صرف دو منٹ۔بہت اچھا جی فرمائیے ۔

ڈاکٹر محمد ریحان۔ جناب چیئرمین ۔ اس مختصر وقت میں ، میں بھی مختصر بات کروں گا ۔ میرے اکثر دوستوں اور ساتھیوں نے اس افسوس ناک واقعہ پر کہ جس میں سکول کے چھوٹے بچوں کو اغوا کیا گیا۔ ان بچوں پر بھی اور ان کے والدین پر بھی جو قیامت گزری ہے ، ان کو جو پریشانی دکھ اور ان کو جو قرب ہوا یقیناً اس کا ہم سب کو احساس ہے اور خوشی ہے کہ وہ کم از کم بچے محفوظ رہے لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ پاکستان میں رہنے والا ہر شخص یہ سوچنے پر مجبور ہے اور اس کے ذہن میں یہ سوال اٹھتے ہیں کہ آخر یہ ڈرامہ کیا ہے اور اس کا پس منظر کیا ہے ۔ اس سلسلے میں ، میں نے ڈاکٹر شیر افگن صاحب کو سنا ابھی وہ کہتے ہیں کہ یہ بس فرنٹیئر سے ہائی جیک ہوتی ہے اور یہاں تک آ جاتی ہے اور اٹک تک اس کو کوئی روکنے والا نہیں ہوتا ۔
جناب والا ! میں ان کی خدمت میں عرض کروں کہ یہاں اکثر جو میرے ساتھی سرحد کے رہنے والے ہیں وہ میرے ساتھ اتفاق کریں گے بلکہ ہمارے جو سارجنٹ ایٹ آرمز ہیں وہ پولیس کے

آفیسر رہ چکے ہیں ۔ وہ بھی یہ حقیقت سمجھتے ہیں کہ جب بھی سکول یا کالج کی بس جب روانہ ہوتی ہے ۔۔

جناب چیئرمین۔ میرا خیال ہے کہ ابھی کچھ دیر پندرہ بیس منٹ کا وقفہ کر لیتے ہیں نماز پڑھ کر پھر تقریر ہو جائے گی اور اس کے بعد جنرل صاحب اور لاہنسٹر صاحب بھی ؟

ڈاکٹر محمد ریحان۔ جی ۔ بس میں ایک دو منٹ میں ختم کر دوں گا ۔ تو میں ان کی خدمت میں یہ عرض کروں کہ کسی پولیس والے نے فرنٹیئر میں اگر اس کو ہاتھ نہیں لگایا تو اس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ بارش کا دن تھا ' بارش برس رہی تھی ۔ یہ چلو آج کلاس نہیں ہو رہی ہے اور استانیاں اور بچے سیر کے لئے نکلے ہیں۔ باقی رہی اس طرف کی بات تو میرے دوستوں نے یہ کہا کہ یہ تو ایسے لگتا ہے کہ یہ تو طورخم ہے یا واہگہ بارڈر ہے وہاں پر تو مردے تک کی تلاشی لی جاتی ہے اور ان کے تابوت ہوتے ہیں ان کی میخیں وغیرہ اتار کر چیک کیا جاتا ہے اور میں نہیں سمجھتا ہوں کہ وہاں پر کیسے بغیر نمبر پلیٹ کے گزر گئی ۔ پھر حسن ابدال میں پٹرول ڈالا جاتا ہے اور پھر گولڑہ موڑ پر ۔ میں اپنے وزیر داخلہ صاحب کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ اسلام آباد پاکستان کا دارالحکومت ہے ۔ یہاں پر وفاقی دارالحکومت ہے ۔ فارن مشنز ہیں ۔ یہاں پر مختلف قسم کی انٹیلی جینس ایجنسیز ہوں گی ۔ پولیس موجود ہوتی ہے ۔ آخر ان کو کون سے سانپ نے سونگ لیا تھا کہ ان میں سے بالکل کسی کو پتہ نہ چلا اور وہ بس میں سے اتر کر وہ وہاں سے ادہر ادہر پھرتا رہا کہ کہیں سے ٹیلیفون کروں ۔ میں اپنے وفاقی وزیر صاحب کی خدمت میں جو کہ وہاں کے باشندے بھی ہیں اور جہاں سے میرا تعلق ہے لیکن مجھے ان کے ساتھ ہمدردی ہے کہ وہ جب سے وزیر بنے ہوئے ہیں ' کبھی تو پارلیمنٹ ہاؤس میں آگ لگ جاتی ہے کبھی اس قسم کا واقع ہو جاتا ہے میں تو سمجھتا ہوں کہ وہ ان سارے معاملات پر غور کرکے اپنے لئے کوئی فیصلہ کریں کہ یہ کیا بات ہے ان کو ایسے معاملوں میں لایا جاتا ہے ۔

جناب والا ! ساتھ میں یہ بھی عرض کروں گا کہ جیسے اخبارات میں پڑھا تھا کہ ابھی ہمارے دوست ڈاکٹر شیر افگن نے کمانڈوز کو مبارک باد دی تو مبارک باد صرف اس لئے نہیں دینی چاہیے تھی کہ انہوں نے ان کو مارا ' ان کو پکڑا بھی جا سکتا تھا جیسے لاہور ایئر پورٹ پر سکھ جہاز کو ہائی جیک کرکے لائے تھے اور وہاں سے سکھوں کو over power کرکے پکڑا گیا اور آج

تک غالباً وہ پاکستان کی جیلوں میں ہیں ۔ اخبارات میں لکھا ہے کہ وہ جو تھے ان کو غنودگی کی حالت میں ان کو نشہ آور چیزیں کھانے میں پلائی گئیں تھیں اور صرف ایک جو تھا --- تو میں سمجھتا ہوں کہ بجائے اس کے کہ آپ سب کو --- یہ جو ایکشن ہوا ہے یہ بالکل بغیر کسی احتیاط کے ہوا ہے ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ شاید جو ذمے دار لوگ تھے وہ چاہتے تھے کہ بس یہ سارا معاملہ دفن ہونے دو کیونکہ ان میں سے اگر ایک بھی بچ جاتا تو میرے خیال میں یہ سارا --- ان کی خدمت میں ' میں یہ عرض کروں کہ اسی طرح کا واقعہ غالباً 1973 فروری میں ہوا تھا جب کہ عراق کے اسلحہ کا ڈرامہ کھیلا گیا تھا اور راولپنڈی اسٹیشن پر اتنے Boxes پکڑے گئے اور یہ عراق سے عوامی نیشنل پارٹی کے لئے اسی میں اسلحہ لایا جا رہا تھا اور اس طرح ڈرامہ رچا کر اور کچھ دنوں کے بعد مینگل صاحب کی حکومت کو بھی ختم کیا گیا اور مفتی صاحب بطور احتجاج مستعفیٰ ہو گئے اور آج تک معلوم نہیں ہوسکا کہ عراق کا اسلحہ کہاں گیا ۔ کیا زمین اسے کھا گئی پھر اس کی انکوائری جو ہونی تھی وہ کدھر گئی اس وقت بھی پیپلز پارٹی کی حکومت تھی تو پیپلز پارٹی کی حکومت میں اس طرح کے واقعے ' اس طرح کے ڈرامے ' یہ کوئی خلاف معمول بات نہیں ہے اور آج صوبہ سرحد میں جو وہ کھیل کھیل رہے ہیں اس کے ساتھ انہوں نے وابستہ کرکے حکومت کو بدنام کرنے کے لئے ایسا کیا ۔ میں آخر میں یہ کہوں گا کہ اس سے حکومت اپنے آپ کو بری الزمہ نہیں کر سکتی۔ جب تک وفاقی حکومت اس میں انکوائری نہ کرے اور وہ لوگ جو کہ خصوصاً وفاقی دارالحکومت میں نہیں چاہئے تو یہ تھا کہ ان کے خلاف پورا ایکشن لیا جاتا اور ان کو suspend کیا جاتا لیکن ابھی تک اتنے دن گزر گئے ۔ آج تک کچھ نہیں سنا ۔ ایک دن اخبار میں آیا تھا کہ انک چیک پوسٹ پر لوگوں کو suspend کیا گیا ہے ۔ دوسرے دن تردید آ گئی کہ کسی کو suspend نہیں کیا گیا ہے ان باتوں کے ساتھ جناب میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔

جناب چیئرمین۔ اب دو چیزیں رہتی ہیں ایک جناب اقبال حیدر کی statement اور ایک وزیر داخلہ صاحب کا۔ تو میرے خیال میں اب نماز کا وقت بھی ہے ۔

سید اقبال حیدر۔ جناب دو منٹ ۔

جناب چیئرمین۔ آپ کی statement پر تو وقت لگے گا۔

سید اقبال حیدر۔ نہیں جناب دو تیزی سے پڑھ دیتا ہوں ۔ نماز کے بعد نہیں ۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: For me, on the one hand it is very embarrasing because I was personally involved. On the other hand, it hurts me....

Mr. Chairman: You were personally involved in what? In the hijacking?

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: No, no, not in the hijacking; in the recovery of the children which was not a crime.

Mr. Chairman: Right.

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: Because I was personally involved, the people have eulogised that I got the children out, on the one hand; the others have made me a total criminal.

Mr. Chairman: You don't have to be embarrassed, everybody praises you for your work.

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: No, because you see when you are personally involved in the rescue operation then it is an embarrassment. Because very few people would like to go before the gun when they know, all those people are armed. I would like to ask these Members who have been speaking and trying to cover up the criminals. It is tragic, that because of political aims, they have tried to eulogised the criminals and have no sympathy for the children. None of them have talked about them and their parents.

(Interruptions)

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: I will just be

dispassionate. What happened was. There was a meeting, I was suddenly informed that a bus has arrived here with children on board and it has been hijacked. It was a spontaneous action because the children's life was important. I immediately went up. There were a lot of press correspondents they are a witness to this. When I went there. I told the security people and the press people, I said, you please stay here. I will go there alone and negotiate with them. When I went there the door was locked. I asked to open it I went inside. Now I could have also thought as a human being that my life was at risk but I thought that the life of the children and the people in the bus was more important, regardless of who they were. So, I went inside , I started talking to them. Their first demand undoubtedly was for food. They said that the events in Kabul are terrible. There is shortage of food and we have come for that. When I explained to them, then I got the newspaper, I showed them the picture of Sardar Assef Ahmad speaking to Gulbodin Hikmat Yar and also the statement that Gulbaden Hikmat Yar had indicated that they would not stop the convey. In this conversation, I also told them that if it is a problem of food we will get the truck , I will go with you. I will get you and the trucks cleared from Jalalabad and Gulbaden Area so that you can take them to Kabul because these are all talking points. It carried on for quite sometime. In the meantime, I told them the children want to go around the corner for call of nature, and that they were weeping. I got them juices, I got them food for the children becasue the hijackers were fasting. After that the ice was broken . I got some of the children out. Eventually, I brought them to a point when 51 (that is the ladies plus the children) were released and 16 were left on board. But this took a lot of talking. And all the time their first indication was food. When all that thing was

indicated to them that food was going to Kabul, they suddenly came up with the question of five million dollars So quite rightfully , I said it was not our currency. I tried to convince them that we cannot produce dollars. None of us had 5 million dollars whether in the bank or otherwise and we cannot provide it. But I asked them the motive because all along they were cursing the entire leadership of Afghanistan as existing today whether it was Gulbaden or Rabbani for their woes and for their sorrows. And they told me that this money was required so that they could organise people or themselves so that they could assasinate both Rabbani and Gulbaden. That is a matter of fact.

As far as my not indicating it was because I kept insisting to them, I said your whole cause if you come on this cause of food relief for Kabul would be lost because then you would become just mercenaries that you have come for money. It would be a disgrace to us as Pakhtoons and also to the Afghans as a nation that ultimately you turned round and ask for 5 million dollars rather than just limiting yourself to the food. And the other thing is that all the events are a matter of record because when I came out periodically Press people came to me and I kept telling them and briefing them as to how it had gone. Then in the evening it became more and more difficult, it was raining. I thought at least that we should get them into some place where they would be totally under surveillance and they would be less of a hazard. The Afghan Ambassador also came in the meantime. I offered to them, I said we can either go to my house or alternatively we will go to the Afghan Embassy. The Afghan Ambassador then explained to them that as far as the Afghan Embassy was concerned, it was Afghan soil and so nothing could be done against them. And on that basis before the nightfall and before they became a hazard to the total number of

people on board we took them into the Afghan Embassy. And we all went into one room and they were sitting there. They were armed. All three of them had pistols, two of them had one grenade each but the third individual had also grenades around his stomach. The negotiations continued throughout the evening and during the night. And they were getting tired and our purpose was to get them tired so that we would be able to release the children. Because the 16 children were with them. The next day fortunately they allowed five children, then another five children to get out and that was the result of negotiations because we told them that... and even in the bus I did offer to them I said, ' yes you can keep me as a hostage and let the children go out'. I knew the risk to my life but I told them that alright you can keep me here, if you want we can get a helicopter I will accompany you. I will take you out but if you agree to this proposal and you drop the demand of money I will take you You will be able to fly one hour into Afghanistan I will drop you there. But after that I will come back. So the negotiations continued, they kept on changing their stance. Ultimately they would always come back with the demand of 5 million dollars. I said it was not our currency we cannot afford it and certainly we know at the back of our mind that the Government could never secumb to this sort of blackmailing. Because if we did once we would have to continuously do that. Tomorrow there would be more people coming up for money and therefore, it was incumbent that severe action is taken. Now what happened, the next day the negotiations went on by the evening they were in bad physical condition and they were becoming a hazard to the children now because no one knew what their reaction would be and that was the time that the commando action took place and I think today is a day that we should pay tribute to a lot of people for the

hard work that they did in those 24 hours or more and those people are General Ghulam Muhammad Malik, the Corpos Commander, General Javed Ashraf Mr. Jamshed Burki, Gen. Iftikhar, Brig. Majid and the Afghan Ambassador, Major Shabbir and the gallant individuals of Zarar Company who concluded the operation so successfully. They were taken inside, they were shown the area, they made the plans so that the children or the other occupants were not affected and that the terrorists would get their lesson and both the other people who may be aspiring for that job and the individuals who had undertaken that task. But the more important aspect was that the Afghan Ambassador was all along taken into confidence, even before this military operation he was told that it is now becoming necessary, even on the first day he was told that it may be necessary that we have to take military action and his statement in this matter is a matter of record and it has been taped. He said, yes, since they are terrorists, we have no sympathy for them.

In the meantime the statement of Gulbadin Hikmatyar , the Prime Minister and the President had come on record. So we had no hesitation in saying that he was with us and that is why, with his permission, with his clearnace, this operation was undertaken in his Embassy which could legally be termed as Afghan soil. It was done with their clearance and, I think, that there was no other way out at that point of time; they had become definitely a hazard for the children, they were six in that room. We brought them to a minimum number that we could so that the casualties could be reduced and that action could be appropriately taken and that is the story. But it is tragic that these people have given it in different colouring. If I had to create problem for Sabir Shah's Government I would have got a bus from here and sent it to Peshawar.

Why should I have brought it to Islamabad and create a problem for myself. It was purely a spontaneous action. The bus had arived. I know that there was a lot of negligence. Dr. Rehan has given an indication that at Attock they may have conceived that they are going for a picnic. I do not dispute that. It had a marking of a School Bus and that is why these people may have not stopped it enroute. As to what happened at.....

An Honourable Member: Golra Mor.

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: No. They rescheduled the way, the children were not clear, because they took money from the children to put fuel in that bus. So, that we will enquire into, as to what happened; whether the children shouted, they reported, or they did not. They may have been terrorised by seeing weapons. Now, when I sat with them talked to them and I may go on record here that when I was talking to them, I asked one for their gun. They gave me, one then I took from the other as to see how affective they would be in case we had to attack. Then I asked them for the grenade. They even handed over the grenade. So, I could tell the Security Agency that the pin is so armed but they were not able to use the grenade.

An Honourable Member: What was their origin.

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: It was Russian, all the equipment was Russian, the pistols and the grenades were Russian origin. So, I have been totally dispassionate; I will not politicise it because it could have ended in a great tragedy with the loss of a number of children and I think we should look at it that way that a national calamity has been saved and not that we tried to create problem for anyone.

Mr. Chairman: Thank you. Yes, Commander Sahib.

Mr Khalil-ur-Rehman: I would like to know from the honourable Minister because he actually stated that when he went in for negotiations and he took all the pictures and photographs. Now, did he take those pictures and photographs in the first meeting or subsequently meeting.

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: In the first meeting I was all alone and as their fears were allayed and they became more and more open, othe people also came in. like I said the Afghan Ambassador came; Brig. Majeed was called because they take supplies into Afghanistan. So, we said there are 2000 vehicles of ration and there is no problem. I think the Press people, the photographs they took must have been with them because some of them must have composed but not all of them but as time progressed; now, it started at about 1 - 30 and we moved the bus from there at 4 - 15 and you can see that almost 3 hours had transpired and in that we had removed their suspicions. These people came up because I had to hand over the children to someone and I said that this child wants to go for a call of nature. I handed the child to someone but instructing him with my eyes that do not bring him back. That is how initially we got about 10/12 children released. Then, we asked for the food. The food was brought on board; the food was from Marriot. I told these boys, I said,

ٹھیک ہے

you have got them, I am sitting with you but these children are hungry. So, let us get some food, they brought the food and we gave it to them. So, it was actually the way we handled the situation rather than anything else.

Mr. Chairman: Yes, Shahzad Gul Sahib.

جناب شہزاد گل۔ کیا افغان سفارت خانے کے اندر ان کے خلاف ایکشن کرنا، سفارت خانے کی جو بلڈنگ ہوتی ہے وہ اس ملک کی ہوتی ہے تو کیا افغان حکومت سے اجازت لی تھی۔

جناب چیئرمین۔ انہوں نے کہہ دیا ہے ان کی اجازت سے ۔ اجازت لی تھی، کہہ رہے ہیں ان سے ۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: That I have covered. I said when we were taking them, I offered them my house or alternative the Afghan Embassy, because the Afghan Ambassador was sitting and so he explained that technically and legally in Afghan Embassy or on Afghan soil no action can --- but then when he saw hazard and danger, he agreed with us and a tape is available that he cleared our action.

جناب شہزاد گل۔ وہ اخبارات میں آیا ہے ۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ کوئی سوال جواب بھی نہیں ہوتے سٹیمنٹ کے بعد۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ آپ کو ٹیپ سنا دوں گا۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ یہ تو ان کی مہربانی ہے کہ سوال کا جواب دے رہے ہیں ویسے statement کے بعد سوال نہیں ہوتے ۔ جی اعجاز علی جتوئی صاحب ۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔ جناب چیئرمین ! میری اس میں ریکوئسٹ یہ ہے کہ وزیر موصوف نے تفصیلاً جواب دیا ہے ۔ ہم یہ جاننا چاہتے ہیں کہ کیونکہ ہائی جیکرز ایک مقصد لے کر آتے ہیں اور یہاں پہ obviously وہ کسی بھی event کے لئے تیار ہوں گے تو کیا اس طرف سے کوئی فائر نہیں ہوا ؟ اس طرف سے کوئی زخمی نہیں ہوا ۔ وہ بالکل mentally تیار ہوں

گے اس کے لئے کہ گورنمنٹ obviously یہ negotiations جاری رکھتی ہے اور ساتھ ساتھ وہ بھی کمانڈو ایکشن اور وہ بھی on one hand اس کے لئے بھی تیاری ہوتی ہے تو کیا اس کے لئے وہ تیار نہیں تھے ؛ ہمارے کمانڈوز بڑے آرام سے جا کر جیسے بکریوں کو پکڑتے ہیں اور ان کو مار کے آرام سے واپس آ گئے ۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ میں جواب دے دیتاہوں جی ۔

I think one should clear his mind. The fact is, on the first day, they did mention when I told them that you were here now, they said we have taken all that in to account. We know we could be dead people at the end of the day and we have already gone accross all obstacles. So, they were prepared for this kind of thing. Secondly, you still imagine that they must have got up at 3.00 or 4.00 'o' clock in the morning when they hijacked the bus at 7:00. Then, that whole day they spent with us talking that thing and sitting in that bus. The whole night they were kept awake with sort of negotiation and that they also had to guard the children. Then, the next whole day was taken up and that is why the decision to take action was taken so late in the day. I have also gone on record saying that, for the first time in the history of hijacking, one of the hijackers asked for a sleeping pill because they were so nervous and they were so broken down.

جناب چیئرمین۔ جی بس میرا خیال ہے کافی ہو گیا ہے ۔ دیکھیں جی اب نماز کا وقت بھی ہو گیاہے۔

جناب ابراہیم خان۔جناب چیئرمین۔ آدھا منٹ میں لوں گا ۔ جناب والا۔ میں وزیر داخلہ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں اگر وہ قبول کریں ۔ وہ اپنی سٹیٹمنٹ میں افغان سفیر کانام اس کی consent میں نہ لیں اس لئے کہ اس کی زندگی کو خطرہ پڑ سکتاہے ۔

(مداخلت)

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ انہوں نے تو یہ ظاہر کر دیا کہ ہماری جو

پوزیشن ہے گورنمنٹ کی وہ گدھے ، باپ اور بیٹے کی ہے ۔ اگر پہلے باپ بیٹھا ہوا تھا تو انہوں نے کہا دیکھو باپ بیٹھا ہوا ہے ، بچہ پیدل جا رہا ہے جب بچے کو بٹھایا تو انہوں نے کہا بوڑھا باپ چل رہا ہے اور بچہ بیٹھا ہوا ہے ۔ آخر میں جب دونوں بیٹھ گئے تو کہا کہ یہ ظلم ہے یہ دونوں بیٹھے ہوئے ہیں ۔ پھر آخر میں انہوں نے گدھے کو کھے میں ڈال دیا ۔ اگرہم گدھے کو کھے میں ڈال لیتے اور ان بچوں کو ان کو مار دیتے تو یہی لوگ اٹھ کر کہتے کہ گورنمنٹ فیل ہو گئی ہے ۔

جناب چیئرمین ۔ جی جناب لاءمنسٹر سٹیٹمنٹ دیں ۔ اس کو سرائز کرکے آن دی ٹیبل آف دی ہاؤس lay کر دیں ۔

Syed Iqbal Haider: Mr Chairman, with your kind permission I conceded it necessary to take this august and honourable House into confidence with regard to the ransacking of the Pakistan Chancery in 'Shehr-e-No' Kabul city around 4:30 p.m. on 23rd Februry 1994. Sir, an armed mob of approximately 100 persons ransacked the Pakistan Chancery building in Sher-e-Nau Kabul City around 1630 hrs on 23rd February, 1994. They destroyed everything within the Chancery, including the Satellite Communications System, Electronic Equipment and personal belongings of the officers and officials who were all residing in the Chancery building since 8th January, 1994. Reportedly, a demonstration started outside the Embassy by about 300 Afghans who turned violent. The unruly Afghans were evidently demonstrating against the stoppage of food supplies to Kabul and reacting against the killing of three Afghan hijackers on 21st February, in the Afghan Embassy, in Islamabad.

2. At the time of the incident the CDA of the Pakistan Embassy in Kabul Mr. Tariq Azizuddin and the Defence Attache Brigadier Ashraf Afridi were covering Foreign Minister Sardar Assef Ahmed Ali's meeting with Ayatullah Mazari and Ayatullah Fazal. The Chancery was manned by 13 members of the

Embassy Staff. Except for a fractured arm and minor bruises suffered by two officials all other personnel of the Embassy were safe.

3. The Foreign Minister was informed of the incident at the Iftar dinner hosted by Professor Sayyaf in his honour which was followed immediately by his meeting with Commander Ahmed Shah Masood. The incident was discussed at length with Commander Ahmed Shah Masood who has military control of Kabul. Commander Ahmed Shah Masood expressed his regret over the incident and accompanied the Foreign Minister to inspect the Chancery building around mid-night. The incident was to be taken up with President Rabbani whom the Foreign Minister was due to meet this morning.

4. Meanwhile, in Islamabad, the Ambassador of Afghanistan Sardar Roshan was called to the Foreign Office by the Foreign Secretary, Shaharyar M. Khan, at 11.00 p.m. Last night immediately after news broke out of the attack on the Pakisan Embassy in Kabul. The Foreign Secretary conveyed to the Afghan Ambassador the strong protest of the Pakistan Government over this deplorable incident which was a cause of deep concern and regret. The Ambassador was told that the incident was particularly deplorable as it took place when the Foreign Minister of Pakistan was visiting Kabul as part of Pakistan's efforts to bring peace to Afghanistan. The Afghan Ambassador was asked to convey to his Government that it should take all possible measures for the protection of the Embassy personnel and premises. The Afghan Ambassador was also asked to provide full and immediate details of the incident and information about the safety of Pakistan's Embassy personnel.

5. The Foreign Secretary conveyed that Governemnt of Pakistan was astonished that such a reaction had taken place in Kabul in support of a criminal

act in which innocent children had been taken hostage, at gun point by three criminals. There was no cause for this reaction particularly as the action against the three hijackers was taken in the Afghan Embassy Islamabad with the consent and cooperation of the Afghan Government and only because there was no other alternative. Moreover, the incident had been condemned both by President Rabbani and Prime Minister Hekmatyar, as well as by Afghan, in general.

6. The Afghan Ambassador immediately contacted Kabul and conveyed the Foreign Secretary's message. President Rabbani telephoned the Afghan Ambassador's residence and stated that he deeply regretted the incident and sharply condemned those criminal elements in Kabul who had demonstrated in front of the Pakistan Embassy in Kabul and had resorted to violence. He reiterated his condemnation of the hijacking of the school bus from Peshawar and commended Pakistan's action against the hijackers which had saved the lives of innocent children. He added that the action was fully justified and undertaken with the approval of the Afghan Government. President Rabbani conveyed that the Foreign Minister his delegation and all members of the Pakistan Embassy were safe and looked after.

7. The reaction of the demonstrators on the question of food supplies to Kabul was also irrational and unreasonable. The Pakistan Government has already donated and despatched 32000 tons of wheat to Afghanistan during last year and was in the process of sending additional relief wheat as well as other aid goods to Afghanistan. The Foreign Minister of Pakistan, Sardar Assef Ahmed Ali had only recently undertaken a humanitarian mission to Jalalabad to secure food supplies to Kabul, through the ICRC, by pursuading Prime Minister Hekmatyar to open the route for relief convoys. Pakistan's borders had always

remained open for the transport of relief goods. The route between Jalalabad and Kabul was an internal matter for Afghan leaders, however, Pakistan, on its part, was urging them to keep all internal Afghan routes open for humanitarian relief.

8. The Ministry of Foreign Affairs is now going to consider the question of temporary closure of its Embassy in Kabul and the issue of compensation for damage to our Chancery. Decisions shall be taken after examining all possible aspects of our relations with Afghanistan. However, the Government of Pakistan will not allow the acts of criminals to undermine the close brotherly relations between the two countries.

Mr. Chairman: So, the House is adjourned to meet again on Sunday, the 27th February, 1994 at 10.30 a.m.

[The House then adjourned to meet again at thirty minutes past ten in the morning on Sunday, February 27, 1994.]

PCPPI—4684(97) Senate—4-11-97—180.